وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

۲۴ تبلیغ و ۳ امان ۱۳۷۳ ہش مطابق ۲۴ فروری و ۳ مارچ ۱۹۹۴ء

جلد : ۴۳ شمارہ : ۸، ۹

کسوف خسوف نمبر

ہفت روزہ

بدر قادیان

THE WEEKLY "BADR" QADIAN — 143516.

POSTAL REGISTRATION NO. P/GDP-23.

۱۲-۱۹ رمضان ۱۴۱۴ھ

یارو جو مرد آنے کو تھا وہ تو آچکا
یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا
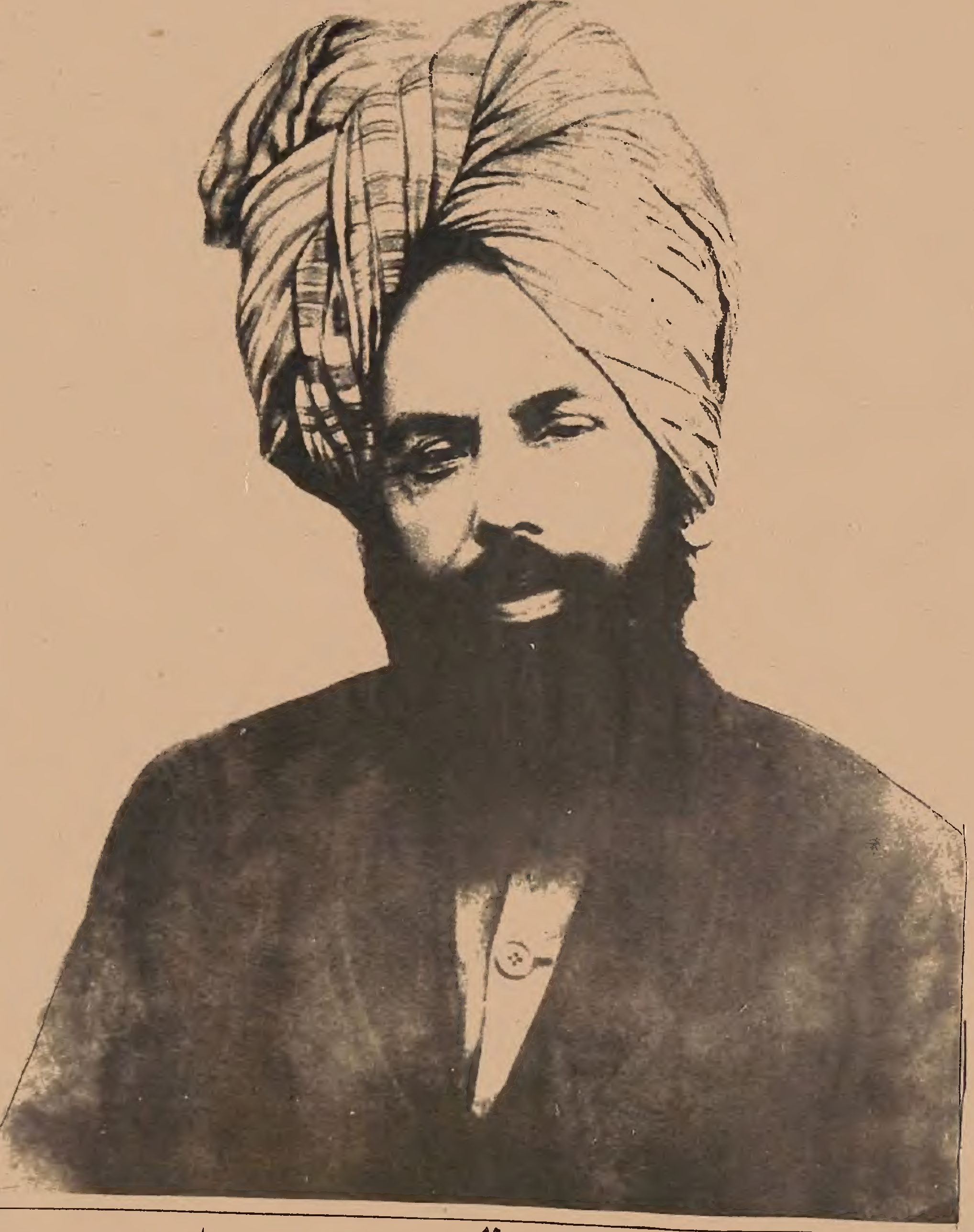
شبیہ مبارک سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام (۱۸۳۵ء تا ۱۹۰۸ء)

آپؑ کے مبارک دور میں ۱۸۹۴ء میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق
کسوف خسوف (سورج چاند گرہن) کا عدیم المثال نشان ظاہر ہوا!

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر:- نگران بورڈ بدر قادیان

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۴ تبلیغ و ۳ امان ۱۳۷۳ ہش

عدیم المثال نشانِ آسمانی

آج سے ٹھیک سو سال قبل ۱۸۹۴ء کے رمضان میں سیدنا و مولانا حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا سورج چاند گرہن سے متعلق ایک عدیم المثال نشان پورا ہوا ـــ عدیم المثال اس لئے کہ سوائے سرورِ کائنات حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے رُوحانی فرزندِ ارجمند حضرت مہدی علیہ السلام کے، کسی کے حق میں آج تک یہ نشان ظاہر نہیں ہوا۔ (دار قطنی ص۹۵)

چنانچہ تاریخ اُٹھا کر دیکھ لیجئے کہ خُدا کے مامُورین نے اپنے بعد آنے والوں کے لئے نشان کے طور پر بہت سی پیشگوئیاں فرمائی ہیں۔ لیکن ایسی پیشگوئی جو رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد آنے والے مسیح و مہدی کے لئے فرمائی، کسی نے نہیں کی۔ قرآنِ مجید اور سابقہ کُتبِ مقدسہ ہمارے اِس بیان کی تصدیق پر شاہدِ ناطق ہیں کہ رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ " وَلَمْ تَكُونَا مُنْذُ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ۔ " عین حق و صداقت پر مبنی ہے ـــ ادھر تاریخِ اسلام میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام وہ پہلے مدّعیٔ مہدویت ہیں جنہوں نے رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے اِس نشان کے متعلق دعویٰ فرمایا کہ یہ نشان خاص آپ کے حق میں ظاہر ہُوا ہے اور آپ ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے عین مطابق " مہدینا " کے حقیقی دعویدار و حقدار کہلاتے ہیں۔

رسُولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان فرمودہ یہ حیرت انگیز نشان ایسا نہیں ہے کہ صرف اور صرف حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے زمانہ میں پُورا ہونے پر اس کی حقیقت سے پردہ اُٹھا ہے بلکہ چودہ سو سال سے مسلمان، بزرگانِ اسلام کے متعدد ارشادات کی روشنی میں اِس نشان کے مُنتظر تھے۔ چنانچہ ایسے کئی ارشادات کے حوالے اور ان کے عکس اسی شمارہ میں پیش کئے گئے ہیں۔ اِسی طرح اسلام سے قبل بھی دیگر مذاہب کی کتبِ مقدسہ اس عظیم نشان کی طرف نشاندہی کرتی ہیں۔ پس جہاں یہ پیشگوئی ایک عدیم المثال و عدیم النظیر حیثیت رکھتی ہے۔ وہاں اُسے ایک زبردست تواتر کی حیثیت بھی حاصل ہے۔

سیّدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانۂ مبارک میں جب یہ پیشگوئی نہایت آب و تاب اور شان و شوکت سے پُوری ہوئی تو جہاں سعید رُوحوں نے اس کے پُورا ہونے پر اسے اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آفتابِ صداقت کی روشنی خیال کیا اور مہدیٔ برحق کے حضور میں حاضر ہوکر اور بذریعہ خطوط بیعتیں کرنے کی سعادت حاصل کی، وہیں بعض متعصبین نے اس عظیم نشانی پر پردہ ڈالنے کے لئے اور اپنی ضعیف العقلی کا ثبوت دینے کے لئے اِس مبارک حدیث کو ضعیف قرار دے دیا۔ دُوسری طرف بعض ایسے مولوی بھی تھے جو دل میں سمجھتے تھے کہ اب یہ نشان پُورا ہوگیا ہے۔ لیکن چونکہ آفتابِ صداقت کے مُنہ پر تھوکنا اُن کا شیوہ تھا اِس لئے انہوں نے یہ کہہ کر نوحہ کرنا شروع کردیا کہ اب تو دُنیا مرزا صاحب کے " دامِ فریب " میں آجائے گی۔ اور گمراہ ہوجائے گی۔ بغض و حسد سے بھرے ہُوئے ایسے ہی مولویوں میں ایک مولوی غلام مرتضیٰ بھی تھے جن کا نام تاریخِ احمدیت میں محفوظ ہے (ملفوظات جلد نہم ص۱۵۸)

اور حقیقت یہ ہے کہ جہاں یہ مولوی ایک طرف اس نشانِ صداقت کے پورا ہونے پر ماتم کر رہے تھے، وہاں یہ نشانِ صداقت اُن کی عقلوں پر ماتم کر رہا تھا۔ حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے اس نشان سے ان مولویوں کی کیا خوب مطابقت فرمائی ہے:

" خدا نے اس کسوف خسوف کے نشان میں اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ علمائے محمدی جو چاند وسُورج کے مشابہ ہونے چاہئیں تھے۔ اس وقت ان کا نورِ فراست جاتا رہے گا اور مہدی کو شناخت نہیں کریں گے۔ اور تعصّب کے گرہن نے اُن کے دِل کو سیاہ کر دیا ہوگا۔ اِس لئے اِس امر کے اظہار کے لئے ماتمی نشان آسمان پر ظاہر ہوگا۔" (تحفہ گولڑویہ ص۶۲)

اُس موقع پر ایسے ہی منکرین اور بغض و حسد سے بھرے ہوئے لوگوں کے لئے خدا کی جانب سے اس نشانِ کسُوف و خسُوف سے فائدہ نہ اُٹھانے اور مسلسل اِنکار و شرارت کے باعث طاعون کا عذاب نازل ہُوا۔ چنانچہ قرآنِ مجید میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے:-

" وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ ۝ (النمل: ۸۳)

کہ جب " القول " (یعنی رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک خاص بات) واقع ہوجائے گی (اور اس سے لوگ فائدہ نہ اُٹھائیں گے تو ہم (اس دَور میں) ایک ایسا کیڑا نکالیں گے جو اِس بناء پر لوگوں کو

" مُبارک سو مُبارک "

پیشگوئی کسُوف و خسُوف کی صداقت کی سوویں سالگرہ کے موقع پر ادارہ بدر کی جانب سے سیّدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہُ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور عالمگیر جماعتِ احمدیہ کو

" مُبارک سو مُبارک "

اللہ تعالےٰ اِس عظیم الشّان نشانِ آسمانی کی صداقت کو احمدیّت کی کثیر المقاصد عالمگیر ترقیات کے لئے ایک سنگِ میل بنادے۔

اٰمین

کاٹے گا کہ وہ ہمارے نشانوں پر یقین نہیں رکھتے ہوں گے۔

احادیثِ مُبارکہ میں بھی طاعون کے اِس نشان کی طرف نشاندہی کی گئی ہے۔ صحاحِ ستّہ کے علاوہ شیعوں کی حدیث کی کتاب " اِکمَالُ الدّین " میں بھی زمانہ مہدی میں طاعون پھُوٹنے کا ذکر ہے۔ اس حدیث کا عکس کتاب " اکمال الدین " سے ہم دوسری جگہ شائع کر رہے ہیں۔ اسی طرح مذکورہ آیت کی تفسیر کرتے ہوئے مختلف مفسّرینِ کرام نے بھی زمانۂ مہدی میں طاعُون کے پھیلنے کا ذکر کیا ہے۔ (دیکھو ابن کثیر برحاشیہ فتح البیان سورۃ النمل ص۲۳۱) طاعون کا یہ نشان بھی بڑا حیرت انگیز تھا۔ کہ حضرت اقدس مرزا غُلام احمد قادیانی علیہ السلام نے صاف طور پر فرمایا کہ چونکہ طاعون سچ اور جھُوٹ میں امتیاز کی خاطر ایک نشان ہے اس لئے جو آپ پر ایمان لانے والے لوگ ہیں اُن میں شامل نہیں ہیں جن کے متعلق قرآنِ مجید میں " تکلمھم " کے الفاظ اشارہ کر رہے ہیں۔ اِس بناء پر آپ نے اپنی جماعت کو فرمایا کہ باوجود ٹیکہ نہ لگوانے کے وہ طاعُون سے محفوظ رہیں گے۔ اور پھر ہُوا بھی اسی طرح کہ قادیان کے مشرق و مغرب، شمال و جنوب میں موت کا ایک سیلاب تھا۔ گھروں کے گھر خالی ہو رہے تھے۔ لیکن حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے " دارالمسیح " کو اللہ تعالےٰ نے اپنی حِفظ و امان میں رکھا۔

پھر دیکھئے کہ طاعون کے اِس نشان کو کسُوف و خسُوف کے ساتھ کیسی حیرت انگیز مطابقت ہے۔ جس طرح نشان کسُوف و خسُوف پہلے مشرقی دُنیا کے لئے ظاہر ہُوا اور پھر وہی نشان مغربی دُنیا کے لئے بھی ظاہر ہُوا۔ اسی طرح طاعون پہلے مشرقی دُنیا میں پھُوٹی اور پھر ایڈز کی شکل میں اب مغربی ممالک میں کثرت سے پھیل رہی ہے۔ پس نشانِ کسُوف و خسُوف کا انذاری پہلو تو آج تک جاری ہے ؎

آسمان بارد نشاں الوقت میگوید زمیں
باز بغض و کینہ و انکار ایناں را بہ بیں

آج جبکہ اس عدیم المثال اور حاملِ جمال و جلال پیشگوئی کو پُورا ہوکر ایک سو سال کا عرصہ پُورا ہو چکا ہے اور جماعتِ احمدیہ عالمگیر اس کی سوویں سالگرہ منا رہی ہے ہم احمدیوں پر بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ اپنے مُسلمان بھائیوں سمیت تمام غیر مُسلم بھائیوں کی خدمت میں بھی اِس پیشگوئی کی صداقت کا اظہار کریں اور اس کے عظیم الشان رنگ میں پورا ہونے کا تذکرہ اجلاسات و اخبارات کے ذریعہ کر کے تمام انسان بھائیوں کو آج کے انسانوں کی اُمید ـــ اِسلام کی طرف مائل کریں۔

الحمد للہ کہ جس طرح یہ پیشگوئی رمضان کے مہینہ میں پُوری ہوئی، آج پھر رمضان کے مُبارک مہینہ میں ہی اس کی سوویں سالگرہ منائی جا رہی ہے۔ گویا اس ماہِ مُبارک میں ہمارے لئے بنی نوع انسان کی ھدایت کی دُعا کے لئے بھی ایک خاص موقعہ ہے۔

(مُنیر احمد خادم)

ارشادِ ربّانی

سُورج اور چاند دونوں کو (بحالتِ گرہن) جمع کر دیا جائے گا

يَسْئَلُ اَيَّانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ ○ فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ○ وَخَسَفَ الْقَمَرُ ○
وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ○ يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّ ○

(سُورۃ القیٰمۃ : آیت ۷ تا ۱۱)

ترجمہ :- وہ پُوچھتا (رہتا) ہے کہ قیامت کا دن کب آئے گا۔ سو جب نظر پتھرا جائے گی اور چاند کو خسُوف (گرہن) لگے گا اور سُورج اور چاند دونوں کو جمع کر دیا[1] جائے گا۔ اس وقت انسان کہے گا اب مَیں بھاگ کر کہاں جا سکتا ہُوں۔

[1] یہ آخری زمانہ میں ظاہر ہونے والی ایک اہم پیشگوئی کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی رمضان کے مہینہ میں سُورج اور چاند کو گرہن لگنے کی طرف۔

(تفسیرِ صغیر، صفحہ ۷۸۶)

مقدمة للعلامة ابن خلدون
كتاب العبر وديوان المبتدا والخبر في
أيام العرب والعجم والبربر ومن عاصرهم من ذوى
السلطان الاكبر وهو تاريخ وحيد عصره
العلامة عبد الرحمن بن خلدون
المغربي رحمه الله
آمين

وبهامشه ترجمة صاحب المقدمة الامام
ابن خلدون المذكور

(الطبعة الاولى)
طبع بالمطبعة الخيرية
لمالكها ومديرها السيد (عمر حسين الخشاب)
(بمصر القاهرة)

... وذلك ختم الانبياء وهذا ختم الاولياء وقال ابن العربي فيما نقل ابن ابي واطيل عنه ... هو من اهل البيت من ولد فاطمة وظهوره يكون من بعد مضي خ ف ج من الهجرة ... يريد عددها بحساب الجمل وهو الخاء المعجمة بواحدة من فوق ستمائة والفاء اخت القاف ... المعجمة بواحدة من اسفل ثلاثة وذلك ستمائة وثلاث وثمانون سنة وهي آخر القرن السابع ولما ... بعض المقلدين لهم على ان المراد بتلك المدة مولده وعبر بظهوره عن مولده ... الامام الناجم من ناحية المغرب قالوا واذا كان مولده كما زعم ابن ... وثمانين وستمائة فيكون عمره عند خروجه ستا وعشرين سنة قالوا وزعموا أن خروج الدجال ... من اليوم المحمدي وابتدا اليوم المحمدي عندهم من يوم وفاة النبي صلى الله ... قال ابن ابي واطيل في شرحه كتاب خلع النعلين الولي المنتظر القائم بامر الله المشار ... المهدي وخاتم الاولياء وليس هو بنبي وانما هو ولي ابتعثه روحه وحبيبه قال صلى الله عليه وسلم ... في أمته وقال علماء أمتي كانبياء بني اسرائيل ولم تزل البشرى تتابع به من اول اليوم المحمدي ... كدت وتضاعفت بتباشير المشائخ بتقريب وقته وازدلاف زمانه منذ انقضت ... وذكر ... أن هذا الولي هو الذي يصلي بالناس صلاة الظهر ويجدد الاسلام ويظهر ...

عَلّامہ ابنِ خُلدُون اپنے مقدمہ ابن خلدون میں تحریر فرماتے ہیں :-
"ظھورہٗ یکون من بعد مضی خ ف ج من الھجرۃ" یعنی امام مہدی کا ظہور خ۔ف۔ج کے اعداد گزرنے کے بعد ہوگا۔ دراصل خ۔ف۔ج۔ مخفف ہے سُورۃ القیامہ کی آیات خَسَفَ الْقَمَرُ ○ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ○ کا۔ جن میں چاند اور سُورج کے اکٹھے گرہن لگنے کا ذکر ہے۔ ان کے اَعداد بحساب جمل ۶۸۳ ہیں۔ اس کی تاویل واقعاتی اعتبار سے بھی جو درست پائی ہے وہ یہ ہے کہ ابنِ عَرَبی ؒ کا منشاء یہ تھا کہ غالباً ان کے زمانہ کے ۶۸۳ سال بعد یہ نشانِ ظہورِ مہدی ہوگا۔ اگر اس مُدّت کو ابنِ عربی ؒ کے سنِ وفات ۶۲۸ میں جمع کریں تو ۱۳۱۱ ھ کا سن بنتا ہے جس میں چاند اور سُورج کو گرہن ہُوا اور یہ نشان پُورا ہوُا۔

حدیثِ نبوی ﷺ

چاند اور سورج گرہن ہمارے مہدی کے دو نشان ہیں!

الدّارقُطنی کی حدیث کا عکس

— ۹۵ —

دینار الطاحی عن یونس عن الحسن، عن أبی بکرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «إن الله عز وجل إذا تجلى لشیء من خلقه خشع له». تابعه نوح بن قیس عن یونس ابن عبید.

۱۰ — حدثنا أبو سعید الاصطخری ثنا محمد بن عبد الله بن نوفل ثنا عبید بن یعیش، ثنا یونس بن بکیر عن عمرو(۱) بن شمر عن جابر، عن محمد بن علی قال: إن لمهدینا آیتین لم تکونا منذ خلق السماوات والارض. تنکسف القمر لاول لیلة من رمضان. وتنکسف الشمس فی النصف منه. ولم تکونا منذ خلق الله السماوات والأرض.

سلسلة مطبوعات کتب السنة النبویة
(٦)

هذا الکتاب یحتوی علی کتابین جلیلین

۱- سنن الدارقطنی

الإمام الکبیر علی بن عمر الدارقطنی
المولود سنة ۳۰٦ والمتوفی سنة ۳۸۵ هجریة

وبذیله

التعلیق المغنی علی الدارقطنی

تألیف المحدث العلامة
أبی الطیب محمد شمس الحق العظیم آبادی

الجزء الأول

عنی بتصحیحه وتنسیقه وترقیمه وتحقیقه محب السنة النبویة وخادمها

السید عبد الله هاشم یمانی المدنی
بالمدینة المنورة - الحجاز
۱۳۸٦ هـ - ۱۹٦٦ م.

دار المحاسن للطباعة

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: إِنَّ لِمَهْدِيِّنَا اٰيَتَيْنِ لَمْ تَكُوْنَا مُنْذُ خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضِ. تَنْكَسِفُ الْقَمَرُ لِأَوَّلِ لَيْلَةٍ مِّنْ رَّمَضَانَ. وَ تَنْكَسِفُ الشَّمْسُ فِي النِّصْفِ مِنْهُ وَ لَمْ تَكُوْنَا مُنْذُ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضَ.

(سُنن دار قطنی۔ مطبوعہ قاہرہ۔ طبع ۱۹۶۶ء صفحہ ۹۵)

ترجمہ:۔ ہمارے مہدی کے لئے دو نشان مقرر ہیں۔ اور جب سے آسمان اور زمین پیدا ہوئے ہیں یہ نشان اس طرز پر ظاہر نہیں ہوئے۔ چاند کو ماہِ رمضان میں (اُس کی مقررہ تاریخوں یعنی ۱۳-۱۴-۱۵ میں سے) پہلی رات کو گرہن لگے گا۔ جبکہ اسی رمضان میں سُورج کو (اس کی مقررہ تاریخوں یعنی ۲۷-۲۸-۲۹ میں سے) درمیانی تاریخ کو گرہن لگے گا۔ جب سے خُدا تعالےٰ نے آسمان و زمین پیدا کئے ہیں، نشان کے طور پر اِس رنگ میں ظاہر نہیں ہوئے۔

دو دفعہ کسُوف خسُوف کا حوالہ

اِنَّ الشَّمْسَ تَنْكَسِفُ مَرَّتَيْنِ فِيْ رَمَضَانَ.

(مختصر تذکرۂ قرطبی صفحہ ۱۴۸ للقطب الرّبانی شیخ عبد الوھاب الشعرانی)

ترجمہ:۔ سُورج کو ماہِ رمضان میں دو دفعہ گرہن لگے گا!!

عدیم المثال نشانِ کسوف خسوف کے متعلق

سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی ایمان افروز تحریرات

(۱) - یٰمعشر الاخوان وصفوۃ الخلان انّ ایّام اللّٰہ قد قربتْ وکلمٰت اللّٰہ تجلّت
اے بھائیو! اور دوستو تمہیں معلوم ہو کہ خدا تعالیٰ کے دن نزدیک آگئے اور خدا تعالیٰ کا کلمہ
وبدت وظہرت الاٰیتان المتظاہرتان وانخسف النیّران فی رمضان وجاء الماء
ظاہر ہوگیا اور روشن ہوگیا۔ اور دو ایسے نشان ظاہر ہوگئے جو ایکدوسرے کو قوت دیتے ہیں اور سورج اور چاند کا خسوف
لاطفاء النیران فطوبیٰ لکم یٰمعشر المسلمین وبشریٰ لکم یاطوائف المؤمنین۔ [1]
کسوف رمضان میں واقع ہوگیا اور آگ کے بجھانے کیلئے پانی آگیا سو اے مسلمانو! تمہیں مبارک ہو اور اے مومنو کے گروہو تمہیں بشارت ہو۔

(۲) - ظہر الخسوف وفیہ نورٌ والہدیٰ — خیرٌ لنا ولخیرنا امرٌ بدا
خسوف ظاہر ہوگیا اور اس میں نور اور ہدایت ہے — یہ ہمارے لئے بہتر ہے اور ہماری بھلائی کیلئے ایک امر ظاہر ہوا ہے

ہبّت ریاحُ النصر من محبوبنا — مشمولۃٌ قد بردت حرّ العدا
مدد کی ہوائیں ہمارے دوست کی طرف سے چلیں — یہ شمالی ہوائیں ہیں جنہوں نے دشمنوں کی گرمی کو ٹھنڈا کر دیا

فی لیلۃٍ قدّت ثیاب غمامہا — برقُ الرواعد کان فیہا مرجدا
اس رات میں خسوف ہوا جس کے بادل کے کپڑے پھاڑے گئے — اور بادلوں کی چمک جو اُن میں تھی وہ دلوں کو ہلا رہی تھی

قمرٌ معین الصادقین مبارکٌ — حکمٌ مہینُ الکاذبین تہدّدا
ایک ایسا چاند ہے جو سچوں کی مدد کرتا ہے — ہم میں اور ہمارے دشمنوں میں ثالث ہے جو جھوٹوں کو دھمکی دیکر رسوا کر رہا ہے

ترادفَ الکسوفُ خسوفہٗ من ربّنا — لیہین نتّانا شریرًا مفسدا
خسوف کے بعد ایک ہی مہینہ میں کسوف آیا — تاکہ خدا تعالیٰ مفسد شریر فتنہ گر کو رسوا کرے

شمسُ الضحیٰ برزت برعب مبارزٍ — اَفتلک ام سیفٌ مبیدٌ جُرّدا!
سورج ایک رعبناک شکل میں سپاہیوں کی طرح ظاہر ہوا — کیا یہ سورج ہے یا ایک تلوار ہے جو کھینچی گئی

سقطت علیٰ راس المخالف صخرۃٌ — کالسمہریۃ شجّۃً او کالمُدیٰ
مخالف کے سر پر ایک پتھر پڑا — جس نے نیزے کی طرح یا کاردوں کی طرح اسکے سر کو توڑ دیا۔

انا صفحنا عن تفاحش قولہٖ — قلنا جہولٌ قد ہذیٰ متجلدا
ہم نے اس کی بدگوئی سے اعراض کیا — ہم نے کہا کہ ایک بے وقوف ہے جو شتابکاری سے بک رہا ہے

لکن مؤیّدنا الذی ہو ناظرٌ — ماشاء ان یؤذی العبیطُ مؤیّدا
مگر وہ مؤید جو دیکھ رہا ہے — اُس نے نہ چاہا جو ایک دروغگو اسکے تائید یافتہ کو دُکھ دیوے

نصرٌ من اللّٰہ القریب بفضلہٖ — انّ المہیمن لایؤخّر موعدا [2]
یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مدد ہے جو قریب ہے — خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کو پس انداز نہیں کرتا

(۳)

وہٰذا انباء عظیم من انباء الغیب وارفع من مبلغ العقول فلاشکّ
(اور یہ غیب کی خبروں میں سے ایک عظیم خبر ہے اور عقول کی پہنچ سے بالاتر ہے) پس شک نہیں کہ
انہ حدیث من خیر المرسلین۔ ولہ طرق اُخریٰ تشہد علیٰ صحتہٖ وصدّقہ
یہ حدیث پیغمبر خدا صلّی اللّٰہ علیہ وسلم کی ہے جو خیر المرسلین ہے۔ اور اس حدیث کیلئے اور بھی طریق ہیں جو اسکی صحت پر دلالت
القراٰن فلاینکرہ الا الملحد الفتان ولا یکذّبہ الامن کان من الظالمین۔
کرتے ہیں اور قرآن نے اس کی تصدیق کی ہے۔ پس بجز ملحد فتنہ انگیز کے اور کوئی انکار نہیں کریگا اور بجز ظالم کے
وقال المعاندون والعلماء المتعصبون ان ہذا الحدیث لیس بصحیح بل ہو
کوئی مکذب نہ ہوگا اور متعصب معاندوں اور متعصب مولویوں نے کہا کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے بلکہ وہ
قول کذاب وقیح وما لہم بذالک من علم کبرت کلمۃ تخرج من افواھہم
کسی جھوٹے بے شرم کا قول ہے اور ان مولویوں کے پاس اس تکذیب پر کوئی دلیل نہیں بہت بڑی بات ہے جو
ان یقولون الا کذبا وکذبوا ما اظہر اللّٰہ صدقہ وجلّی۔
اُن کے منہ سے نکل رہی ہے سراسر جھوٹ کہتے ہیں اور انہوں نے اس حدیث کی تکذیب کی جسکی خدا تعالیٰ نے سچائی ظاہر کر دی۔
(نورالحق حصہ دوم صفحہ ۱۹-۲۰)

(۴)

ان ہذا الخسوف والکسوف فی رمضان اٰیتان مخوّفتان لقوم
یہ خسوف اور کسوف جو رمضان میں ہوا ہے یہ دو خوفناک نشان ہیں جو ان کے ڈرانے کیلئے ظاہر ہوئے ہیں جو
اتبعوا الشیطان واٰثروا الظلم والطغیان وہیّجوا الفتن واحبوا
شیطان کی پیروی کرتے ہیں جنہوں نے ظلم اور بے اعتدالی کو اختیار کر لیا۔
الافتنان وما کانوا منتہین فخوفہم اللّٰہ بہما وکلمن تبع ہواہ
سو خدا تعالیٰ ان دونوں نشانوں کے ساتھ اُن کو ڈراتا ہے۔ اور ہر یک ایسے شخص کو ڈراتا ہے جو حرص
وہوا کا پیرو ہوا اور سچ کو چھوڑا اور جھوٹ بولا اور خدا تعالیٰ کی نافرمانی کی پس خدا تعالیٰ پکارتا ہے کہ اگر وہ گناہ کی
ومان وترک الصدق ومان وعصی اللّٰہ الرحمان نیتاذن اللّٰہ لئن
استغفروا لیغفرن لہم ویری المنّ والاحسان ولئن ابوا فان العذاب
معافی چاہیں تو ان کے گناہ بخشے جائیں گے اور فضل اور احسان کو دیکھیں گے اور اگر نافرمانی کی تو عذاب کا
قد حان وفیہا انذار للذین اختصموا من غیر الحق وما اتقوا الرب الدیان و
وقت تو آگیا اور اس میں ان لوگوں کو ڈرانا بھی مقصود ہے جو بغیر حق کے جھگڑتے ہیں اور خدا تعالیٰ سے نہیں ڈرتے اور
تہدید للذی ابیٰ واستکبر وما ترک الحرمان فاتقوا اللّٰہ ولا تعثوا فی الارض
ایسے شخص کے لئے تہدید ہے جو نافرمانی اور تکبر اختیار کرتا ہے۔ اور سرکشی کو نہیں چھوڑتا سو خدا سے ڈرو اور زمین پر
مفسدین۔
فساد کرتے مت پھرو۔ (نورالحق حصہ دوم صفحہ ۴۱، ۴۲)

(۵)

وحاصل الکلام ان الخسوف والکسوف آیتان مخوفتان واذا اجتمعا
اور حاصل کلام یہ کہ خسوف اور کسوف دو ڈرانے والے نشان ہیں اور جب یہ دونوں جمع
فہو تہدید شدید من الرحمان واشارۃ الیٰ ان العذاب قد تقرر والکد من اللّٰہ
ہوجائیں تو وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک سخت طور کا ڈرانا ہے اور اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے
لاہل العدوان ومعذالک من خواصہما انہما اذا ظہرا فی زمان وتجلیا
ظالموں کے لئے بہت نزدیک عذاب قرار پا چکا ہے اور باوجود اس کے ان کے خواص میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جب وہ
لبلدان فینصر اللّٰہ اہلہا المظلومین۔ ویقوی المستضعفین المغلوبین و
دونوں ملکر کسی زمانہ میں ظاہر ہوں اور کسی ملک میں اُن کا ظہور ہو سو اس ملک میں جو لوگ مظلوم ہیں اُنکی خدا تعالیٰ مدد کرتا ہے اور ضعیفوں اور مغلوبوں
یرحم قومًا اوذوا وکفروا ولعنوا من غیر حق فینزل لہم اٰیات من السماء
کو قوت بخشتا ہے۔ اور اُس قوم پر رحم کرتا ہے جو دُکھ دیئے گئے اور کافر ٹھہرائے گئے اور ناحق لعنت کئے گئے سو ان کی تائید
وحمایات من حضرۃ الکبریاء۔
کے لئے آسمان سے نشان اُترتے ہیں اور حمایتِ الٰہی نازل ہوتی ہے۔ (نورالحق حصہ دوم صفحہ ۴۶)

(۶)

ومن خواص ہذین الکسوفین انہما اذا اجتمعا فی رمضان
اور اس خسوف کسوف کے خواص میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جب وہ رمضان میں
الذی انزل اللّٰہ فیہ القراٰن۔ فیشیع اللّٰہ بعدہا العلوم الصادقۃ
جمع ہوں وہ رمضان جس میں قرآن نازل ہوا۔ سو ان کے بعد خدا تعالیٰ علوم صحیحہ کو پھیلائے گا اور
الصحیحۃ ویبطل البدعات الباطلۃ القبیحۃ ویہوی الناس الیٰ امامہم
بدعاتِ باطلہ کو دُور کرے گا۔ اور خدا تعالیٰ امام زمان کے لئے ایک عظیم الشان تجلی دکھلائے گا۔
باستعدادات شتّیٰ ویجری من العلوم الحقۃ انہارا عظمیٰ ویتوجہ الخلق
وہ نہایت مہربانی کی تجلی ہوگی اور زمین میں اس کی مثل نہ پائی جائے گی اور لوگ اپنے امام کی طرف مختلف استعدادوں
من القشر الی اللبّ ومن البغض الی الحب ومن المجاز الی الحقیقۃ
کے ساتھ آئیں گے اور علوم حقہ سے نہریں جاری ہونگی اور لوگ چھلکے سے مغز کیطرف توجہ کرینگے اور بغض سے محبت کیطرف پھر جائینگے اور
ومن التیہ الی الطریقۃ ویتنبہ الذین اخطاؤا مشربہم من الحق والصواب
مجاز سے حقیقت کیطرف آئینگے اور آوارہ گردی سے راہ راست کی طرف رُخ کرینگے اور جنہوں نے اپنے مشرب حق میں خطا کی وہ متنبہ ہو
ویرجع الذین سرحوا افکارہم فی مرعی التباب ویتندم الذین ضاع مرد
جائیں گے اور جو ہلاکت کی طرف گئے تھے وہ پھر رجوع کریں گے اور جن کے ہاتھوں سے امام کی تعظیم ضائع ہوگئی وہ

---

[1] نورالحق حصہ دوم صفحہ ۲-۳ [2] نورالحق حصہ دوم صفحہ ۵-۶۔

ایدیہم تعظیم الامام ویتطہر الذین تلطخوا من انواع الآثام ویہیج تلک

شرمندہ ہوں گے اور جنہوں نے ان دنوں کا قدر نہیں کیا وہ ندامت اُٹھاویں گے اور جو لوگ گناہ میں آلودہ تھے

التاثیرات فی قوی الافلاک بحکم مالک الاحیاء والاہلاک فیمتلأ

وہ پاک ہو جائیں گے اور یہ تاثیریں افلاک کے قویٰ میں جوش میں آئیں گی۔ اُس مالک کے حکم سے جو زندہ کرتا

العالم من الوحدانیۃ وانوار العرفان ویخزی اللہ حماۃ الشرک والکذب

اور مارتا ہے۔ پس یہ عالم توحید اور معرفت کے نور سے بھر جائیگا اور خدا تعالیٰ شرک اور جھوٹ اور ظلم کے

والعدوان وتاتی ایام جذبات اللہ بعد ایام الضلال ویجد کل نفس

حامیوں کو رُسوا کرے گا اور بعد گمراہی کے جذباتِ الٰہی کے دن آئیں گے۔ اور ہر یک نفس اُس کمال کو

ما تلیق بہا من الکمال فمن کان حریا بمعارف التوحید یعطی لہ غض

پالیگا جو اس کی شان کے لائق ہے۔ پس جو شخص توحید کے معارف کے لائق ہوگا اُس کو تازہ بتازہ

طری من حقائق الکتاب المجید ومن کان مستعدا للعبادات یعطی لہ

حقائق قرآن شریف عطا ہوں گے۔ اور جو شخص عبادات کے لئے مستعد ہوگا اُس کو حسنات کی

توفیق الحسنات والطاعات ویجعل اللہ مقام المجدد مرکز البلاد

توفیق دی جائے گی۔ اور خدا تعالیٰ مجدد کے مقام کو مرکزِ بلاد کرے گا اور مرجع

ومرجع العباد ویبلغ اثرہ الی اقصی الارضین۔

عباد ٹھہرائے گا۔ اور زمین کے کناروں تک اس کا اثر پہنچا دے گا۔ (نور الحق حصہ دوم صفحہ ۴۷-۴۸)

———(۷)———

ان من خواص ہٰذا الاجتماع رجوع الخلق الی اللہ المطاع

اس کسوف خسوف کے اجتماع کے خواص میں سے ایک یہ خاصہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف

وعسر المتکبرین ویسر المنکسرین وللہ فیہا تجلیات جمالیۃ وجلالیۃ

لوگوں کا رجوع ہوگا اور متکبر تنگ ہوں گے اور شکستہ دل راحت پائیں گے اور خدا تعالیٰ کی اس کسوف خسوف

فلا تعجب فان الحضرۃ متعالیۃ فتقدیم القمر علی الشمس اشارۃ الی تقدیم

میں تجلیات جمالی اور جلالی ہیں۔ پس قمر کا شمس پر مقدم کرنا جمالی تجلی کی طرف اشارہ ہے۔

التجلی الجمالی وانکساف الشمس بعد اشارۃ الی التجلی الجلالی فاتقوہ

اور پھر اس کے بعد سورج گرہن ہونا جلالی تجلی کی طرف اشارہ ہے

ان کنتم متقین وفی ہٰذا التجلی الجلالی والجمالی اشارۃ الی ان مہدی

اور اس جلالی اور جمالی تجلی میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ

آخر الزمان ومسیح ہٰذا الاوان یوصف بکل نوع فقر وسیادۃ ویعطی

مسیح آخر الزمان دونوں نوع فقر اور سیادت سے حصہ پائے گا اور ہر یک سعادت میں

نصیبا معتدا بہ من کل سعادۃ۔

سے اس کو نصیب ہوگا۔ (نور الحق حصہ دوم صفحہ ۴۸-۴۹)

———(۸)———

"جیسا کہ ایک حدیث میں بیان کیا گیا ہے یہ گرہن دو مرتبہ رمضان میں واقع ہو چکا ہے۔ اوّل اِس مُلک میں اور دُوسرے امریکہ میں۔ اور دونوں مرتبہ اُنہی تاریخوں میں ہُوا جن کی طرف حدیث اشارہ کرتی ہے اور چونکہ اس گرہن کے وقت میں مہدی موعود ہونے کا مدعی زمین پر بجز میرے نہیں تھا۔ اور نہ کسی نے میری طرح اس گرہن کو اپنی مہدویت کا نشان قرار دے کر صدہا اشتہارات اور رسالے اُردو اور فارسی اور عربی میں دُنیا میں شائع کئے۔ اس لئے یہ نشانِ آسمانی میرے لئے متعین ہُوا۔ اور دوسری اس پر دلیل یہ ہے کہ بارہ برس پہلے اس نشان کے ظہور سے خدا تعالیٰ نے اس نشان کے بارے میں مجھے خبر دی تھی کہ ایسا نشان ظہور میں آئے گا اور وہ خبر براہین احمدیہ میں درج ہو کر قبل اس کے جو یہ نشان ظاہر ہو، لاکھوں آدمیوں میں مشتہر ہو چکی تھی ......"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۹۵)

———(۹)———

"ہمیں اِس بات سے بحث نہیں کہ ان تاریخوں میں کسوف خسوف رمضان کے مہینہ میں ابتداءِ دُنیا سے آج تک کتنی مرتبہ واقع ہُوا ہے۔ ہمارا مدعا صرف اس قدر ہے کہ جب سے نسلِ انسان دُنیا میں آئی ہے، نشان کے طور پر یہ کسوف خسوف صرف میرے زمانہ میں میرے لئے واقع ہُوا ہے۔ اور مجھ سے پہلے کسی کو یہ اتفاق نصیب نہیں ہُوا کہ ایک طرف تو اُس نے مہدی موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہو اور دوسری طرف اس کے دعویٰ کے بعد رمضان کے مہینہ میں مقرر کردہ تاریخوں میں کسوف خسوف بھی واقع ہو گیا ہو اور اس نے اس کسوف خسوف کو اپنے لئے ایک نشان ٹھہرایا ہو۔ اور دارقطنی کی حدیث میں یہ تو کہیں نہیں ہے کہ پہلے کسوف خسوف نہیں ہُوا۔ ہاں یہ تصریح سے الفاظ موجود ہیں کہ نشان کے طور پر یہ پہلے کسوف خسوف نہیں ہُوا۔ کیونکہ لَمْ تَکُوْنَا کا لفظ مؤنث کے صیغہ کے ساتھ دارقطنی میں ہے جس کے یہ معنی ہیں کہ ایسا نشان کبھی ظہور میں نہیں آیا۔ اور اگر یہ مطلب ہوتا کہ کسوف خسوف پہلے ظہور میں نہیں آیا تو لفظ لَمْ یَکُوْنَا مذکر کے صیغہ سے چاہیئے تھا نہ کہ لم تکونا کہ جو مؤنث کا صیغہ ہے جس سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ اس سے مُراد آیتین ہے یعنی دو نشان۔ کیونکہ یہ مؤنث کا صیغہ ہے پس جو شخص یہ خیال کرتا ہے کہ پہلے بھی کئی دفعہ کسوف خسوف ہو چکا ہے اُس کے ذمہ یہ بارِ ثبوت ہے کہ وہ ایسے مدعی مہدویت کا پتہ دے جس نے اس کسوف خسوف کو اپنے لئے نشان ٹھہرایا ہو۔ اور یہ ثبوت یقینی اور قطعی چاہیئے اور یہ صرف اسی صورت میں ہوگا کہ ایسے مدعی کی کوئی کتاب پیش کی جائے جس نے مہدی معہود ہونے کا دعویٰ کیا ہو اور نیز یہ لکھا ہو کہ خسوف کسوف جو رمضان میں دارقطنی کی مقرر کردہ تاریخوں کے موافق ہُوا ہے وہ میری سچائی کا نشان ہے۔ غرض صرف کسوف خسوف خواہ ہزاروں مرتبہ ہُوا اس سے بحث نہیں۔ نشان کے طور پر ایک مدعی کے وقت صرف ایک دفعہ ہُوا ہے اور حدیث نے ایک مدعی مہدویت کے وقت میں اپنے مضمون کا وقوع ظاہر کر کے اپنی صحت اور سچائی کو ثابت کر دیا ہے۔"

(چشمۂ معرفت صفحہ ۳۱۵)

———(۱۰)———

منظوم کلام

اس قدر مجھ پر ہوئیں تیری عنایات و کرم
جن کا مشکل ہے کہ تا روزِ قیامت ہو شمار

آسماں میرے لئے تُو نے بنایا اِک گواہ
چاند اور سُورج ہوئے میرے لئے تاریک و تار

اِس قدر ظاہر ہوئے ہیں فضلِ حق سے معجزات
دیکھنے سے جن کے شیطاں بھی ہُوا ہے دِلفگار

پر نہیں اکثر مخالف لوگوں کو شرم و حیا
دیکھ کر سَو سَو نشاں پھر بھی ہے توہیں کاروبار

صاف دِل کو کثرتِ اعجاز کی حاجت نہیں
اِک نشاں کافی ہے گر دِل میں ہے خوفِ کردگار

بدگمانی نے تمہیں مجنون و اندھا کر دیا
ورنہ تھے میری صداقت پر براہیں بے شمار

اِسْمَعُوْا صَوْتَ السَّمَاءِ جَاءَ الْمَسِیْحُ جَاءَ الْمَسِیْحُ
نیز بشنو از زمیں آمد امامِ کامگار

آسماں بارد نشاں الوقت می گوید زمیں
ایں دو شاہد از پئے من نعرہ زن چوں بے قرار

قوم کے لوگو! اِدھر آؤ کہ نِکلا آفتاب
وادیٔ ظلمت میں کیا بیٹھے ہو تم لیل و نہار

یہ اگر انساں کا ہوتا کاروبار اے ناقصاں
ایسے کاذب کے لئے کافی تھا وہ پروردگار

ہر قدم پہ میرے مولیٰ نے دیئے مجھ کو نشاں
ہر عدو پر حُجّتِ حق کی پڑی ہے ذوالفقار

———(ب)———

یارو جو مَرد آنے کو تھا وہ تو آچُکا
یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چُکا

تھوڑے نہیں نشاں جو دِکھلائے گئے تمہیں
کیا پاک راز تھے جو بتائے گئے تمہیں

پر تم نے اُن سے کچھ بھی اُٹھایا نہ فائدہ
مُنہ پھیر کر ہٹا دیا تم نے یہ مائدہ

(دُرِّثمین)

۳

اور مجدد قادیانی کا ذکر و تذکرہ بہو بہو اگر یہ محدثیت جو چند بطور الہام من اللہ سے مشرف ہو چکا ہی آنحضرت کے طفیل
اتباع سے نہ نیابت تہا تو یہ دو نشان عظیم الشان اسکے زمانہ میں کیوں واقع ہوئے خصوصاً پنجاب و ہندوستان اور مصر اسکے
اطراف میں بطور تام ان دونوں نشانوں کا ہونا علی الخصوص پنجاب میں کیونکہ مثل مشہور ہی کہ تعینہ زمین بر سرزمین۔
بس دلیل خلقت پر ایسا ہوا اسکا الہام جو مدت سے شایع ہو چکا برکتہ من محمد صلی اللہ علیہ وسلم فتبارک من علم و تعلم) اور اگر
آنحضرت صلعم کیموافق مرضی اس زمانہ فتن اور موسم خزان میں باغ اسلام کا وہ باغبان نہیں تہا تو کیسے نشانوں کی بارش
آسمانی سے اسکا گلستان جو معارف قرآنی ہی اور بوستان جو اسرار فرقانی ہے کیوں سرسبز کیا جاتا ہی بس پورا ہوا وہ
الہام اسکا جو مدت سے مشتہر ہو چکا ہی یا احمد انت مرادی ومعی غرست کرامتک بیدی اکان للناس عجباً قل ہو اللہ
عجیب یجتبی من یشاء من عبادہ لا یسئل عما یفعل وہم یسئلون۔ اے ناظرین چونکہ ہر ایک امر کا ظہور اللہ تعالی کے
نزدیک اپنے وقت پر ٹہرا ہوا ہے کہ انا کل امر مستقر پس ان دونوں نشانوں کا وقت جو علم الہی میں مقرر تہا وہ یہی
وقت مہدی موعود کا تہا جنکو اللہ تعالی نے اپنے وقت پر ظاہر فرمایا ہے وہ زور اور حملے جنکی نسبت مدت گیارہ بارہ سال
سے یہ الہام ہو چکا ہی دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی
ظاہر کر دیگا یہ امر تمام اہل بصیرت پر روشن ہی کہ صدی سیزدہم ایک ایسی صدی گذری جو تمام فتنوں دینی اور آفات دنیوی کا
ایک مخزن اور مجموعہ تہی اس صدی میں وقوع غدر ہندی سے کوئی شخص عذر و انکار کرسکتا ہے؟ اس تیرہویں صدی کی حوادثات
دینی اور سوانح دنیوی پر جو اہل بصیرت اپنی نظر ڈالیگا تو اسکی نظر میں کوئی صدی گذشتہ صدیوں میں سے اسکی نظیر نہ ملیگی
اس صدی کی علماء کو ہی اشد انتظار تہا کہ اب چودہویں صدی میں مہدی و مسیح موعود ضرور آ دینگے یہانتک کہ آخر میں جناب
نواب صدیق حسن خانصاحب فردوس آشیان نے اپنے اکثر رسالوں فارسی اردو مثل حجج الکرامہ فی آثار القیامہ اقتراب الساعہ
ہدیت الغاشیہ وغیرہ میں بہت بیتابانہ انتظار اور اشتیاق بالالحاق نسبت ظہور مہدی و مسیح کے تحریر فرمایا ہی مگر العجب کل
العجب کہ باوجود اس تاکیدی وعدہ الہی کے کہ تحقیق اللہ تعالے مبعوث کریگا ہر صدی کے سر پر ایک ایسے شخص کو کہ اس
امت کے واسطے انکے دین اسلام کو تجدید کرے) بعد ایسے کثرت فتن اور شدت آفات یعنی کہ اس اللہ تعالے نے جسکی شان
لا یخلف المیعاد ہی اب اس چودہویں صدی میں بجائے مہدی اور مسیح موعود کے ایک ایسا شخص پیدا کیا جو کافر بالکفر اور دجال اکبر
ہے کیا وعدہ الہی کا ایفا یوں ہی ہوا کرتا ہے اور اس رحمن رحیم کے شان سے یہی دستگیری امت کی کی گئی اور یہی اسیری
بس نہیں وہ دو نشان عظیم الشان جو واسطے مہدی موعود کی سنہ ازل سے مقرر کر رکہے تہے اور جب سے آسمان اور زمین کو
پیدا کیا ہی تب سے وہ دونوں ظاہر نہیں کئے تہے کیونکہ وہ مہدی کیواسطے متعین تہے اب نعوذ باللہ اللہ تعالی کو ایسی رجعت
اور بداء ہوئی کہ وہ دونوں نشان اسی دجال کو دیدئے تلک اذاً قسمۃ ضیزی۔ اے امت محمدیہ یہ تو ہرگز نہیں ہو سکتا کہ
اللہ تعالے کا قول نہیں بدل سکتا ہے اب بیانہ سچا ہوا اور اسکا الہام جو مدت سے شایع ہو رہا ہے لا مبدل لکلمت اللہ انظر

الی نشانات دیکہو کیسے لطائف ہیں کہ ان مقاموں میں جہاں پر کسیوقت میں اسلام کا آفتاب کبہی چمکا ہی نہ تہا وہ آفتاب بآب و تاب ایسے
مقامات پر کیوں طلوع ہو رہا۔ ذرہ غور کرو کہ سنت اللہ تو یوں واقعہ جاری ہی کہ مسببات مختلفہ متضادہ اسباب مختلفہ متضادہ سے پیدا ہوتے
ہیں نا اسباب متحدہ۔ بس تعقل سے بہلا کیونکر ہو سکتا ہی کہ نور اسلام اور ظلمت کفر کے اسباب متحدہ ہوں کما اشار الیہ قول اللہ تعالی اللہ ولی الذین
امنوا یخرجہم من الظلمت الی النور والذین کفروا اولیاءہم الطاغوت یخرجونہم من النور الی الظلمت پس عاقل کیلئے یہ امر
ایک ثبوت صریحہ اور امارت صحیحہ ہی کہ اس مجدد عظیم الشان کا وجود دنیا میں ایسے وقت کہ جب کہ ایسے اقطار بعیدہ میں آفتاب اسلام کا
طلوع ہوا شہرت سے ظاہر ہو گیا اور حجاز سے شرق ہی کیطرف ظاہر ہو جیسا کہ احادیث صحیحہ کا منشا تہا اور یہ دونوں نشان بہی
یعنے خسوف کسوف اسی جگہ پر ظاہر و واقع کئے گئے جہاں اسکا محل ظہور تہا اصل مشہور ہی کہ تعینہ زمین بر سرزمین یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ
نشان اور گواہ تو ہندوستان میں ظاہر ہوں اور مہدی کسی اور ملک میں جہاں پر ان نشانوں کا ظہور اور وقوع نہیں ہوا ظاہر
ہو کہ یہ امر تو اسی تعینہ مشہور وکا مصداق ہی کہ سوال از آسمان جواب از ریسمان ولنعم ما قال حضرتنا الاقدس ؎ آسمان
بارد نشان الوقت میگوید زمین ۔ این دو شاہد از پئے تصدیق من استادہ اند ۔ اب جو کوئی اس آفتاب پر خاک اڑاتا ہو وہ لوٹ کر
اسی کے سر پر گرے گی مخالفین کی تکفیر انہیں پر لوٹ کر جاتی اب پورا ہوا جاتا ہی وہ الہام جو مدت سے شایع ہو چکا ہی فقبل اللہ عبدہ[لہ]
و برأہ اللہ مما قالوا وکان عند اللہ وجیہا یاتیک قمر الانبیاء وامرک یتأتی وکان حقا علینا نصر المومنین سلام
علیکم طبتم فادخلوہا امنین یہ دونوں آسمانی نشان جو واقع ہوئے معنی ہیں اس الہام کے جو مدت سے شایع ہو چکا ہے
ان السموت والارض کانتا رتقا ففتقنہما[لہ] کیونکہ آسمانی انوار کے نزول پر آسمانی اجرام کی شہادت ہی رہا تہی دیکہو محمد
الکزنڈر وغیرہ امریکہ کا پہلوان اسلام جسنے وطن پر اسلام کا جہنڈا قایم کیا ہی وہ یہی درخواست دعا اور ہمت کی اسی مسیح
موعود سے کر رہا ہی چہٹیات اسکی برابر آ رہی ہیں اگرچہ وہ نا ہر آیا تہا لیکن اللہ تعالے اسکی مذہب کیکی مخالفت سے اب
کچہ نہیں ہو سکتا۔ ؎ الیس اللہ بکاف عبدہ مرزا غلام احمد + مسیح وقت وہ تنگ عہد و بر سر ما منصل +

والسلام خیر ختام

[لہ] اللہ تعالے نے اپنے بندہ کو قبول کر لیا ہی اور اسکو بری کر دیا ہے اللہ تعالے نے اس تکفیر سے جو انہوں نے کی ہے کیونکہ وہ اللہ
کے نزدیک وجیہ ہی۔ تو اے تیری لیئے نبیوں کا او تیر آیا اور سب آسان ہو جاویگا اور ہمیں ضرور ہے مدد کرنا مومنین کا خیر سلام ہو تم اچہے ہو بس
آرام اور امن سے رہیں: امن ہو ۔ ۱۲
[لہ] تحقیق آسمان اور زمین تہی سربستہ پس ہم نے کہولدیا ہم نے ان دونوں کا۔ ۱۲

المشتہر
خاکسار سید محمد احسن امروہوی صانہ اللہ عن الشر
الجلی والخفی محررہ ۲۸ رمضان المبارک ۱۳۱۱ ہجری روز جمعہ ++
مطبوعہ ریاض ہند پریس امرتسر

شیعہ حضرات کی مشہور کتاب

اکمال الدین

سے

مہدی معہود علیہ السلام کے زمانہ میں کسوف و خسوف اور طاعون کی پیشگوئی کا عکس

الدار قطنی کی حدیث کسوف و خسوف کے علاوہ شیعوں کی مشہور حدیث کی کتاب اکمال الدین میں بھی سورج چاند گرہن کے عدیم المثال نشان کا ذکر ملتا ہے۔ اگرچہ ہر دو کتب کی احادیث میں کچھ اختلاف ہے لیکن نفس مضمون بہرحال ایک ہی ہے۔ اسی طرح مذکورہ حدیث کے مابعد ایک اور حدیث میں مہدی علیہ السلام کے زمانہ میں جنگوں اور طاعون کے پھوٹنے کی بھی پیشگوئی ہے جن میں کثرت سے اموات ہوں گی۔ یہ ہر دو نشان بھی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کے زمانہ مبارک میں پورے ہو چکے ہیں۔ دراصل نشان کسوف و خسوف بعض انذاری پہلوؤں کو اپنے ساتھ رکھتا تھا۔ پیش ہے مذکورہ احادیث کا عکس ◀

اِکمالُ الدّین
وَاِتمامُ النِّعمَة
فی اِثبات الرَّجعَة

للشیخ الاقدم والمحدث الاکبر ابی جعفر الصدوق
محمد بن علی بن الحسین بن بابویہ القمی المتوفی ۳۸۱

تقدم له
العلامة الجليل السيد محمد مهدى السيد حسن
الموسوى الخرسان

منشورات
المطبعة الحيدرية ـ النجف

الشيخ الصدوق ـــ ۶۱۵

(حدثنا) محمد بن موسى بن المتوكل رحمه الله قال حدثنا علي بن الحسين السعد آبادي عن احمد بن محمد بن خالد عن ابيه عن محمد بن ابي عمير عن ابي ايوب عن ابي بصير عن ابي عبد الله عليه السلام قال: تنكسف الشمس لخمس مضين من شهر رمضان قبل قيام القائم عليه السلام.

(حدثنا) محمد بن الحسن رضي الله عنه قال حدثنا الحسين بن الحسن بن ابان عن الحسين بن سعيد عن النضر بن سويد عن يحيى الحلبي عن الحكم الحناط عن محمد بن همام عن ورد عن ابي جعفر عليه السلام قال: آيتان بين يدي هذا الأمر خسوف القمر بخمس، وكسوف الشمس لخمسة عشر لم يكن ذلك منذ هبط آدم عليه السلام الى الأرض، فعند ذلك يسقط حساب المنجمين.

وبهذا الاسناد عن الحسين بن سعيد عن صفوان بن يحيى عن عبد الرحمن ابن الحجاج عن سليمان بن خالد قال سمعت ابا عبد الله عليه السلام يقول: قدام القائم موتتان موت احمر وموت ابيض حتى يذهب من كل سبعة خمسة، فالموت الأحمر السيف، والموت الأبيض الطاعون.

(ترجمہ)۔ اس امر (یعنی ظہور امام مہدی علیہ السلام) کے وقت دو نشان ظاہر ہوں گے۔ چاند گرہن پانچ کو اور سورج گرہن پندرھویں کو۔ جب سے آدم علیہ السلام زمین پر اُترے ایسا نشان واقع نہیں ہوا۔

(ترجمہ)۔ مہدی علیہ السلام کے زمانہ میں دو موتیں ظاہر ہوں گی۔ سُرخ موت اور سفید موت۔ یہاں تک کہ ہر سات آدمیوں میں سے پانچ آدمی مرجائیں گے۔ سُرخ موت سے مراد تلوار (جنگیں) اور سفید موت سے مُراد طاعون ہے۔

خلاصہ خطبہ جمعہ ۲۵ فروری ۱۹۹۴ء بمقام مسجد فضل لنڈن

ایک بھی دعویدارِ مہدویت ایسا نہیں جس نے چاند اور سورج کے گرہنوں کو اپنی صداقت کے نشان کے طور پر پیش کیا ہو

جو دعوے کے بعد خود منتظر رہا ہو اور اُس کے ماننے والے منتظر رہے ہوں

یہ آسمان کی گواہیوں کا سال ہے اور ٹیلی ویژن کے ذریعے سب دُنیا کا جماعت احمدیہ کے پیغام کو سُننا بھی ایک آسمانی گواہی ہے!

از سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

آج سے پورے سو سال پہلے قادیان کے اُفق پر خدا کے فضل و رحم کے ساتھ تیرہ سو سال میں پہلی بار اُس عظیم پیشگوئی کا ظہور ہوا جو حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے مہدی کی صداقت کا نشان تھا جس کا ذکر اس حدیث میں ملتا ہے کہ اِنَّ لِمَھْدِیِّنَا اٰیَتَیْنِ لَمْ تَکُوْنَا مُنْذُ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَنْکَسِفُ الْقَمَرُ لِاَوَّلِ لَیْلَۃٍ مِّنْ رَمَضَانَ وَتَنْکَسِفُ الشَّمْسُ فِی النِّصْفِ مِنْہُ وَلَمْ تَکُوْنَا مُنْذُ خَلَقَ اللّٰہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ۔ (الدارقطنی)

حضور نے فرمایا کہ اس کے متعلق تفصیلی گفتگو تو بعد میں ہوگی۔ لیکن چونکہ کل رمضان المبارک کی تیرہ تاریخ تھی جبکہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے صحابہ کی نگاہیں آسمان پر اس حالت میں پڑتی تھیں کہ ان کی جبینیں سجدہ ریز تھیں اور وہ اس کے بعد سورج گرہن کے انتظار میں تھے اور پھر وہ ۲۸ تاریخ آپہنچی جس میں دن کے وقت سورج نے بھی گہنایا جانا تھا۔ اور اس طرح حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی عظیم پیشگوئی پوری ہوئی۔

حضور نے فرمایا یہ عجیب بات ہے کہ اگرچہ دُنیا میں بہت سے مہدویت کے دعویداروں کا ذکر ملتا ہے۔ لیکن ساری تاریخ کو کھنگال کے دیکھ لو ایک بھی دعویدارِ مہدویت ایسا نہیں جس نے چاند اور سُورج کے گرہنوں کو اپنی صداقت کے نشان کے طور پر پیش کیا ہو۔ جو خود منتظر رہا ہو۔ دعوے کے بعد اُس [illegible] ماننے والے منتظر رہے ہوں کہ کب آسمان سے نشان ظاہر ہوں گے۔ اور اُن کے منکرین بھی منتظر رہے ہوں کہ ان نشانات کے ظاہر ہونے [illegible] پہلے یہ دعویدار مر جائے اور ہم اپنی آنکھوں سے اس کا جھوٹا ہونا دیکھ لیں۔ یہ دوہرے انتظار کی کیفیت تھی جو ۱۸۸۹ء سے شروع ہوئی۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ۱۸۹۴ء میں یہ پیشگوئی اپنی تمام شان کے ساتھ پوری ہوئی۔

حضور نے فرمایا، ہم جس سال میں داخل ہوئے ہیں یہ آسمان کی گواہیوں کا سال ہے۔ اور ٹیلی ویژن کے ذریعے سب دُنیا کا جماعتِ احمدیہ کے پیغام کو سُننا بھی ایک آسمانی گواہی ہے۔ عجیب اللہ کی شان ہے کہ اس سال یہ دونوں باتیں اپنے درجۂ کمال کو پہنچیں۔

حضور نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کے ان احسانات کا جتنا شکر ادا کریں کم ہے۔ لیکن ان خوشیوں کے ساتھ کچھ کانٹے بھی تو ہیں۔ یہ کانٹے وہ ہیں جو دشمن کے دِل کا عذاب ہیں۔ اور ہمارے لحاظ سے کانٹے بن جاتے ہیں۔ اور یہ پیشگوئی بھی لازماً پوری ہونی تھی۔ کیونکہ حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے ان غلاموں کے حق میں جنہوں نے آخَرِین میں ظاہر ہونا تھا خصوصیت سے یہ پیشگوئی پوری ہونی تھی کہ مہدی کے ماننے والوں نے رُوحانیت کی جس کھیتی کو بونا تھا اور جس کی نشو ونما سے خوش ہونا تھا لازماً اس کی نشو ونما سے اُن کے منکرین نے غیظ و غضب میں مُبتلا ہونا تھا۔

حضور نے فرمایا پھونکوں سے یہ چراغ ہرگز بُجھایا نہیں جاسکتا۔ حضور نے فرمایا اگرچہ حکومتِ پاکستان نے ربوہ والوں کو رمضان کی تیرہ تاریخ کو عظیم نشان کے پورا ہونے پر چراغاں نہیں کرنے دیا۔ مگر ربوہ کی طرف سے جو چراغاں ہم نے (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے ذریعے) پورے عالم کو دکھایا ہے اُسے کس طرح روکوگے۔ یہ وہ چراغ نہیں ہے جو تمہاری پھونکوں سے بُجھ سکے۔ تمہارے سینوں کی آگ بھی ظاہر ہوتی ہے اور دُنیا دیکھتی ہے۔ لیکن وہ روشنی کے چراغ جو اللہ نے احمدیوں کے سینوں میں روشن کر دیئے ہیں۔ تمام دُنیا میں اُس سے نور ہی نور پھیل رہا ہے۔ اُن کی راہ تم نہیں روک سکتے۔ اور ان شمعوں کو تم نہیں بُجھا سکتے۔ یہ آسمان سے نازل ہونے والے نور ہیں اُن پہ بندے کا کوئی اختیار نہیں۔ حضور نے فرمایا، اہلِ ربوہ کو خوش ہونا چاہیئے کہ پہلے تو اُن کی آواز دبا دی جاتی تھی۔ اب یہ آواز نہیں دبے گی۔ کیونکہ خوشیاں منانے والے سارے عالم میں اُن کی طرف سے خوشیاں منائیں گے۔

حضور نے فرمایا، جماعتِ احمدیہ کو اِن تکلیفوں سے کسی طرح کا غم کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ یہ ہماری کامیابیوں کا لازمی حصہ ہیں ❊

سُورج چاند گرہن کی صداقت پر

خوشیاں منانے سے اہلِ ربوہ کو حکماً روک دیا گیا

لنڈن ۲۵ فروری۔ (ایم۔ٹی۔اے): حکومتِ پاکستان نے رمضان کی تیرہ تاریخ کو اہلِ ربوہ کو نشان کسوف خسوف کی صد سالہ تقریب منانے سے جبراً اور حکماً روک دیا۔ انہیں کسی قسم کی دُعائیہ تقریب کرنے اور چراغاں کرنے کی اجازت نہیں دی گئی۔

چنانچہ بالخصوص اُن کی طرف سے مسجد فضل لنڈن کے میدان میں ایک تقریب کی گئی۔ جس میں احباب جماعت لنڈن شامل ہوئے۔ مکرم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد نے نشان کسوف وخسوف کا پس منظر بتاتے ہوئے اس عظیم نشان کی صداقت پر روشنی ڈالی۔ احباب نے خوشیوں سے نعرے لگائے۔ اس موقع پر مسجد فضل لنڈن پر چراغاں بھی کیا گیا۔ یہ تقریب مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے ذریعے پُوری دُنیا میں ٹیلی کاسٹ کی گئی۔

یاد رہے کہ اس سے قبل ۱۹۸۹ء میں بھی حکومتِ پاکستان کی طرف سے جماعتِ پاکستان اور بالخصوص ربوہ کی جماعت کی صد سالہ تقریبات منعقد کرنے، چراغاں کرنے، یہاں تک کہ بچوں کو نئے کپڑے پہننے اور کھلونے تک خریدنے کی ممانعت کر دی گئی تھی۔ اعلیٰ حکام کا کہنا ہے کہ جماعتِ احمدیہ کی ایسی تقریبات سے، اُن کے چراغاں کرنے، نئے کپڑے پہننے اور ان کے بچوں کے مٹھائیاں کھانے اور کھلونے خریدنے سے پاکستان کے عوام کو اشتعال آتا ہے ❊

○

سورج چاند گرہن کے گواہ بزرگانِ دین

از مکرم مولوی عبد السمیع خان صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ

ذیل میں ان بزرگانِ دین کی گواہیاں پیش کی جاتی ہیں جنہوں نے ۱۸۹۴ء کے سورج چاند گرہن کی گواہیاں دیں کہ یہ گرہن امام مہدی علیہ السلام کی صداقت کے لئے ظاہر ہوا ہے نمونۃً چند واقعات پیش ہیں۔

— (۱) —

ریاست بہاولپور کے پیر اور جنوبی پنجاب کے مشہور بزرگ حضرت خواجہ غلام فرید صاحب آف چاچڑاں شریف نے بھی فرمایا کہ حدیث نبوی ؐ کے مطابق یہ گرہن واقع ہو چکا ہے۔ (اشارات فریدی جلد ۳ صفحہ ۷۰)

پہلے ذکر کیا جا چکا ہے کہ حافظ محمد لکھوکے نے اپنی کتاب احوال الآخرۃ میں اس پیشگوئی کا ذکر کیا تھا جب یہ گرہن ہو چکے تو ۱۸۹۹ء میں احوال الآخرۃ کے نام سے ایک اور کتاب شائع ہوئی جس میں چاند سورج گرہن واقع ہونے کا بڑے زور و شور سے ذکر کیا گیا۔ اس کے دو پنجابی اشعار یہ ہیں:۔

جن سورج نوں گرہن لگے گا وچہ رمضان مہینے
ظاہر جدوں محمد مہدی ہوسی وچہ زمینے
تیراں سو تے یاراں سن وچ ایہہ بھی ہوگئی پوری
گرہن لگا چن سورج تائیں جیو نکر امر حضوری

(احوال الآخرۃ صفحہ ۴۸)

— (۲) —

ان میں سے ایک بزرگ حضرت قاضی محمد اکبر صاحب ؓ تھے جو اپنے علاقہ کے امام تھے اور دینی تعلیم اور تدریس میں مشغول تھے کہ سورج اور چاند گرہن کا نشان ظاہر ہوا تو قاضی صاحب نے فرمایا کہ امام مہدی کے ظہور کا اہم نشان ظاہر ہو گیا ہے ہمیں انکی تلاش کرنی چاہیئے چنانچہ آپ نے تحقیق کے لئے تین افراد پر مشتمل وفد قادیان بھجوایا مولوی عبد الواحد صاحب میاں غلام قادر صاحب اور میاں دیوان علی صاحب۔

راستے میں ان کی ملاقات بٹالہ میں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی سے ہوئی جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف باتیں کیں اور اس وفد کو واپس بھجوانے کی کوشش کی مگر یہ وفد قادیان پہنچا اور اس کے تینوں ممبروں نے حضور ؑ کے ہاتھ پر بیعت کر لی اور ان کے واپس آنے پر حضرت قاضی صاحب نے بھی بیعت کر لی۔ (تاریخ احمدیت کشمیر صفحہ ۵۸، ۵۹)

— (۳) —

ایک اور بزرگ حضرت میاں صلاح محمد صاحب ؓ ضلع پونچھ کشمیر کے رہنے والے تھے وہ فرماتے ہیں کہ ہم بچپن میں ایک کتاب احوال الآخرۃ پڑھا کرتے تھے اس میں حضرت امام مہدی کے ظہور کی علامات درج تھیں جب ۱۳۱۱ھ میں سورج چاند گرہن کا نشان ظاہر ہوا تو یقین ہو گیا کہ امام مہدی کا ظہور ہو چکا ہے چنانچہ آپ اور آپ کے ایک اور دوست میاں منگا صاحب نے تلاش شروع کر دی اور دونوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کر لیا۔[1]

(۴)۔ ایک اور بزرگ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری ؓ ۱۸۹۴ء میں ہندوستان کے شہر مندرا میں ایک عربی مدرسہ میں عربی پڑھانے پر مقرر تھے اور انکی عمر ۲۰ سال تھی وہ فرماتے ہیں رمضان شریف میں جو کسوف خسوف ہوا تھا مجھے لوگوں نے پوچھا کہ کیا احوال تاریخوں میں سورج چاند کا گرہن ہوا ہے یہ حضرت امام مہدی کے ظہور کی علامت ہے اس نشان سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب سچے ہیں۔ میں نے ان کو یہ جواب دیا کہ یہ علامت حضرت امام مہدی کے پیدا ہونے کی ہے اور حضرت امام مہدی پیدا ہو چکا ہے۔ لیکن اس کا اثر میرے دل پر یہ ہوا کہ حضرت مسیح موعودؑ کی طرف میری توجہ ہو گئی اور میں کبھی کبھی قادیان آیا جایا کرتا تھا اور ہر بار قادیان آنے کے ساتھ میں سلسلہ کے قریب ہوتا جاتا تھا حضرت مولوی صاحب ۱۹۰۳ء میں حضرت مسیح موعودؑ سے ملاقات کے بعد بہت متاثر ہوئے اور آئندہ بیعت کے لئے تیار ہو کر آنے کا ارادہ کر لیا۔ قادیان سے واپسی پر گاؤں پہنچتے ہی انہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کا تذکرہ شروع کر دیا۔ اہل حدیث گروہ نے انہیں روکنے کے لئے عبد الجبار غزنوی صاحب کو امرتسر سے منگوایا ان کی کوششوں کے باوجود حضرت مولوی صاحب کی توجہ حضور ؑ کی طرف بڑھتی چلی گئی اور بالآخر انہوں نے زمانے کے امام کو پہچان لیا۔

(حیات بقاپوری جلد اوّل صفحہ ۳ تا ۶)

— (۵) —

ایک اور بزرگ جن کا اہلحدیث مسلک سے تعلق تھا حضرت غلام رسول صاحب ؓ (آف مجوکہ) تھے۔ آپ بیان کرتے تھے کہ ۱۸۹۴ء میں جب سورج گرہن اور چاند گرہن ہوا۔ اس وقت میں لاہور میں ایک استاد سے حدیث پڑھا کرتا تھا علماء کی پریشانی اور گھبراہٹ نے میرے دل میں اثر کیا۔ مولوی لوگ ڈر رہے تھے کہ اس سچے نشان کی وجہ سے لوگوں کی توجہ بڑی تیزی سے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی طرف ہو گی ان دنوں حافظ محمد لکھوکے والے پتھری کا آپریشن کروانے کے لئے لاہور آئے ہوئے تھے۔ میں بھی انکی خدمت میں حاضر ہوا عوام نے ان سے دریافت کیا کہ یہ نشان آپ نے اپنی کتاب احوال الآخرۃ میں واضح طور پر لکھا ہے اور امام مہدی کے دعویدار مرزا صاحب موجود ہیں اور اس نشان کو اپنا تائیدی گواہ قرار دے رہے ہیں آپ کا اس بارہ میں کیا خیال ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں بیمار اور سخت کمزور ہوں صحت کی درستی کے بعد کچھ کہہ سکوں گا البتہ اپنے لڑکے عبد الرحمٰن محی الدین کو حضرت مرزا صاحب کی مخالفت سے روکتا ہوں۔ حافظ صاحب تو جلد فوت ہو گئے مگر میرا دل حضرت اقدسؑ کی سچائی کے بارہ میں مطمئن ہو چکا تھا اور تھوڑے عرصہ بعد قادیان جا کر حضورؑ کی بیعت کر لی[2]۔ اس طرح بہت سے سعادت مند لوگوں نے اس نشان کو دیکھ کر حضرت امام مہدی کو قبول کر لیا

چاند سورج بن گئے اسکی سچائی پر گواہ

جب مسیحؑ وقت دُنیا میں ہوئے جلوہ نما
چاند سورج بن گئے اس کی سچائی پر گواہ

ماہِ رمضاں میں گرہن کا نشاں پورا ہوا
مہدیٔ موعود کی پھیلی سچائی کی ضیاء
سن اٹھارہ سو چورانوے میں یہ چمکا تھا نشاں
گلشنِ اسلام کو حاصل ہوئی پھر سے بقا
اس نشاں پر اک صدی پوری ہوئی ہے دوستو
ساری دُنیا میں مسیحا کی ہے شہرت جا بجا
مہدیٔ موعودؑ کے اب تو ترانے ہر گھڑی
گونجتے ہیں اب فضا میں دمبدم صبح و مسا
کاش دنیا کی کھلیں آنکھیں وہ دیکھیں ہاتھ
ہو رہی ہے جس سے روشن سارے عالم کی فضا
ہے دعا مومن کی یا رب عالم اسلام پر
تیری رحمت کی چلے ہر دم سدا ٹھنڈی ہوا

خواجہ عبد المومن اوسلو ۔ ناروے

جلسہ یوم مسیح موعودؑ

عہدیداران جماعت و مبلغین و معلمین کرام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ۲۳ مارچ کو جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام منعقد کر کے دیگر تقاریر کے علاوہ اس سال نشانِ کسوف وخسوف کی صداقت پر بھی روشنی ڈالی جائے

ناظر دعوت وتبلیغ قادیان

---

[1] (تاریخ احمدیت کشمیر صفحہ ۶۰)

[2] (اصحاب احمد جلد ۱۰ صفحہ ۱۱۵)

نشانات کسوف و خسوف کے متعلق
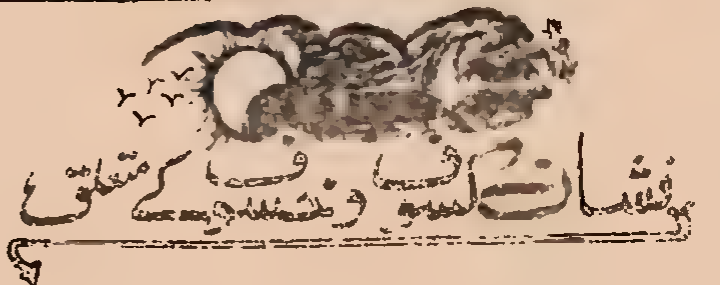
بعض شکوک کا ازالہ

از محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان

انبیاء اور ماموریں کے مخالفین کا ہمیشہ یہ وطیرہ رہا ہے کہ جب بھی کوئی نشان دکھایا جاتا ہے تو اس سے منہ موڑ کر کئی قسم کے بہانے بناتے، شکوک وشبہات پیدا کر کے حق کو دبانے کی کوشش کرتے اور اس کو دھوکہ اور فریب دیتے ہیں۔ چنانچہ جب حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں معجزہ شق القمر کا ظہور ہوا تو مخالفین نے یہی روش اختیار کی جس کا اظہار قرآن مجید میں یوں کیا گیا ہے کہ

وَإِنْ يَرَوْا آيَةً يُعْرِضُوا وَيَقُولُوا سِحْرٌ مُسْتَمِرٌّ ○

(سورۃ القمر: آیت ۳)

ترجمہ:۔ اور اگر وہ کوئی نشان دیکھیں گے تو ضرور اعراض کر جائیں گے اور کہدیں گے کہ یہ محض ایک دھوکہ ہے جو ہمیشہ سے چلا آتا ہے۔

یعنی ایسے فریب کی باتیں تو ہمیشہ ہی نبوت کے تدریجاً بنتے چلے آتے ہیں۔ اور یہی واقعہ سیدنا حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ساتھ ہوا اور ہو رہا ہے کہ جب سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے مسیح موعود اور مہدی مسعود ہونے کا دعویٰ فرمایا تو مسلمان علماء کی طرف سے آپ کی شدید مخالفت کی گئی۔ اس مخالفت کے وقت میں اللہ تعالیٰ نے جب آپ کی تصدیق اور زمانے کی تعیین کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق سنہ ۱۸۹۴ء میں رمضان کی معینہ تاریخوں میں چاند گرہن اور سورج گرہن کا نشان ظاہر فرمایا تو وہی لوگ جو پہلے حضور علیہ السلام سے یہ مطالبہ کرتے تھے کہ اگر آپ سچے ہیں تو ماہ رمضان میں کسوف وخسوف کا نشان ظاہر ہونا چاہیئے اور جو نسلاً بعد نسل امام مہدی کی علامت کے طور پر اس گرہن کو نشان قرار دیتے رہتے تھے اس نشان سے منہ موڑ لیا اور کہنے لگے

کہ یہ تو مرزا صاحب کا افتراء اور دھوکہ ہے کسوف وخسوف کی کوئی ایسی پیشگوئی نہیں تھی اور دار قطنی کی جس حدیث کا حوالہ دیا جا رہا ہے وہ ایک ضعیف اور موضوع حدیث ہے۔ اور اگر اس حدیث کو صحیح مان بھی لیں تو جو تاریخیں اس میں بیان کی گئی ہیں اس کے مطابق گرہن نہیں لگا۔ کیونکہ حدیث کے مطابق رمضان کی پہلی تاریخ کو چاند گرہن اور رمضان کی ۱۵ تاریخ کو سورج گرہن لگنا چاہیئے تھا جبکہ یہ گرہن چاند کو رمضان کی ۱۳ تاریخ کو اور سورج کو رمضان کی ۲۸ تاریخ کو لگا ہے اور پھر ماہ رمضان میں چاند اور سورج گرہن کا واقعہ کوئی انوکھا نہیں کہ اسے نشان قرار دیا جائے کیونکہ اس طرح کے گرہن گزشتہ صدیوں میں اور بھی کئی دفعہ لگ چکے ہیں۔ اور بعض جھوٹے مدعیان کے وقت میں بھی ماہ رمضان کی معین تاریخوں میں چاند سورج کو گرہن لگ چکا ہے۔ اس لئے سنہ ۱۳۱۱ ھ کا گرہن بھی مرزا صاحب کے لئے کوئی نشان صداقت قرار نہیں پاتا گویا اس عظیم الشان آسمانی نشان پر ہمارے مخالفین کو تین پہلوؤں سے اعتراض ہے جس کی وضاحت ہم الگ الگ مختصراً کرتے ہیں۔ وباللہ التوفیق۔

(۱)

سب سے پہلے ہم حدیث کی صحت کا جائزہ لیتے ہیں کہ روایت إِنَّ لِمَهْدِيِّنَا آيَتَيْنِ ...... الخ کو چوتھی صدی ہجری کے بلند پایہ محدث حضرت علی بن عمر البغدادی الدار قطنی (۳۰۶ھ تا ۳۸۶ھ مطابق ۹۱۸ء تا ۹۹۵ء) نے اپنی سنن دار قطنی باب صفۃ صلاۃ الخسوف والکسوف وهيئتهما میں درج فرمایا ہے۔ اس حدیث کے راویوں میں سے عمرو بن شمر پر خاص طور پر جرح کی گئی ہے اور پھر دوسرے راوی جابر کے بارے میں بھی یہ کہہ کر اشتباہ پیدا کیا جاتا ہے کہ کئی جابر ہیں پتہ نہیں کونسا جابر ہے۔ اگر جابر جعفی اس سے مراد ہے تو اس کو جھوٹا

قرار دیا گیا ہے۔ اور یہ کہ دار قطنی کے حاشیہ التعلیق المغنی میں ان دونوں راویوں کو ضعیف قرار دیا گیا ہے اور پھر یہ بھی کہا جاتا ہے کہ محمد بن علی کئی ہیں یہ تعیین نہیں ہو سکتی کہ اس سے مراد امام باقر ہی ہیں۔

یہ عجیب بات ہے کہ جب تک یہ نشان ظاہر نہیں ہوا تھا تب تک تو اس کے راویوں پر بھی جرح نہیں ہوتی تھی اور نہ اس حدیث کو ضعیف قرار دیا جاتا تھا۔ اور جب اس میں موجود پیشگوئی پوری ہو گئی تو فوراً اس کے راوی بھی مجروح اور مشکوک ہو گئے اور حدیث بھی ضعیف قرار دی جانے لگی۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ ایسے شکوک محض عناد کی وجہ سے پیش کئے جا رہے ہیں ورنہ نیک نیتی۔ تقویٰ اور دیانتداری سے اس پر غور کرتے تو یہ اشتباہ خود ہی رفع ہو جاتا۔ کیونکہ عمرو بن شمر پر جرح کرکے یہ کہنا کہ وہ جھوٹا راوی تھا اس لئے ساری حدیث ہی جھوٹی ہے محض ایک شک ہے کیونکہ کبھی کاذب بھی سچ بول لیتا ہے۔ اور جب نفس مضمون کے مطابق پیشگوئی کا ظہور ہوا تو ایک یقینی واقعہ کی صورت بن گئی۔ اور یہ ظاہر ہے کہ شک کے مقابل پر یقینی واقعہ اس حدیث کی صحت پر ایک قوی دلیل بن گیا اور اس بات کا یقینی ثبوت بن گیا کہ جس کے منہ سے یہ کلمات نکلے تھے اس نے سچ کہا تھا اب محض ایک راوی کے چال چلن کو لے کر ساری حدیث کو ہی موضوع یا ضعیف ٹھہرانا محض ضد اور ہٹ دھرمی ہے۔

پھر حضرت علی بن عمر البغدادی الدار قطنی اس بلند پایہ کے محدث تھے کہ علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی نے اپنی کتاب نخبۃ الفکر صفحہ ۵۶ کے حاشیہ میں ان کا یہ قول نقل کیا ہے کہ

"اہل بغداد! تم یہ خیال نہ کرو کہ میری زندگی میں کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جھوٹی حدیث منسوب کر سکتا ہے" (ترجمہ)

ایسے محدث کی بیان کردہ حدیث کو ایک راوی کی وجہ سے موضوع قرار دینا خود اس محدث کے اس قول کی تردید کے مترادف ہے۔

اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:۔

"اور یہ کہنا کہ اس حدیث میں بعض راویوں پر محدثین نے جرح کیا ہے یہ قول سراسر حماقت ہے کیونکہ یہ حدیث ایک پیشگوئی پر مشتمل تھی جو اپنے وقت پر پوری ہو گئی۔ پس جبکہ حدیث نے اپنی سچائی کو آپ ظاہر کر دیا تو اس کی صحت میں کیا کلام ہے۔"

(انجام آتھم صفحہ ۲۹۴)

اسی طرح آپ نے فرمایا:۔

"اوّل عذر یہ ہے کہ بعض راوی اس حدیث کے ثقاہ میں سے نہیں ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اگر درحقیقت بعض راوی مرتبہ اعتبار سے گرے ہوئے تھے تو یہ اعتراض دار قطنی پر ہو گا کہ اس نے ایسی حدیث لکھ کر مسلمانوں کو کیوں دھوکا دیا؟ یعنی یہ حدیث اگر قابل اعتبار نہیں تھی تو دار قطنی نے اپنی صحیح میں کیوں اس کو درج کیا؟ حالانکہ وہ اس مرتبہ کا آدمی ہے جو صحیح بخاری پر بھی تعاقب کرتا ہے اور اس کی تنقید میں کسی کو کلام نہیں اور اس کی تالیف کو ہزار سال سے زیادہ عرصہ گزر گیا ہے۔ مگر اب تک کسی عالم نے اس حدیث کو زیر بحث لا کر اس کو موضوع قرار نہیں دیا..... اگر کسی نے اکابر محدثین میں اس حدیث کو موضوع ٹھہرایا ہے تو ان میں سے کسی محدث کا فعل یا قول پیش تو کرو جس میں لکھا ہو کہ یہ حدیث موضوع ہے۔"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۲۳)

بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر مان لیا جائے کہ یہ حدیث صحیح ہے تو بھی زیادہ سے زیادہ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ قول امام باقر کا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک اس کی سند نہیں پہنچتی۔ اس لئے اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول قرار نہیں دیا جا سکتا۔ یہ اعتراض

کرنے والوں کی عقل پر بھی افسوس ہوتا ہے کہ جب ایک بات جو علم غیب پر مشتمل تھی اپنے وقت پر بعینہٖ پوری ہو جائے تو بمصداق آیت کریمہ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ (الجن: ۲۷) علم غیب کا اظہار تو اللہ تعالیٰ صرف اپنے رسول پر ہی کیا کرتا ہے اس لئے لازماً یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہی قرار پاتا ہے جو مصفّٰی غیب پر مشتمل ہے۔

علاوہ ازیں ائمہ اہل بیت کا یہی طریق تھا کہ وہ روایت کو نام بنام آنحضرتؐ تک پہنچانا ضروری نہیں سمجھتے تھے اور ان کا یہ طریق محدثین کے نزدیک مشہور ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"تیسرا یہ اعتراض پیش کیا جاتا ہے کہ یہ حدیث مرفوع متصل نہیں ہے۔ صرف امام باقر رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ائمہ اہل بیت کا یہی طریق تھا کہ وہ بوجہ اپنی وجاہت ذاتی کے سلسلہ حدیث کو نام بنام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچانا ضروری نہیں سمجھتے تھے۔ ان کی یہ عادت شائع متعارف ہے۔ چنانچہ شیعہ مذہب میں صدہا اس قسم کی حدیثیں موجود ہیں اور خود امام دارقطنی نے اس کو احادیث کے سلسلہ میں لکھا ہے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۴۔)

پھر یہ بات بھی قابل غور ہے کہ کسوف و خسوف کی پیشگوئی کا انحصار صرف دارقطنی کی ایک روایت پر ہی نہیں ہے بلکہ سُنّی اور شیعہ دونوں فرقوں کی متعدد کتب میں اس پیشگوئی کا ذکر کیا گیا ہے۔ اگر یہ حدیث واقعی میں موضوع تھی تو پھر متعدد مستند کتابوں میں اس کا ذکر نہ ملتا۔ چنانچہ اسی سلسلہ میں درج ذیل کتب ملاحظہ ہوں:

(۱) - حجج الکرامہ مصنفہ نواب صدیق حسن خان صاحب میں صفحہ ۳۴۴ پر ماہ رمضان میں چاند و سورج گرہن کا وقوع انہی معینہ تاریخوں میں ہونے کا ذکر کیا گیا ہے اور لکھا ہے کہ اس روایت کو الجزئیات میں نعیم بن حماد اور ابوالحسن الحربی نے بیان کیا ہے۔ اسی طرح حافظ ابوبکر احمد بن الحسن اور ابن حماد نے بھی کثیر بن مرۃ الحضرمی سے یہ بات بیان کی اور بیہقی نے بھی اور محمد بن علی نے بھی اس کو بیان کیا ہے۔

(۲) - فتاویٰ حدیثیہ حافظ ابن حجر مکی مصنفہ علامہ شیخ احمد شہاب الدین حجر الہیثمی مطبوعہ مصر صفحہ ۳۱

(۳) - احوال الآخرۃ حافظ محمد لکھوکے صفحہ ۲۳ مطبوعہ ۱۳۰۴ھ

(۴) - عقائد الاسلام مصنفہ مولانا عبد الحق صاحب محدث دہلوی صفحہ ۱۹۲ مطبوعہ ۱۲۹۲ھ

(۵) - قیامت نامہ فارسی و علامات قیامت اردو مصنفہ حضرت شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی۔

(۶) - اقتراب الساعۃ مصنفہ نواب صدیق حسن خان صاحب صفحہ ۱۰۶ مطبوعہ ۱۳۰۱ھ

(۷) - مکتوب امام ربانی مجدد الف ثانی جلد ۲ صفحہ ۱۳۲

(۸) - آخری گت مصنفہ مولوی محمد رمضان حنفی مجتبائی مطبوعہ ۱۲۷۸ھ

(۹) - شیعہ اصحاب کی معتبر کتاب بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۸۵ اور اکمال الدین مطبوعہ المطبعۃ الحیدریۃ۔ النجف صفحہ ۶۱۵

علاوہ ازیں اس حدیث کی صحت کا ثبوت قرآن مجید سے بھی ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ۙ وَخَسَفَ الْقَمَرُ ۙ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۙ يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّ ۚ

(سورۃ القیامۃ: ۸ تا ۱۱)

یعنی جس وقت آنکھیں پتھرا جائیں گی اور چاند گرہن ہوگا اور سورج اور چاند اکٹھے کئے جائیں گے (یعنی سورج کو بھی گرہن لگے گا) تب اس روز انسان کہے گا کہ بھاگنے کی جگہ کہاں ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

"آسمان نے رمضان کے کسوف خسوف سے گواہی دی اور یہ گواہی نہ صرف سُنّیوں کی کتاب دارقطنی میں درج ہے بلکہ شیعوں کی کتاب اکمال الدین نے بھی جو نہایت معتبر سمجھی جاتی ہے یہی حدیث کسوف خسوف کی مہدی موعود کی علامت لکھی ہے۔ مگر پھر بھی ان لوگوں نے صریح بے ایمانی سے اس حدیث کو بھی رد کر دیا ہے۔ کیا باوجود اتفاق دونوں فرقوں کے پھر بھی یہ حدیث صحیح نہیں؟"

(نزول المسیح صفحہ ۲۸۵)

اسی طرح فرمایا:-

"اس نشان کی تفصیل جیسا کہ کتب حدیث میں آل خیر المرسلین سے مذکور ہے یہ ہے کہ دارقطنی نے امام محمد باقر سے روایت کی ہے ۔۔۔۔۔ ایسا ہی بیہقی اور دوسرے محدثوں نے لکھا ہے اور صاحب رسالہ حشریہ نے بھی بیان کیا ہے کہ یہ کسوف و خسوف رمضان میں ہوگا"

(نجم الہدیٰ صفحہ ۱۱۷، ۱۱۸)

اور فرمایا:-

"ایک ایسی حدیث سے انکار کرنا جو اور طریقوں سے بھی ثابت ہے اور جو خود قرآن کی آیت جُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بھی اس کے مضمون کا مصدق ہے کیا یہی ایمانداری ہے؟"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۳۴ روحانی خزائن جلد ۱۷)

نیز فرمایا:-

"حسب اقرار شوکانی صاحب (مصنف کتاب توضیح) کسوف خسوف کی پیشگوئی بلاشبہ رفع کے حکم میں ہے بلکہ یہ پیشگوئی مرفوع متصل حدیث سے بھی صدہا درجہ قوی تر ہے کیونکہ اس نے اپنے وقوع سے اپنی سچائی آپ ظاہر کر دی اور قرآن شریف نے اس کے مضمون کی تصدیق کی۔"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۹۴ حاشیہ روحانی خزائن جلد ۱۷)

(۲)

دوسرا پہلو اعتراضات کا یہ ہے کہ کسوف و خسوف کی حدیث میں رمضان کی جو تاریخیں بیان کی گئی ہیں اس کے مطابق گرہن نہیں لگا۔ کیونکہ حدیث کے الفاظ کے مطابق رمضان کی پہلی رات کو چاند گرہن اور رمضان کی پندرہ تاریخ کو سورج گرہن لگنا چاہیئے تھا۔ جبکہ یہ گرہن چاند کو ۱۳ر رمضان میں اور سورج کو ۲۸ر رمضان میں لگا۔ اس قسم کا اعتراض کرنے والے دراصل عربی زبان اور علم ہیئت و جغرافیہ سے عموماً ناواقف ہوتے ہیں۔ کیونکہ حدیث میں ینکسف القمر کے الفاظ آئے ہیں۔ اور قمر عام طور پر تیسری رات کے بعد کے چاند کو کہا جاتا ہے چنانچہ لسان العرب اور اقرب الموارد وغیرہ لغت کی کتابوں میں یہی تعریف کی گئی ہے۔ بعض لوگ آیت کریمہ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ ..... الآیۃ سے یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ قمر کا لفظ شروع سے لے کر آخر تک کے چاند کو کہا جاتا ہے۔ لیکن انہیں یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ اگر یہ قمر کا لفظ چاند کے لئے بطور اسم جنس استعمال ہوتا ہے۔ لیکن اہل زبان عرب ابتدائی چاند کے لئے کبھی قمر کا لفظ استعمال نہیں کرتے۔ خود قرآن مجید میں دوسری جگہ واضح طور پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ۔۔۔ کہ وہ تجھ سے ابتدائی چاندوں کے بارے میں دریافت کرتے ہیں۔ ورنہ خدا تعالیٰ یہاں پر یسئلونک عن القمر بھی کہہ سکتا تھا۔ چونکہ قمر سے ابتدائی چاندوں کی وضاحت نہیں ہوتی اس لئے ہلال کا لفظ استعمال کیا ہے۔ پس اگر اس حدیث میں واقعی رمضان کی پہلی تاریخ بیان کرنا مقصود تھا تو پھر عربی زبان کے مطابق یوں ہوتا۔ ینکسف الھلال لاول لیلۃ۔ مگر قمر کا لفظ استعمال کر کے یہ بتلا دیا گیا ہے کہ تین دن یا سات دن کے بعد کے چاند کو ہی گرہن ہوگا۔ اور علم ہیئت کی رو سے چاند گرہن کے لئے ہمیشہ چاند کی ۱۳-۱۴-۱۵ تاریخیں مقرر ہیں۔ انہی تاریخوں میں سے کسی ایک میں چاند گرہن ہوا کرتا ہے جبکہ سورج اور چاند کے درمیان زمین حائل ہو جائے۔ اور تینوں ایک لائن میں ہوں، اسی طرح سورج گرہن ہمیشہ چاند کی ۲۷-۲۸-۲۹ تاریخوں میں سے کسی ایک تاریخ کو ہوا کرتا ہے جبکہ زمین اور سورج کے درمیان چاند حائل ہو جاتا ہے اور یہ بھی ایک لائن میں ہوتے ہیں۔ پس قانون قدرت کے اس قاعدے کے خلاف کسی اور تاریخوں میں گرہن نہیں ہوا کرتے۔ چنانچہ اس کلی قاعدۂ قانون قدرت کو نواب صدیق حسن خان صاحب نے بھی اپنی کتاب حجج الکرامہ صفحہ ۳۴۴ پر تسلیم کیا ہے۔ لیکن اس قاعدۂ کلیہ کے باوجود یہ اصرار کرنا کہ خارق عادت طور پر یہ گرہن اپنی مقررہ تاریخوں سے ہٹ کر پہلی رات اور پندرہ رمضان کو ہو سکے تبھی لم تکونا منذ خلق السماوات والارض کی بات پوری ہوگی یہ بھی محض ایجاد بندہ ہے کہ زبردستی قانون قدرت کو اپنے خیال سے تبدیل کرنے کی لایعنی کوشش ہے۔ کیونکہ حدیث میں جو الفاظ لم تکونا استعمال ہوئے ہیں۔ یہ دراصل آیتین سے متعلق ہیں۔ یعنی یہ دو نشان آسمانوں اور زمین کی پیدائش سے کسی مدعی کے لئے ظاہر نہیں ہوئے۔ اگر کسوف خسوف کا ذکر مقصود ہوتا کہ ایسے کسوف خسوف آسمان و زمین کی پیدائش سے لے کر اب تک اس رنگ میں ظاہر نہیں ہوئے ہوں گے تو وہاں پر مذکر کی ضمیر لم یکونا ہونی چاہیئے تھی

پھر یہ بھی عجیب بات ہے کہ اول تو پہلی رات کے چاند کو گرہن لگتا ہی نہیں کیونکہ اس وقت چاند اور سورج کے درمیان زمین کا حائل ہونا قانونِ قدرت کے منافی ہے۔ اور پھر پہلی رات کا چاند اس قدر باریک ہوتا ہے کہ اگر بفرضِ محال اس کو گرہن لگنا تسلیم بھی کر لیں تو یہ نشان کس کو نظر آئے گا۔ جبکہ عیدوں کے موقعہ پر ہی چاند نظر آنے یا نہ آنے کے بارے میں ہمیشہ اختلاف ہوتا ہے تو پھر گہنا ہوا ہلال تو دُوربین سے بھی نظر نہ آئے گا۔ تو پھر یہ صداقت کا نشان کیسے ثابت ہوگا پس نشان کے اپنے وقت پر ظاہر ہو نے کے بعد محض حق پوشی اور ضد کی وجہ سے ایسا غیر معقول وسوسہ پیدا کرنا کہاں کی دیانتداری ہے؟ اس کی مثال تو ایسی ہی ہے جیسے کوئی بزرگ کسی بچی کے بارے میں یہ پیشگوئی کرے کہ یہ لڑکی پہلی رات میں ہی حاملہ ہو جائیگی تو کوئی تجربہ پسند مولوی صاحب یہ ضد پکڑ لیں کہ جب یہ لڑکی پیدا ہو تبھی حاملہ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ یہی خارقِ عادت بات اصل نشان ہے۔ حالانکہ ہر شخص جانتا ہے کہ کہنے والے کا مقصد جوان لڑکی کی شادی کے بعد کی پہلی رات ہے۔ اگر کوئی مولوی صاحب اس پر یہ کہنا شروع کر دیں کہ لڑکی کا لفظ تو جوان لڑکی کے لئے ہی استعمال نہیں ہوتا بلکہ پیدائش کے وقت پہلے دن کی بچی کو بھی لڑکی ہی کہا جاتا ہے۔ تو اب ایسے شخص کی عقل پر ماتم کرنے کے سوا اور کیا کیا جا سکتا ہے۔ یہی حال موجودہ زمانہ کے عجوبہ پسند علماء کا ہے اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"حدیث میں چاند گرہن میں قمر کا لفظ آیا ہے۔ پس اگر یہ مقصود ہوتا کہ پہلی رات میں چاند گرہن ہوگا تو حدیث میں قمر کا لفظ نہ آتا۔ بلکہ ہلال کا لفظ آتا۔ کیونکہ کوئی شخص اہلِ لغت اور اہلِ زبان میں سے پہلی رات کے چاند پر قمر کا لفظ اطلاق نہیں کرتا۔ بلکہ وہ تین رات تک ہلال کے نام سے موسوم ہوتا ہے.... گویا یوں عبارت چاہیئے تھی۔ ینکسف الھلال لاوّل لیلۃ۔ سو اب سوچنا چاہیئے کہ یہ لوگ اس علمیت کے ساتھ مولوی کہلاتے ہیں اب تک یہ بھی خبر نہیں کہ پہلی رات کے چاند کو عربی زبان میں کیا کہتے ہیں۔

یہ خیال رہے کہ اس حدیث میں جو یہ فقرہ ہے کہ لم تکونا منذ خلق السماوات والارض اس سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ یہ خسوف کسوف بطور خارق ہوگا، نہ ایسا خسوف کسوف جو منجمین کے نزدیک معلوم و معروف ہے یہ وہم بھی اس بات پر قطعی دلیل ہے کہ یہ لوگ علم عربی اور رسائل تدبر سے بالکل بے نصیب اور بے بہرہ ہیں۔ اس جگہ لم تکونا کا لفظ اٰیتین سے متعلق ہے جس کے یہ معنی ہیں کہ یہ دونوں نشان بجز مہدی کے، پہلے اس سے اور کسی کو عطا نہیں کئے گئے۔ پس اس جگہ یہ کہاں سے سمجھا گیا کہ یہ کسوف خسوف خارقِ عادت ہوگا۔ بھلا اس میں وہ کونسا لفظ ہے جس سے خارقِ عادت سمجھا جائے اور جبکہ مطلوب صرف یہ بات تھی کہ ان تاریخوں میں کسوف خسوف رمضان میں ہونا کسی کے لئے اتفاق نہیں ہوا۔ صرف مہدی موعود کے لئے اتفاق ہوگا۔ تو پھر کیا حاجت تھی کہ خدا تعالیٰ اپنے قدیم نظام کے برخلاف چاند گرہن پہلی رات میں، جبکہ خود چاند کالعدم ہوتا ہے، کرتا۔ خدا نے قدیم سے چاند گرہن کے لئے ۱۳، ۱۴، ۱۵ اور سورج گرہن کے لئے ۲۷، ۲۸، ۲۹ تاریخیں مقرر کر رکھی ہیں۔"

(انجام آتھم صفحہ ۲۳۱)

اسی طرح آپ نے فرمایا:۔

"دار قطنی کی حدیث میں تو کہیں نہیں ہے کہ پہلے کبھی کسوف خسوف نہیں ہوا۔ ہاں یہ تصریح سے الفاظ موجود ہیں کہ نشان کے طور پر یہ پہلے کبھی کسوف خسوف نہیں ہوا۔ کیونکہ لم تکونا لفظ مؤنث کے صیغہ کے ساتھ دار قطنی میں ہے جس کے یہ معنی ہیں کہ ایسا نشان کبھی ظہور میں نہیں آیا۔ اور اگر یہ مطلب ہوتا کہ کسوف خسوف پہلے کبھی ظہور میں نہیں آیا تو لفظ لم یکونا مذکر کے صیغہ سے چاہیئے تھا نہ کہ لم تکونا جو مؤنث کا صیغہ ہے جس سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ اس سے مراد اٰیتین ہے یعنی دو نشان"۔

(چشمہ معرفت صفحہ ۳۲۹)

(۳)

تیسرا پہلو اعتراضات کا یہ ہے کہ ماہ رمضان میں مرزا صاحب سے پہلے کے زمانوں میں بھی کئی دفعہ چاند و سورج کو ایک ساتھ گرہن لگ چکا ہے۔ اور بعض جھوٹے مدعیانِ نبوت کے وقت میں بھی ایسا گرہن لگ چکا ہے۔ بلکہ بعض جھوٹے مدعیان کے وقت میں بعینہٖ رمضان کی ۱۳؍تاریخ کو چاند گرہن اور ۲۸؍تاریخ کو سورج گرہن بھی لگ چکا ہے۔ تو پھر مرزا صاحب کے لئے یہ خاص نشان کیسے بن گیا؟

ہمیں اس بات سے انکار نہیں کہ وقتاً فوقتاً رمضان کے مہینے میں چاند اور سورج کو گرہن لگتے رہے ہیں۔ بلکہ علم ہیئت کا مطالعہ کرنے والے بتاتے ہیں کہ کم و بیش ہر بائیس سال میں ایک سال یا متواتر دو سال ایسے آتے ہیں جبکہ چاند اور سورج کو رمضان کے مہینے میں دُنیا کے کسی نہ کسی حصے پر گرہن لگتا ہے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی میں جو نادر الوقوع بات بیان کی گئی ہے۔ وہ یہ ہے کہ اوّل مہدی ہونے کا مدعی موجود ہو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تابع ہو جیسا کہ الفاظ اِنَّ لِمَھْدِیِّنَا کے الفاظ سے ظاہر ہے۔ دوسرے چاند اور سورج کو معینہ تاریخوں میں گرہن لگنا۔ تیسرے رمضان کا مہینہ ہونا۔ اور چوتھے یہ کہ وہ مدعی مہدویت ان گرہنوں کو اپنے لئے نشان ٹھہرائے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ تمام شرائط آدم سے لے کر اب تک کبھی کسی مدعی کے لئے پورے نہیں ہوئے۔ اور اس طرح لم تکونا منذ خلق اللّٰہ السماوات والارض کی پیشگوئی بڑی نہایت وضاحت کے ساتھ پوری ہو گئی۔ اور پھر کسی معین جگہ سے معین رمضان کی تاریخوں میں دونوں گرہنوں کا نظر آنا بھی اس واقعہ کو نایاب بنا دیتا ہے۔ ورنہ مدعی کہیں ہو، گرہن کہیں اور لگے رہا ہو تو یہ تو نشان صداقت قرار نہیں پاتا خصوصاً جبکہ کسی بھی جھوٹے مدعی نے اس قسم کے گرہن کو اپنی صداقت کا نشان نہیں ٹھہرایا حالانکہ کسوف و خسوف کی یہ پیشگوئی ایک ہزار سال سے اُمت محمدیہ میں شائع متعارف اور مشہور ہے لیکن پھر بھی سوائے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کے کسی اور شخص نے اس قسم کے گرہنوں کو اپنا نشان نہیں ٹھہرایا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس تعلق میں فرماتے ہیں:۔

"ہمیں اس بات سے بحث نہیں کہ ان تاریخوں میں کسوف خسوف رمضان کے مہینہ میں ابتداء دنیا سے آج تک کتنی مرتبہ واقع ہوا ہے۔ ہمارا مدعا صرف اس قدر ہے کہ جب سے نسلِ انسان دنیا میں آئی ہے نشان کے طور پر یہ کسوف خسوف صرف میرے زمانہ میں میرے لئے واقع ہوا ہے اور مجھ سے پہلے کسی کو یہ اتفاق نصیب نہیں ہوا کہ ایک طرف تو اس نے مہدی موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہو اور دوسری طرف اس کے دعویٰ کے بعد رمضان کے مہینہ میں مقرر کردہ تاریخوں میں خسوف کسوف بھی واقع ہو گیا ہو اور اس نے اس کسوف خسوف کو اپنے لئے ایک نشان ٹھہرایا ہو۔ اور دار قطنی کی حدیث میں یہ تو کہیں نہیں ہے کہ پہلے کبھی کسوف خسوف نہیں ہوا۔ ہاں یہ تصریح سے الفاظ موجود ہیں کہ نشان کے طور پر یہ پہلے کسوف خسوف نہیں ہوا ...... پس جو شخص یہ خیال کرتا ہے کہ پہلے بھی کئی دفعہ کسوف خسوف ہو چکا ہے اس کے ذمہ یہ بار ثبوت ہے کہ وہ ایسے مدعی مہدویت کا پتہ دے جس نے اس کسوف خسوف کو اپنے لئے نشان ٹھہرایا ہو۔ اور یہ ثبوت یقینی اور قطعی چاہیئے اور یہ صرف اسی صورت میں ہوگا کہ ایسے مدعی کی کوئی کتاب پیش کی جائے جس نے مہدی معہود ہونے کا دعویٰ کیا ہو اور نیز یہ لکھا ہو کہ

خسوف کسوف جو رمضان میں دار قطنی کی مقرر کردہ تاریخوں کے موافق ہوا ہے وہ میری سچائی کا نشان ہے غرض کسوف خسوف خواہ ہزاروں مرتبہ ہوا اس سے بحث نہیں نشان کے طور پر ایک مدعی کے وقت صرف ایک دفعہ ہوا ہے۔ اور حدیث نے ایک مدعی مہدویت کے وقت میں اپنے مضمون کا وقوع ظاہر کر کے اپنی **صحت اور سچائی کو ثابت کر دیا۔**

(چشمۂ معرفت صفحہ ۲۱۵)

بعض کم فہم ملاں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس عظیم پیشگوئی کی وقعت کو کم کرنے کے لئے بعض جھوٹے مدعیان نبوت کے وقت میں بھی گرہنوں کے اجتماع ثابت کرنے کے لئے نقشے پیش کئے ہیں۔ اُن کی مثال تو ایسی ہی ہے جیسے کہتے ہیں مدعی سُست اور گواہ چُست۔ جبکہ خود ایسے کسی مدعی نے بھی ایسے گرہنوں کو اپنے لئے نشان قرار نہیں دیا۔ اور اگر کسی نے نشان قرار دیا ہے تو اُن کی اپنی کتاب سے اس کا ثبوت پیش کریں۔ ورنہ اُن کی تمام ترکاوشیں سوائے مغالطہ اور فریب دہی کے اور کچھ نہیں ہیں۔ جس کا اصولی جواب ہم نے سطور بالا میں پیش کر دیا ہے۔

مثلاً بعض نے طریف (وفات ۱۲۹ھ) ابو منصور عیسلی (۲۶۸ھ یا قتل ہوا) اور صالح (دعویٰ نبوت ۱۲۷ھ) کے وقت میں چاند سورج کے گرہنوں کا اجتماع لکھا ہے حالانکہ یہ لوگ مدعی مہدویت نہیں تھے بلکہ بعض نے صاحب شریعت نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔ اور دوسروں نے بقول غیر احمدی علماء نبوت کے دعوے کئے تھے۔ لہٰذا یہ لوگ تو لمھدینا کی شرط سے باہر ہیں۔ اور دوسرے یہ لوگ کہیں بھی کسوف وخسوف کو اپنا نشان نہیں ٹھہراتے۔ اگر کہیں ثبوت ہے تو پیش کریں۔ ورنہ ضد اور ہٹ دھرمی چھوڑ دیں۔ تیسرے یہ بھی بار ثبوت ہمارے مخالفین کے ذمہ ہے کہ مذکورہ مدعیان نبوت کے وقت میں جو گرہن لگے ہیں کیا وہ اُن مقرر کردہ تاریخوں میں اُن کے قیام سے نظر بھی آئے ہیں یا دنیا کے کسی اور حصے میں ظاہر ہوئے ہیں؟ اگر وہ گرہن اُس مقام سے دیکھے ہی نہیں گئے تو اُن کے لئے نشان کیسے بن گئے؟

علاوہ ازیں چار مدعیان مزید ایسے ہیں جن کے زمانہ میں رمضان کے مہینہ میں ۱۳ر اور ۲۸ر کو چاند اور سورج کو گرہن لگا لیکن ان میں سے بھی کسی نے اسکو اپنا نشان نہیں ٹھہرایا۔ لہٰذا وہ بھی اِنَّ لمھدینا اٰیتین کی شرط سے خارج ہو گئے۔ اور سچے مہدی کے لئے ہی یہ نشان صداقت قرار پایا۔

(۱)۔ ھاشم بن من اللہ بن حریز: ۳۱۴ھ مطابق ۹۲۶ء میں دعوی کیا اور ۳۲۹ھ مطابق ۹۴۱ء میں قتل ہوا۔ جھوٹا مدعی نبوت تھا۔ اس نے تین نمازیں منسوخ کیں اور صرف فجر اور مغرب کی نماز کو باقی رکھا۔ رمضان کے ۳ روزے منسوخ کئے۔ حج منسوخ کر دیا۔ فرضیت طہارت وغسل منسوخ کر دیا۔ اس طرح وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے نکل کر مھدینا کا مصداق ہی نہیں رہا۔ اور نہ اس نے کسوف وخسوف کو اپنی صداقت کا گواہ بنایا اور نہ ہی اس کے کسی پیروکار نے۔

(۲)۔ ابوالطیب احمد بن الحسین الجعفی المعروف متنبّی۔ (ولادت ۳۰۳ھ مطابق ۹۱۶ء، وفات $\frac{۳۵۴}{۹۶۵}$) ۳۲۵ھ (۹۳۷ء) میں دعویٰ نبوت کیا اور آخر کار تائب ہوا۔ اس کی توبہ ہی اس کے جھوٹے ہونے کا ثبوت ہے۔ اس کے زمانہ میں ۳۲۷ھ میں رمضان کی ۱۳ر اور ۲۸ر کو گرہن ہوا۔ مگر اس کے واہمہ میں بھی نہیں آیا کہ یہ اسکی صداقت کے گواہ ہیں۔ اس لئے محض گرہن لگنا کافی نہیں بلکہ دعویٰ مہدویت اور گرہن کو اپنا نشان قرار دینا بھی شرط تھی جو مفقود ہے۔

(۳)۔ تیسرا مدعی احمد بن عبداللہ ملثم ہے (۶۵۸ھ تا ۷۰۴ھ مطابق ۱۲۶۰ء تا ۱۳۰۴ء) اس نے ۶۸۹ھ مطابق ۱۲۹۰ء میں دعویٰ مہدیت کیا۔ اس کے احوال میں ذکر ہے کہ "وأظهر التوبة من دعواه أنه المهدي" کہ مہدی ہونے سے اس نے توبہ کرلی۔ اور تواریخ میں یہ ذکر ہے کہ اپنے دعویٰ سے رجوع کرتے ہوئے اس نے کہا ہے کہ

○۔ خدا اور رسولؐ سے ہدایت اور ہمکلامی میرا واہمہ تھا۔ ○... میں وہ مہدی نہیں ہوں جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارتوں کے مطابق آخری زمانہ میں آنا تھا۔

○... میں تو مہدی "یھدی الی الحق" کے معنوں میں ہوں۔ حق کی طرف بلاتا ہوں۔ (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو الدرر الکامنۃ جلد اوّل) پس دعویٰ مہدویت سے توبہ کرلینا اس کو مھدینا کی شرط سے خارج کر دیتا ہے اور پھر اس کے احوال میں کہیں کسوف خسوف کے نشان کا ذکر نہیں۔ نہ خود دعویٰ کیا نہ ہی کسی پیروکار نے ایسا کوئی بیان دیا

(۴)۔ چوتھے مدعی ہیں سید محمد صاحب جونپوری جو علاقہ اتر پردیش (بھارت) سے تعلق رکھتے تھے (ولادت ۸۴۷ھ مطابق ۱۴۴۴ء اور وفات ۹۱۰ھ مطابق ۱۵۰۵ء) روایات کے مطابق انہوں نے ۹۰۱ھ سے ۹۰۵ھ تک کے عرصہ کے دوران دعویٰ مہدویت کیا ان کے زمانہ میں بھی ۹۰۹ھ مطابق ۱۵۰۴ء میں رمضان کی ۱۳ر اور ۲۸ر کو چاند اور سورج گرہن ہوئے لیکن کوئی شہادت ایسی نہیں ملتی کہ کبھی انہوں نے اس کا ذکر کیا ہو اور کسی متبع نے بھی اُن کے حق میں نشانِ کسوف خسوف کا ذکر نہیں کیا۔ اس طرح وہ بھی اِنَّ لمھدینا اٰیتین کے نشان سے خارج ہو گئے۔

یہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ بعض نادان یہ بھی کہتے ہیں کہ ۱۸۹۵ء میں رمضان کے مقررہ تاریخوں میں امریکہ میں کسوف خسوف کا نشان ظاہر ہوا جبکہ وہاں پر مدعی ڈاکٹر الیگزنڈر ڈوئی موجود تھا۔ تو کیا ہم اُس کو سچا تسلیم کرلیں یہ بات محض مغالطہ دہی اور سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے کہی جاتی ہے جبکہ ڈوئی عیسائی تھا اور اُمت محمدیہ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اُسے کوئی تعلق نہ تھا تو پھر وہ مھدینا (ہمارے مہدی) کا مصداق کیونکر قرار پا سکتا تھا۔ علاوہ ازیں وہ خدا کے سچے مسیح مہدی کے مقابل پر ۱۹۰۷ء میں نہایت ذلت و رسوائی سے ہلاک ہو کر اسلام کی سچائی پر مہر تصدیق ثبت کر گیا اور ہمیشہ کے لئے نشانِ عبرت بن گیا جس کا اقرار خود اس وقت کے مشہور مفکرین وصحافیوں نے کیا کہ سچے مسیح کے مقابلہ میں جھوٹا مسیح ڈوئی ہلاک ہو گیا۔ تو پھر ایسے مرقع عبرت شخصیت کو زیر بحث لانا سوائے کج بحثی کے اور کیا کہا جا سکتا ہے؟

سیدنا حضرت مسیح موعود مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کسوف وخسوف کے اس عظیم نشان کے ظہور پر اپنا حلفیہ بیان اس طرح دیتے ہیں کہ:۔

"میں خانہ کعبہ میں کھڑا ہو کر قسم کھا سکتا ہوں کہ یہ نشان میری تصدیق کے لئے ہے نہ کسی ایسے شخص کی تصدیق کے لئے جس کی ابھی تکذیب نہیں ہوئی اور جس پر یہ شور تکفیر اور تکذیب اور تفسیق نہیں پڑا۔ اور ایسا ہی میں خانہ کعبہ میں کھڑا ہو کر حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ اس نشان سے صدی کی تعیین ہو گئی ہے کیونکہ جبکہ یہ نشان چودھویں صدی میں ایک شخص کی تصدیق کے لئے ظہور میں آیا تو متعین ہو گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی کے ظہور کے لئے چودھویں صدی ہی قرار دی تھی۔" (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۴۳)

اللّٰھم اصلح اُمۃ محمدٍ صلی اللہ علیہ وسلم وَاٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

صدقۃ الفطر اور عید فنڈ

صدقۃ الفطر جو نماز عید الفطر سے قبل ہر مسلمان مرد، عورت اور بچے کی طرف سے ادا کیا جانا لازمی ہے کی شرح ایک صاع یعنی اڑھائی کلو غلہ رائج الوقت یا اس کے مطابق رقم بنتی ہے۔ جنہیں استطاعت نہ ہو وہ نصف صاع بھی صدقۃ الفطر ادا کر سکتے ہیں۔

عید فنڈ:۔ یہ فنڈ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے مبارک زمانے میں ایک روپیہ مرکز نے والے کے لئے مقرر فرمایا تھا۔ چونکہ اب روپیہ کی قیمت بہت گر گئی ہے۔ لہٰذا حسب استطاعت اس فنڈ میں حسب قدر بھی احباب چندہ ادا کر سکتے ہیں ادا کریں اور ایسی تمام رقوم مرکز میں بھجوائیں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

پیشگوئی چاند سورج گرہن سائنس کی روشنی میں

از محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب سابق صدر شعبہ فلکیات عثمانیہ یونیورسٹی حیدر آباد (آندھرا پردیش)

سورج، چاند اور زمین کا نظام

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں انتہائی حسین انداز میں سورج، چاند اور زمین کے نظام کا ذکر فرمایا ہے۔ سورہ یٰسین کے وسط میں قرآن مجید کی یہ آیات آتی ہیں:—

سُبْحٰنَ الَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ کُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا یَعْلَمُوْنَ ○ وَ اٰیَةٌ لَّهُمُ الَّیْلُ ۚ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ ○ وَ الشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ○ وَ الْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰی عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِیْمِ ○ لَا الشَّمْسُ یَنْۢبَغِیْ لَهَاۤ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَ لَا الَّیْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ؕ وَ كُلٌّ فِیْ فَلَكٍ یَّسْبَحُوْنَ ○

(سورۃ یٰسٓ آیات ۳۷ تا ۴۱)

ان آیاتِ کریمہ کا ترجمہ (از تفسیر صغیر از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ) حسب ذیل ہے:—

"پاک ہے وہ ذات جس نے ہر قسم کے جوڑے پیدا کئے ہیں۔ اس سے بھی جس کو زمین اُگاتی ہے اور خود اُن کی جانوں میں سے بھی اور اُن چیزوں میں سے بھی جن کو وہ نہیں جانتے۔ اور اُن کے لئے رات میں بھی ایک بڑا نشان ہے جس میں سے کھینچ کر ہم دن نکال لیتے ہیں۔ جس کے بعد وہ اچانک اندھیرے میں رہ جاتے ہیں۔ اور سورج ایک مقررہ جگہ کی طرف چلا جا رہا ہے۔ یہ غالب اور علم والے خدا کا مقرر کردہ قانون ہے۔ اور چاند کو دیکھو کہ ہم نے اس کے لئے بھی منزلیں مقرر کر چھوڑی ہیں یہاں تک کہ وہ ان منزلوں پر چلتے چلتے ایک پرانی شاخ کے مشابہ ہو کر پھر لوٹ آتا ہے۔ نہ تو سورج کو طاقت ہے کہ وہ اپنے سال کے دورے میں کسی وقت چاند کے قریب جا پہنچے (کیونکہ اگر ایسا ہو تو سارا نظام شمسی تباہ ہو جائے) اور نہ رات کو (یعنی چاند کو) طاقت ہے کہ وہ مسابقت کرتے ہوئے دن کو (یعنی سورج کو) پکڑ لے بلکہ یہ سب کے سب ایک مقررہ راستہ پر نہایت سہولت سے چلتے چلے جاتے ہیں۔"

مندرجہ بالا پانچ آیات میں سے پہلی آیت میں یہ عظیم الشان بنیادی حقیقت بیان کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جوڑے پیدا کئے ہیں۔ دوسری آیت میں رات اور دن کا ذکر ہے۔ جو زمین کی حرکت کا نتیجہ ہے۔ تیسری آیت میں سورج کی حرکت کا ذکر ہے۔ چوتھی آیت میں چاند کی حرکت کا ذکر ہے۔ اور پانچویں آیت میں سورج اور چاند اور رات دن کا اکٹھے ذکر ہے۔

مشاہدات اور سائنس سے معلوم ہوتا ہے کہ زمین اور چاند کا جوڑا ہے۔ دونوں ایک دوسرے کے گرد گھومتے ہیں اور ایک مہینہ میں ایک چکر پورا کرتے ہیں۔ پھر زمین اور چاند دونوں مل کر سورج کے ساتھ ایک جوڑا بنائے ہوئے ہیں۔ زمین اور چاند کا جوڑا سورج کے گرد گھومتا ہے اور ایک سال میں ایک چکر پورا کرتا ہے۔

زمین کی طرح دوسرے سیارے — (PLANETS) بھی سورج کے گرد گھومتے ہیں۔ اور اپنے اپنے وقت میں سورج کے گرد ایک چکر پورا کرتے ہیں۔ پھر سورج اپنے تمام سیاروں کو مع اُن کے چاندوں کو لئے ہوئے مرکز کہکشاں کے گرد گھومتا ہے۔ اور ایک چکر کوئی بیس کروڑ سال میں پورا کرتا ہے۔ ہمارے سورج کی طرح بے شمار تارے کہکشاں (GALAXY) میں چکر اپنے اپنے وقت میں لگا رہے ہیں اور سُبْحٰنَ الَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا کا حسین نظارہ پیش کر رہے ہیں۔

گرہنوں کی وجوہات اور حدود

جیسا کہ قرآن مجید نے بتایا ہے سورج اور چاند اپنے حدود سے باہر نہیں جاتے سائنس اس کی وضاحت کرتی ہے۔

جب چاند زمین کے گرد گھومتے ہوئے سورج اور زمین کے درمیان اس طرح آجاتا ہے کہ سورج کی روشنی کو زمین پر پڑنے سے روک دیتا ہے تو سورج گرہن ہو جاتا ہے اور جب زمین، چاند اور سورج کے درمیان اس طرح آجاتی ہے کہ زمین کا سایہ چاند پر گرتا ہے تو چاند گرہن ہو جاتا ہے۔ (جیسا کہ ذیل میں دیئے گئے نقشوں سے ظاہر ہے)

علم ہیئت کی اصطلاح میں چاند گرہن FULL MOON کے وقت ہوتا ہے اور سورج گرہن NEW MOON کے وقت۔ چاند گرہن کے وقت چاند مکمل نظر آتا ہے۔ اور سورج گرہن کے وقت چاند بالکل نظر نہیں آتا۔

گرہن ہونے کے لئے ضروری ہے کہ سورج چاند اور زمین تینوں ایک ہی لائن میں ہوں — یا قریب قریب ایک لائن میں ہوں۔ چاند اور زمین کے ایک دوسرے کے گرد گھومنے کی سطح میں اور دونوں کے سورج کے گرد گھومنے کی سطح میں کوئی پانچ ڈگری کا فرق ہے۔ اگر یہ فرق نہ ہوتا تو ہر مہینہ گرہن کی شرط پوری ہو جاتی۔ اور چاند گرہن اور سورج گرہن دونوں ہر مہینہ ہوتے۔ لیکن اس فرق کی وجہ سے ایک شمسی سال میں زیادہ سے زیادہ سات گرہن ہو سکتے ہیں۔ (جن میں سے چار یا پانچ سورج گرہن ہوتے ہیں۔ اور تین یا دو چاند گرہن ہوتے ہیں۔) اور ایک شمسی سال میں کم سے کم دو گرہن ضرور ہوتے ہیں۔ اور یہ دونوں بھی سورج گرہن ہوتے ہیں۔

سورج گرہن کی تعداد چاند گرہن سے زیادہ ہوتی ہے۔ لیکن جب چاند کو گرہن لگتا ہے تو گرہن بہت وسیع علاقے سے نظر آتا ہے۔ اور سورج گرہن کم علاقے سے نظر آتا ہے۔ لہٰذا بہ نسبت سورج گرہن کے، کسی معین مقام سے چاند گرہن زیادہ نظر آتے ہیں۔

چاند کی حرکت کافی پیچیدہ ہے۔ چاند اور زمین کے درمیان فاصلے میں اور رفتار میں حدود کے اندر کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔ کبھی چاند کی رفتار اول مہینے میں تیز ہوتی ہے اور کبھی مہینے کے آخری حصے میں تیز ہوتی ہے۔ سورج کے فاصلے اور رفتار میں بھی حدود کے اندر کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔ لیکن سب کچھ حساب سے ہوتا ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید نے فرمایا ہے:—

اَلشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ

(سورۃ رحمٰن، آیت ۶)

فاصلہ اور رفتار میں کمی بیشی کا اثر گرہن کی تاریخوں پر پڑتا ہے۔ لہٰذا گرہن کی تاریخوں کے حدود مقرر ہیں —!

ہیئت دان مہینے کی ابتداء NEW MOON سے کرتے ہیں۔ جبکہ سورج اور چاند کے LONGITUDE ایک ہی ہوتے ہیں۔ اُس وقت چاند بالکل نظر نہیں آتا۔ لیکن ہجری قمری مہینے کی ابتداء اُس وقت سے ہوتی ہے جب چاند اِس قدر بڑا ہو جاتا ہے کہ وہ نظر آسکتا ہے۔ لہٰذا ہیئت دانوں کی تاریخ میں اور ہجری تاریخ میں عموماً ایک روز کا فرق ہو جاتا ہے۔

اگر، ہجری کیلنڈر کو استعمال کیا جائے تو چاند گرہن قمری مہینے کی ۱۳-۱۴-۱۵ تاریخوں میں سے کسی بھی ایک تاریخ کو ہو سکتا ہے۔ اور سورج گرہن ۲۷-۲۸-۲۹ تاریخوں میں سے کسی بھی ایک تاریخ کو ہو سکتا ہے۔

گرہن کی تاریخوں کا ذکر نواب صدیق حسن صاحب کی کتاب حُجَجُ الْکَرَامَہ میں پایا جاتا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:—

"گویم خسوفِ قمر نزد اہلِ نجوم

بتقابل شمسی برہیئت مخصوص میشود۔ در غیر تاریخ سیزدہم و چہاردہم و پانزدہم اتفاق می افتد۔ و ہمچنیں کسوف شمسی برہیئت بر شکل خاص درغیر تاریخ بست و ہفت و بست دہشت و بست و نہم میشود۔"

(نجم الکرامہ صفحہ ۳۴۴)

یعنی میں کہتا ہوں کہ اہلِ نجوم کے نزدیک چاند گرہن، سورج کے مقابل آنے سے ایک خاص حالت میں سوائے تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں اور اسی طرح سورج گرہن بھی خاص شکل میں سوائے ستائیسویں۔ اٹھائیسویں اور انتیسویں تاریخوں کے کبھی نہیں لگتا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک عظیم الشان پیشگوئی

ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آخری زمانے میں آنے والے مہدی موعود کی شناخت کے لئے سورج گرہن چاند گرہن کے بارے میں ایک عظیم الشان پیشگوئی فرمائی تھی۔ حضرت علی بن عمر البغدادی الدارقطنی (۳۰۶ھ تا ۳۸۵ھ مطابق ۹۱۸ء تا ۹۹۵ء) بلند پایہ محدّث گزرے ہیں۔ وہ اپنی سنن دارقطنی میں حضرت امام باقر محمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت سے یہ حدیث درج کرتے ہیں:۔

اِنَّ لِمَهْدِيِّنَا اٰيَتَيْنِ لَمْ تَكُوْنَا
مُنْذُ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
يَنْكَسِفُ الْقَمَرُ لِاَوَّلِ لَيْلَةٍ
مِّنْ رَّمَضَانَ وَتَنْكَسِفُ الشَّمْسُ
فِي النِّصْفِ مِنْهُ وَلَمْ تَكُوْنَا
مُنْذُ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضَ۔

(سنن دارقطنی جلد اوّل صفحہ ۱۸۸ مطبع انصاری دہلی)

یعنی ہمارے مہدی کے لئے دو نشان مقرر ہیں۔ اور جب سے کہ آسمان اور زمین پیدا ہوئے ہیں یہ نشان کسی اَور مامور کے حق میں ظاہر نہیں ہوئے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ مہدی موعود کے زمانے میں رمضان کے مہینے میں چاند کو (اس کی مقررہ راتوں میں سے) اوّل رات کو گرہن لگے گا۔ اور سورج کو (اس کے مقرر کردہ دنوں میں سے) درمیان میں گرہن لگے گا۔ اور یہ ایسے نشان ہیں کہ جب سے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا، کبھی کسی مامور کے لئے ظاہر نہیں ہوئے۔

اس حدیث شریف میں یہ بتایا گیا ہے کہ چاند گرہن اوّل رات میں ہوگا اور سورج گرہن درمیان میں۔ لہذا چاند گرہن کے لئے تیرھویں (۱۳) رمضان اور سورج گرہن کے لئے اٹھائیسویں (۲۸) رمضان مقرر ہوئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ عظیم الشان پیشگوئی ہمارے زمانہ میں ایمان افروز رنگ میں پوری ہوئی ہے۔ بانیٔ احمدیہ مسلم جماعت حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے علم پاکر ۱۸۹۱ء میں یہ اعلان فرمایا کہ آپ ہی وہ مسیح موعود اور مہدی موعود ہیں جن کے ذریعہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ مقدر ہے۔ اور ۱۸۹۴ء مطابق ۱۳۱۱ھ کو رمضان کے مہینے میں مقررہ تاریخوں میں چاند اور سورج کو گرہن لگے۔ چاند گرہن ۱۳ رمضان المبارک کی ابتدائی رات ۲۱ مارچ کو ہوا۔ اور سورج گرہن ۲۸ رمضان المبارک بروز جمعۃ المبارک ۶ اپریل کو ہوا۔ دونوں گرہن قادیان سے نظر آئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان گرہنوں کو بڑی تحدّی کے ساتھ اپنی صداقت کے نشان کے طور پر پیش فرمایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس عظیم الشان پیشگوئی کے پورا ہونے پر بہت خوشی کا اظہار فرمایا۔ الحمد للہ۔

۱۸۹۴ء کے گرہنوں کی تفاصیل کے لئے دیکھیں:۔

THE NAUTICAL ALMANAC LONDON 1894.

یہ کتاب انگلستان کی ROYAL GREENWICH OBSERVATORY CAMBRIDGE U.K. میں موجود ہے۔

ہندوستان کے اخبار THE CIVIL AND MILITARY GAZETTE LAHORE نے اپنے ۷ اپریل ۱۸۹۴ء کے اخبار میں ۶ اپریل کے سورج گرہن کا اس طرح ذکر کیا تھا:۔

"THE ECLIPSE WAS PERFECTLY OBSERVED AT LAHORE YESTERDAY BETWEEN 7-30 AND 9-30 A.M. WHILE IT LASTED THE SUNLIGHT WAS SO MUCH REDUCED AS TO REMIND ONE OF THE PLEASANT SUNSHINE ONLY OF AN ENGLISH SUMMER'S DAY."

یعنی گرہن کامل طور پر لاہور سے کل مشاہدہ کیا گیا۔ صبح ساڑھے سات بجے اور ساڑھے نو بجے کے درمیان۔ جب تک گرہن رہا سورج کی روشنی اس قدر کم ہوگئی تھی کہ انگلستان کے موسم گرما کی سورج کی خوشگوار روشنی یاد آگئی۔

اعتراضات کے جوابات

یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ حدیث شریف میں اوّل رات کا ذکر ہے لہذا چاند گرہن یکم رمضان کو ہونا چاہیئے۔ جیسا کہ بیان کیا گیا ہے یکم رمضان کو گرہن ہونا قانونِ نیچر کے خلاف ہے۔ لہذا اَوَّلَ لَیْلَۃٍ سے مراد چاند کی تیرھویں تاریخ ہے نہ کہ پہلی تاریخ۔ یہ اس طرح بھی ثابت ہے کہ حدیث شریف میں قَمَر کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ نہ کہ ھلال کا۔ پہلی۔ دوسری اور تیسری تاریخ کا چاند عربی زبان میں ھلال کہلاتا ہے۔ چوتھی تاریخ سے آخر تک وہ قمر کہلاتا ہے۔

(اقرب الموارد)

اللہ تعالیٰ نے اوّل لیلۃ کے الفاظ کو ایک اَور رنگ میں بھی پورا کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتاب نور الحق حصہ دوم میں الدارقطنی کی حدیث کا ترجمہ اس طرح فرمایا ہے:۔

"ہمارے مہدی کے لئے دو نشان ہیں۔ وہ کبھی نہیں ہوئے۔ یعنی کبھی کسی دوسرے کے لئے نہیں ہوئے جب سے کہ زمین آسمان پیدا کیا گیا۔ اور وہ یہ ہے کہ رمضان کی رات کے اوّل میں ہی چاند کو گرہن لگنا شروع ہوگا۔ اور اسی مہینے کے نصف باقی میں سورج گرہن ہوگا۔"

چنانچہ ۱۳۱۱ھ میں ۱۳ رمضان المبارک کو جو چاند گرہن ہوا وہ رات کے شروع ہوتے ہی ہوگیا۔ INDIAN STANDARD TIME کے مطابق شام کو ۶ بج کر ۳۴ منٹ پر چاند طلوع ہوا اور ۶ بجکر ۵۶ منٹ پر چاند گرہن شروع ہوا اور رات کے ۸ بجکر ۴۶ منٹ تک جاری رہا۔ اس طرح اوّل لیلۃ کے الفاظ ایسے ایمان افروز رنگ میں پورے ہوئے کہ انکار کی گنجائش نہیں ہے۔

ایک اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ سورج گرہن چاند گرہن رمضان میں کئی دفعہ ہوئے ہیں۔ لہذا ۱۳۱۱ھ (۱۸۹۴ء) کے گرہن کو اہمیت نہیں دی جاسکتی۔ یہ درست ہے کہ وقتاً فوقتاً رمضان کے مہینے میں دونوں گرہن ہوتے ہیں لیکن حدیث شریف میں معیّن تاریخوں کا ذکر ہے۔ اور مدّعی کا موجود ہونا ضروری شرط ہے۔ مُنْذُ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کے الفاظ سے یہ مراد نہیں کہ ان تاریخوں میں گرہن پہلے کبھی نہیں ہوئے۔ بلکہ یہ مراد ہے کہ ایسے نشان کبھی کسی مدّعی کے لئے ظاہر نہیں ہوئے تھے۔ اِنَّ لِمَهْدِيِّنَا میں لام افادیت کا ہے۔ جس سے ظاہر ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام ان دونوں نشانوں سے فائدہ اٹھائیں گے۔

خاکسار نے جو تحقیق اپنے ساتھی ہیئت دان DR. GOSWAMI MOHAN BALLABH کے ساتھ کی ہے اس سے ہمیں یہ معلوم ہوا ہے کہ کم و بیش ہر ۲۲ سال میں ایک سال یا مسلسل دو سال ایسے آتے ہیں جب کہ چاند اور سورج دونوں کو رمضان کے مہینے میں کسی نہ کسی جگہ گرہن لگتے ہیں۔ یہ ضروری نہیں ہوتا کہ ایک ہی مقام پر دونوں گرہن نظر آئیں۔ کسی معیّن جگہ سے معیّن تاریخوں میں دونوں گرہنوں کا نظر آنا اس واقعہ کو کافی نایاب بنا دیتا ہے۔ (تفصیل کے لئے دیکھیں ریویو آف ریلیجنز جون ۱۹۹۲ء) ایسا صدیوں میں ایک دفعہ ہوتا ہے۔ ہماری تحقیق کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال سے لے کر اب تک ۱۰۹ دفعہ سورج گرہن، چاند گرہن دونوں رمضان کے مہینے میں ہوئے ہیں۔ لیکن اُن میں سے صرف تین یا چار دفعہ ہی ایسا ہوا کہ ۱۳ رمضان اور ۲۸ رمضان کی تاریخوں میں یہ گرہن قادیان سے نظر آسکتے تھے۔

مزید ایمان افروز بات یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سے لے کر اب تک صرف ۱۸۹۴ء ہی ایک ایسا سال تھا جب کہ نہ صرف ۱۳ اور ۲۸ رمضان کو قادیان پر گرہن ہوئے بلکہ اَوَّلَ لَیْلَۃٍ کی پیشگوئی کے الفاظ اس طرح بھی پورے ہوئے کہ چاند گرہن قادیان میں رات کے شروع ہوتے ہی ہوگیا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔
سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ
سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔

الغرض سیدنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی بڑی باریکیوں کے ساتھ، بڑی لطافت کے ساتھ، حُسن و جمال کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حق میں پوری ہوگئی۔

ہمارا تو یہ حال ہے کہ کئی دفعہ ہم یکم رمضان کا تعیّن بھی قطعی طور پر قبل از وقت نہیں کر سکتے۔ اور چاند دیکھنے کے بعد اس کا تعیّن ہوتا ہے۔ گرہن کی تاریخوں کا تعلق اِس بات سے بھی ہے کہ کس روز چاند نظر آیا۔!

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ عظیم الشان معجزہ ہے کہ آپؐ نے اللہ تعالیٰ سے علم پاکر تیرہ سو سال بعد ہونے والے گرہنوں کی صحیح تاریخیں بتا دیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا
وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی
اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا
مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ
اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

The Map given in the Nautical Almanac and Astronomical Ephemeris, London for the yer 1894 for the Meridian of the Royal Observatory at Greenwich, published by the Lords Commissioners of the Admiralty shows that the Solar Eclipse ocured in 1894 was visible in India also.
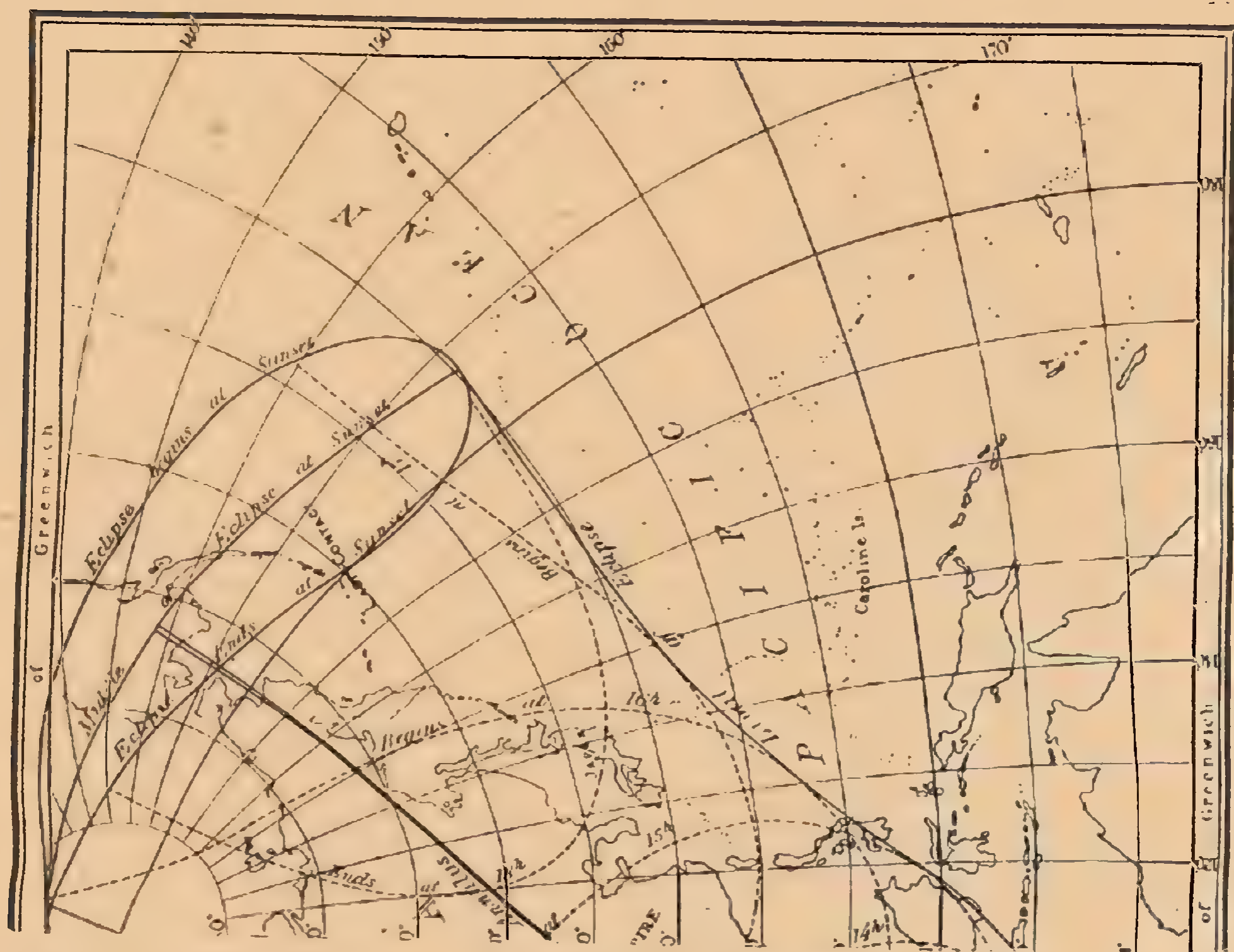
PATH OF THE MOON'S PENUMBRA
UPON THE SURFACE OF THE EARTH, DURING
THE PARTIAL ECLIPSE OF THE SUN,
MARCH 25, 1895.
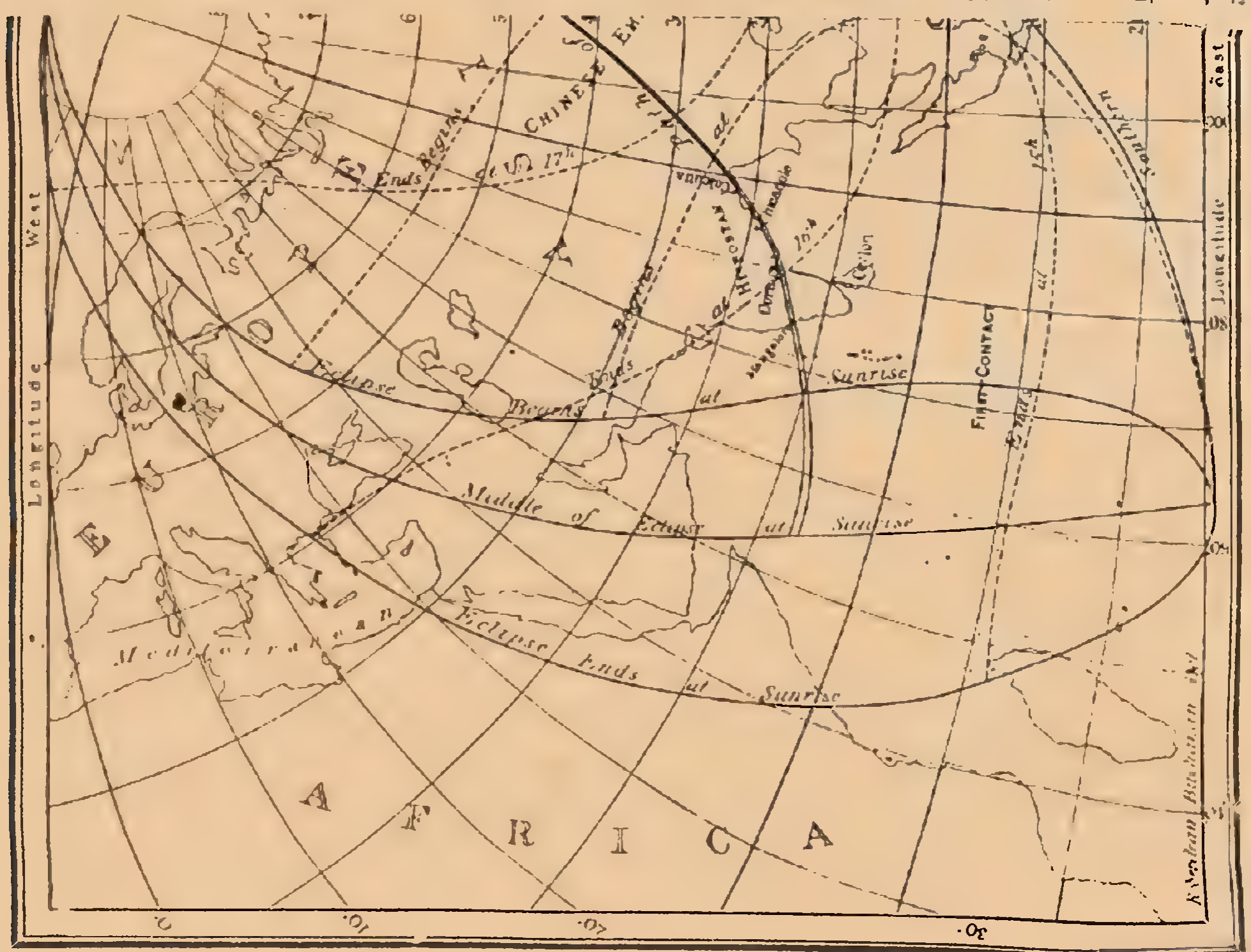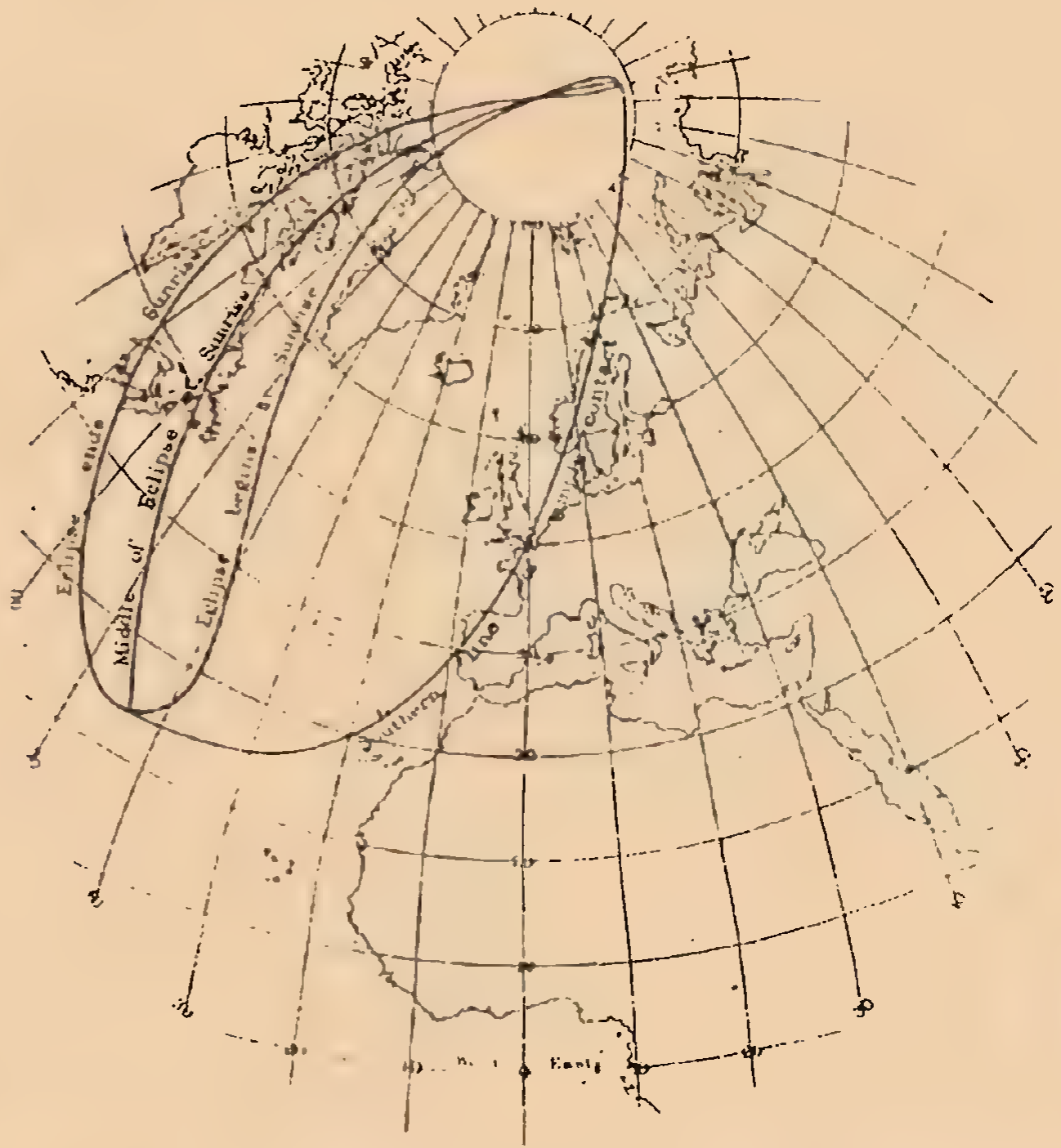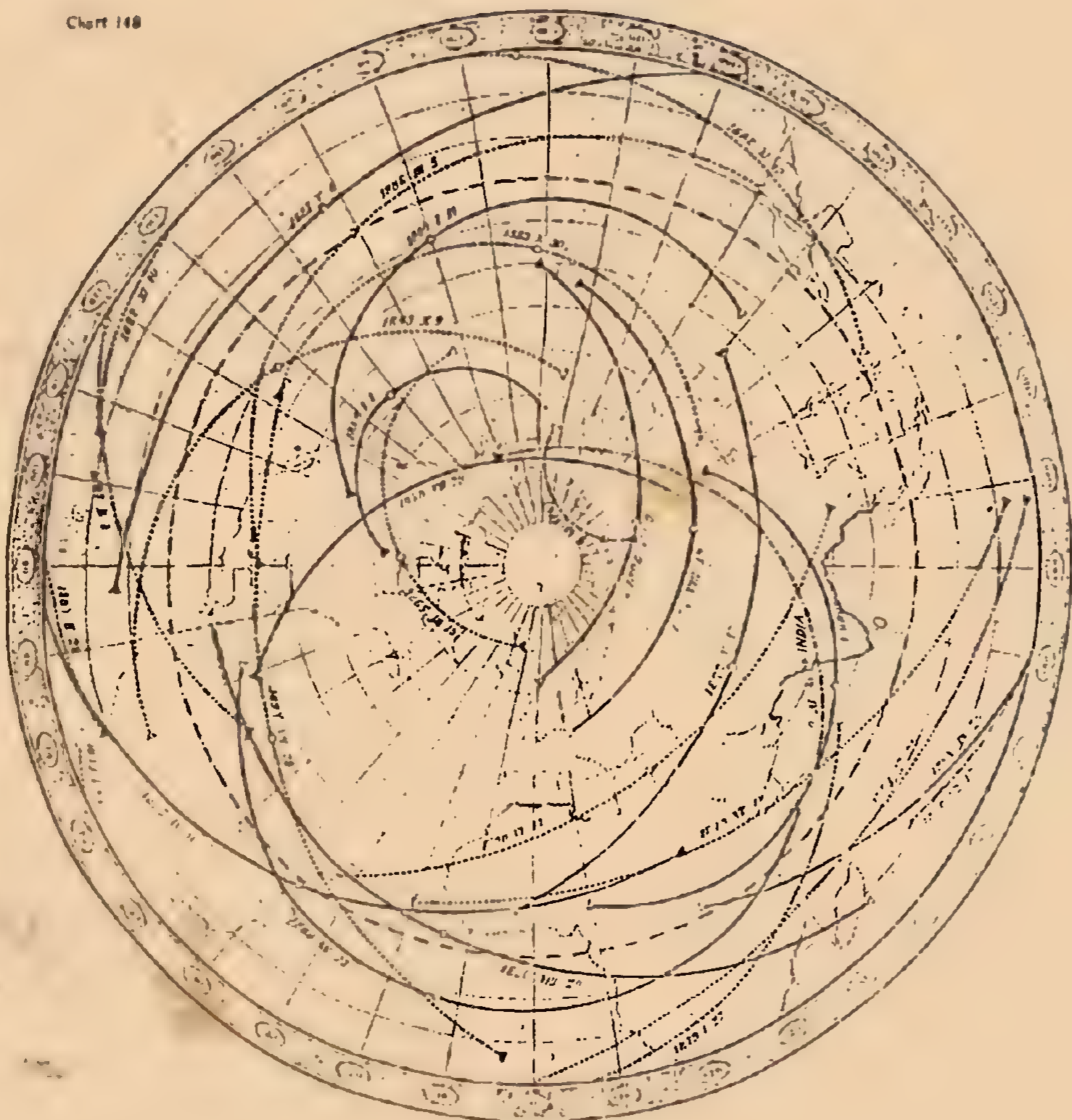
The Map of the Solar Eclipse occured in 1895, which was visible in the western side of the world.

Chart 148

The Map given in Canon Der Fisternisse by Hifrath Prof Th. Rittler von Oppolzer shows that the Solar Eclipse occured in 1894 was visible in India also.

ایک صدی پہلے!

قادیان کے افق پر حیرت انگیز نشان کسوف و خسوف

مکرم محمد اعظم اکسیر صاحب۔ ربوہ پاکستان

عظیم الشان پیشگوئی:۔

آج سے ایک صدی پہلے قادیان دارالامان کے افق پر ایک حیرت انگیز نشان آسمانی کا ظہور ہوا۔ وہی نشان جس کا ذکر پرانے صحیفوں میں بھی ہے اور سرور کائنات فخر موجودات حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریباً چودہ سو سال پہلے فرمایا:

اِنَّ لِمَھْدِیِّنَا اٰیَتَیْنِ لَمْ تَکُوْنَا مُنْذُ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، یَنْکَسِفُ الْقَمَرُ لِاَوَّلِ لَیْلَۃٍ مِّنْ رَمَضَانَ وَتَنْکَسِفُ الشَّمْسُ فِی النِّصْفِ مِنْہُ وَلَمْ تَکُوْنَا مُنْذُ خَلَقَ اللّٰہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

(سنن دار قطنی مطبوعہ قاہرہ طبع ۱۹۶۶ء صفحہ ۹۵)

یعنی ہمارے مہدی کے لئے دو نشان مقرر ہیں اور جب سے آسمان اور زمین پیدا ہوئے ہیں یہ نشان اس طرز پر ظاہر نہیں ہوئے چاند کو ماہ رمضان میں (اس کی مقررہ تاریخوں یعنی ۱۳۔ ۱۴ اور ۱۵ میں سے) پہلی رات کو گرہن لگے گا جبکہ اسی رمضان میں سورج کو (اس کی مقررہ تاریخوں یعنی ۲۷۔ ۲۸ اور ۲۹ میں سے) درمیانی تاریخ کو گرہن لگے گا۔ جب سے خدا تعالیٰ نے آسمان و زمین پیدا کئے ہیں یہ دونوں نشان ظاہر نہیں ہوئے۔

افق قادیان پر ظہور

یہ کسوف و خسوف قادیان دارالامان کے افق پر ۱۳۱۱ھ بمطابق ۱۸۹۴ء کے رمضان المبارک کی ۱۳ اور ۲۸ تاریخ کو ظاہر ہوئے۔

الف:۔ چاند گرہن ۱۳ رمضان بمطابق ۲۱ مارچ بروز چہار شنبہ (بدھ) بوقت ۷ سے ۹ بجے شام ظاہر ہوا۔

ب:۔ سورج گرہن ۲۸ رمضان بمطابق ۶ اپریل بروز جمعہ بوقت ۹ سے ۱۱ بجے دن ظاہر ہوا۔

چاند اور سورج کو گرہن لگنا قانون قدرت کا حصہ ہے۔ جب بھی ایک دوسرے کے گرد چکر لگاتے ہوئے چاند اور زمین کا جوڑا سورج کے گرد اس حالت میں آجائے کہ تینوں ایک لائن میں ہوں تو چاند یا سورج کا گرہن ظاہر ہوتا ہے۔ زمین درمیان میں ہو تو اس کا سایہ چاند پر پڑتے ہوئے چاند گرہن ظاہر کرتا ہے اور جب چاند درمیان میں ہو تو اہل زمین کے لئے سورج کا ایک حصہ نظر نہیں آتا اور اسے سورج گرہن کہتے ہیں۔

سائنس اور مشاہدات کی رو سے دنیا بھر کے ہیئت دانوں کا اتفاق ہے کہ چاند گرہن، چاند کی صرف ۱۳۔ ۱۴ اور ۱۵ تاریخ کو لگتا ہے جب کہ سورج گرہن چاند کی ۲۷۔ ۲۸ اور ۲۹ تاریخ کو ہی لگنا ممکن ہے۔ اس سنت مستمرہ کے خلاف کبھی کوئی گرہن نہیں لگا اور ہمیشہ ایسا ہی ہوتا رہے گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد چودہ صدیوں میں ایک سو سے زائد مرتبہ چاند اور سورج کو رمضان میں گرہن لگا مگر حیرت انگیز بات یہ ہے کہ ۱۸۹۴ء میں یہ ٹھیک انہی تاریخوں پر لگا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی تھیں۔ حالانکہ دنیا جانتی ہے کہ چاند کا آغاز یعنی پہلی تاریخ معلوم کرنا ہی کتنا دشوار ہے پھر قبل از وقت گرہن کی معین تاریخیں بیان کردینا کس قدر محیر العقول ہے!

حیرت انگیز نشان

حدیث نبوی کے مطابق یہ کسوف و خسوف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند جلیل مہدی معہود کی صداقت پر گواہی کے لئے مقررہ تاریخوں پر ظاہر ہونا مقدر تھے۔ چنانچہ ۱۸۹۱ء میں سرزمین قادیان پر حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسیح و مہدی ہونے کا دعویٰ کیا۔ آپ کی تکذیب و تکفیر پر گواہی کی ضرورت پڑی تو ۱۸۹۴ء میں یہ عظیم آسمانی گواہ ظاہر ہوگیا۔ ایسا واقعہ کہ ایک طرف کوئی مدعی مہدویت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع میں غلبہ اسلام کا نعرہ بلند کر رہا ہو اور دوسری طرف تکذیب و تکفیر پر اس کی تائید میں بطور نشان آسمانی ماہ رمضان کی مقررہ تاریخوں پر کسوف و خسوف ظاہر ہوا، زمین و آسمان کی تخلیق سے اب تک کبھی نہیں ہوا۔ حضرت مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"چونکہ اس گرہن کے وقت میں مہدی معہود ہونے کا مدعی کوئی زمین پر بجز میرے نہیں تھا اور نہ کسی نے میری طرح اس گرہن کو اپنی مہدویت کا نشان قرار دے کر صدہا اشتہار اور رسالے اردو اور فارسی اور عربی میں دنیا میں شائع کئے اس لئے یہ نشان آسمانی میرے لئے متعین ہوا۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۹۵)

اسی طرح آپ فرماتے ہیں:۔

"ہمیں اس بات سے بحث نہیں کہ ان تاریخوں میں کسوف و خسوف رمضان کے مہینہ میں ابتداء دنیا سے آج تک کتنی مرتبہ واقع ہوا ہے ہمارا مدعا صرف اس قدر ہے کہ جب سے نسل انسان دنیا میں آئی ہے نشان کے طور پر یہ کسوف و خسوف صرف میرے زمانہ میں میرے لئے واقع ہوا ہے۔ مجھ سے پہلے کسی کو یہ اتفاق نصیب نہیں ہوا کہ ایک طرف تو اس نے مہدی معہود ہونے کا دعویٰ کیا ہو اور دوسری طرف اس کے دعوے کے بعد رمضان کے مہینہ میں مقرر کردہ تاریخوں میں خسوف و کسوف بھی واقع ہوگیا ہو اور اس نے اس کسوف خسوف کو اپنے لئے ایک نشان ٹھہرایا ہو۔ غرض صرف کسوف و خسوف خواہ ہزاروں مرتبہ ہوا اس سے بحث نہیں۔ نشان کے طور پر ایک مدعی کے وقت صرف ایک دفعہ ہوا ہے۔"

(چشمہ معرفت صفحہ ۳۱۵)

افق قادیان پر ظہور کے شواہد

جہاں تک ۱۸۹۴ء یا ۱۳۱۱ھ کے رمضان میں ظاہر ہونے والے کسوف و خسوف کا افق قادیان پر ظاہر ہونے کا تعلق ہے، اس سلسلہ میں چند امور انتہائی اہم ہیں:۔

۱۔ حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کئی اخبارات و رسائل کے حوالہ جات کے ساتھ فوراً اس نشان کے ظاہر ہونے کا اعلان فرمادیا۔ مثلاً ۱۸۹۴ء کی شائع فرمودہ کتاب نور الحق حصہ دوم اسی نشان کے تذکرہ پر مشتمل ہے اس کتاب میں ایک عربی قصیدہ میں فرماتے ہیں:۔

"اے میری قوم! میرا نشان رمضان میں ظاہر ہوا۔ خدائے رحمان اور جبار کی طرف سے۔ پس اگر تو چاہے تو ہمارے رب کی آیات کو پڑھ اور وہ آیت یہ کہ خسف القمر اور ظلم سے آگ ہو جا۔ پھر حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قرآن شریف کی آیات کی شرح میں یہ ہمارے نبی اور حبیب کا کلام ہے۔ پس اس کی طرف متوجہ ہو اور راوی لوگوں کا ذکر چھوڑ دے۔"

آپ نے ایسا ذکر اردو عربی فارسی زبان میں بصورت نظم و نثر متعدد کتب میں درج فرمایا ہے۔

۲۔ اہم اخبارات میں سے انگریزی اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ بابت ۶ر اپریل ۱۸۹۴ء اور اخبار سراج الاخبار بابت ۱۱ر جون ۱۸۹۴ء میں مذکور تاریخوں پر اس منطقہ زمین پر کسوف و خسوف کا نظر آنا درج ہے۔ اسی طرح کئی مخالفانہ کتب و تحریرات میں بھی ۱۳ اور ۲۸ر رمضان کو کسوف و خسوف لگنے کا ذکر محفوظ ہے۔

۳۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ارشاد پر ۲۸ر رمضان المبارک کو سورج گرہن لگنے پر قادیان کی مسجد مبارک کی چھت پر سنت نبوی کے مطابق نماز کسوف و خسوف باجماعت ادا کی گئی جس کے معاً بعد ایک بزرگ حضرت سید محمد احسن صاحب امروہی نے چار صفحات کا ایک اشتہار اس نشان کے ظاہر ہونے کے متعلق شائع کیا اور امت محمدیہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی پوری ہونے پر مبارکباد دی۔

۴۔ چاند سورج گرہن پر ایک انتہائی قابل قدر کتاب CANON OF ECLIPSES ہے جس میں آسٹرین ماہر فلکیات پروفیسر T.R. VON OPPOLZER نے ۱۶۰ اہم نقشہ جات کی مدد سے چوتیس سو سال کے آٹھ ہزار سورج گرہنوں اور ۵۵۰۰ چاند گرہنوں کی تفصیل درج کی ہے۔ غیر معمولی یا خارقِ عادت گرہنوں پر اس کتاب میں بہت تحقیق بیان ہے جس کے مطابق ۱۸۹۴ء کے کسوف و خسوف کا نقشہ دیا گیا ہے اور یہ قادیان کے افق پر دیکھا جا سکتا تھا۔

۵۔ NAUTICAL ALMANAC بابت ۱۸۹۴ء میں دیئے گئے نقشہ کے مطابق یہ کسوف و خسوف قادیان کے افق پر دیکھا جا سکتا تھا۔

۶۔ معروف سکالر محترم پروفیسر ڈاکٹر حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب، سابق صدر شعبہ فلکیات عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد نے لمبی ریسرچ کے بعد بیان کیا کہ:-

"کسی معین جگہ سے رمضان کی تاریخوں میں دونوں گرہنوں کا نظر آنا اس واقعہ کو نایاب بنا دیتا ہے۔ ۱۸۹۴ء کے گرہن کا دوسرے گرہنوں سے موازنہ کرنا بہت ایمان افروز ہے۔"

محترم پروفیسر صاحب موصوف نے ۱۸۹۴ء کے کسوف و خسوف کو افق قادیان سے ظاہر ہونا بیان فرمایا ہے۔ (بدر قادیان ۱۰ر اکتوبر ۱۹۹۱ء صفحہ اول)

۷۔ محترم پروفیسر صاحب موصوف کی درخواست پر حکومت ہندوستان کے ادارہ:

Meteorological Department positional Astronomy centre کے سائنسدانوں نے تحقیق کے بعد بتایا کہ صرف ۱۸۹۴ء کے رمضان والے گرہن قادیان سے مقررہ کردہ تاریخوں میں نظر آ سکتے تھے۔

ان شواہد سے عیاں ہے کہ ۱۸۹۴ء یا ۱۳۱۱ھ کے رمضان المبارک کی ۱۳ اور ۲۸ر تاریخ کو ظاہر ہونے والے چاند اور سورج گرہن افق قادیان پر ظاہر ہوئے جہاں ایک مدعی موجود تھا اس نشان کے ظہور کے لئے خدا تعالیٰ قادر کے حضور دعاؤں میں مصروف تھا۔

نشان کا پس منظر

فروری ۱۸۹۴ء میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام مہدی معہود نے اپنی شہرہ آفاق تصنیف نور الحق کا حصہ اوّل شائع فرمایا۔ اس میں اپنے خلاف بڑھتے ہوئے فتنہ تکفیر و تکذیب پر آپ خدا کے حضور فریاد کناں ہو گئے:-

"اے خدا! کیا میں تیری طرف سے نہیں! اس وقت تعنیف و تکفیر کی کثرت ہو گئی۔ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ۔ اے خدا! تو آسمان سے میرے لئے نصرت نازل فرما اور مصیبت کے وقت اپنے بندے کی مدد کے لئے آ!"

(نور الحق حصہ اول مطبوعہ فروری ۱۸۹۴ء)

اس فریاد میں جس نشان کے ظہور کے لئے فریاد ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:

"مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے میری تصدیق کے لئے آسمان پر یہ نشان ظاہر کیا ہے اور اس وقت ظاہر کیا ہے جب کہ مولویوں نے میرا نام دجال اور کذاب اور کافر بلکہ اکفر رکھا تھا یہ وہی نشان ہے جس کی نسبت آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں وعدہ دیا گیا تھا اور وہ یہ ہے:

قُلْ عِنْدِيْ شَهَادَةٌ مِّنَ اللّٰهِ فَهَلْ أَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ

یعنی ان کو کہہ دے کہ میرے پاس خدا کی ایک گواہی ہے کیا تم اسے قبول کرو گے یا نہیں؟ یاد رہے کہ اگرچہ میری تصدیق کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے بہت گواہیاں ہیں اور ایک سو سے زیادہ پیشگوئی ہے جو پوری ہو چکی جن کے لاکھوں انسان گواہ ہیں مگر اس الہام میں اس پیشگوئی کا ذکر بعض تخصیص کے لئے ہے یعنی مجھے ایسا نشان دیا گیا ہے جو آدم سے لے کر اس وقت تک کسی کو نہیں دیا گیا غرض میں خانہ کعبہ میں کھڑا ہو کر قسم کھا سکتا ہوں کہ یہ نشان میری تصدیق کے لئے ہے۔"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۵۲-۵۳)

اسی طرح ایک الہام ہے:

نُرِيْدُ أَنْ نُّنَزِّلَ عَلَيْكَ آيَاتٍ مِّنَ السَّمَاءِ یعنی ہم تمہارے لئے آسمان سے نشانات نازل کریں گے۔

انتظار و شوق دیدار کی مثال

افق قادیان پر ۱۸۹۴ء کے غیر معمولی کسوف و خسوف کے انتظار میں روحیں کس قدر بے تاب تھیں اس کو قریب تر محسوس کرنے کے لئے حضرت مرزا ایوب بیگ صاحب آف کلانور اور ان کے بھائی کا بیان دیکھیں۔

"رمضان کے مہینہ میں چاند اور سورج کو گرہن لگنے کی پیشگوئی دار قطنی وغیرہ احادیث میں بطور علامت مہدی بیان ہوئی ہے۔ مارچ ۱۸۹۴ء میں پہلے چاند کو رمضان میں گہنایا گیا جب اسی رمضان میں سورج کو گرہن لگنے کے دن قریب آئے تو دونوں بھائی اس ارادہ سے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ یہ نشان دیکھیں اور کسوف کی نماز ادا کریں جمعرات کی شام کو لاہور سے روانہ ہو کر قریباً گیارہ بجے رات بٹالہ پہنچے۔ اگلے دن علی الصبح (۶ر اپریل ۱۸۹۴ء بروز جمعہ کو) گرہن لگنا تھا آندھی چل رہی تھی۔ بادل گرجتے اور بجلی چمکتی تھی۔ ہوا مخالف تھی اور مٹی آنکھوں میں پڑتی تھی۔ قدم کسی طرح نہیں اٹھتے تھے اور راستہ صرف بجلی کے چمکنے سے نظر آتا تھا۔ ساتھ آپ کے اہل دہلی دوست مولوی عبد العلی صاحب بھی تھے۔ سب نے ارادہ کیا کہ خواہ کچھ بھی ہو راتوں رات قادیان پہنچنا ہے۔ چنانچہ تینوں نے راستہ میں کھڑے ہو کر نہایت تضرع سے دعا کی کہ اے اللہ! جو زمین و آسمان کا قادر مطلق خدا ہے! ہم تیرے عاجز بندے ہیں۔ تیرے مسیح کی زیارت کے لئے جا رہے ہیں اور ہم پر رحم فرما، ہمارے لئے راستہ آسان کر دے، اور اس باد مخالف کو دور کر! ابھی آخری لفظ دعا کا منہ میں ہی تھا کہ ہوا نے رخ بدلا اور بجائے سامنے کے پشت کی طرف سے چلنے لگی اور سمت موافق ہو گئی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ہوا میں اڑتے جا رہے ہیں۔ تھوڑی دیر میں نہر پر پہنچ گئے۔ اس جگہ کچھ بوندا باندی شروع ہو گئی۔ نہر کے پاس ایک کوٹھا تھا۔ اس میں داخل ہو گئے۔ ان ایام میں گورداسپور کے ضلع کی اکثر سڑکوں پر ڈکیتی کی وارداتیں ہوتی تھیں دیا سلائی جلا کر دیکھا تو کوٹھا خالی تھا اور اس میں دو اُپلے اور ایک موٹی اینٹ پڑی تھی۔ ہر ایک نے ایک ایک سرہانے رکھی اور زمین پر سو گئے کچھ دیر بعد آنکھ کھلی، دیکھا تو ستارے نکلے ہوئے تھے اور آسمان صاف تھا اور بادل اور آندھی کا نام و نشان نہ تھا۔ چنانچہ پھر روانہ ہوئے اور سحری حضرت ؑ کے دسترخوان پر کھائی نماز کسوف اسی صبح حضرت اقدس ؑ کے ساتھ کسوف کی نماز پڑھی جو کہ حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی نے مسجد مبارک

کی چھت پر چڑھائی۔ قریباً تین گھنٹے یہ نماز وغیرہ جاری رہی۔ کئی دوستوں نے شیشے پر سیاہی لگائی ہوئی تھی جس میں سے وہ گرہن دیکھنے میں مشغول تھے۔ ابھی خفیف سی سیاہی شیشے پر شروع ہوئی تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کسی نے کہا کہ سورج کو گرہن لگ گیا ہے۔ آپؑ نے اس شیشہ میں سے دیکھا تو نہایت ہی خفیف سی سیاہی معلوم ہوتی ہے۔ حضور نے اظہار افسوس کرتے ہوئے فرمایا کہ اس گرہن کو ہم نے تو دیکھ لیا، مگر یہ ایسا خفیف ہے کہ عوام کی نظر سے اوجھل رہ جائے گا اور اس طرح ایک عظیم الشان پیشگوئی کا نشان مشتبہ ہو جائے گا حضورؑ نے کئی بار اس کا ذکر کیا تھوڑی دیر بعد سیاہی بڑھنی شروع ہو گئی حتیٰ کہ آفتاب کا زیادہ حصہ تاریک ہو گیا۔ تب حضورؑ نے فرمایا کہ ہم نے آج خواب میں پیاز دیکھا تھا۔ اس کی تعبیر غم ہوتی ہے۔ سو شروع میں سیاہی کے خفیف رہنے سے ظہور میں آیا۔"

(اصحاب احمد جلد اوّل صفحہ ۸۰-۸۱)

اسی طرح کے ذوق وشوق اور قلبی انتظار کی حالت میں پنجابی زبان کے معروف ادیب و شاعر حضرت مولوی محمد دلپذیر صاحب جو بہت ساری کتب اور پنجابی زبان میں تفسیر لکھنے کی وجہ سے بہت مشہور ہیں۔ اس آسمانی نشان کے انتظار میں تھے اور نشان ظاہر ہوتے ہی قادیان پہنچے اور بیعت کر لی۔ آپ فرماتے ہیں۔

"۱۸۹۴ء میں کسوف وخسوف کو دیکھ کر جو حضرت امام مہدی کا خاص نشان تھا۔ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کیا تھا۔"

(بھیرہ کی تاریخ احمدیت از فضل الرحمان بسمل صاحب صفحہ ۱۱)

بے مثل آسمانی نشان اور ایک چیلنج

بندگان خدا! وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس نشان کی عظمت میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ساری دنیا پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انتہائی غیر معمولی اور حیرت انگیز پیشگوئی کا پورا ہونا روشن ہو رہا ہے۔ تخلیق ارض وسماء سے اب تک اس بے مثل و بے مثال آسمانی نشان پر غور تو کریں۔

۱۔ چودہ صدیوں میں بیسیوں مدعیان مہدویت ہوئے جن کے احوال مختلف کتب میں محفوظ ہیں ان میں سے کوئی ایک مدعی ایسا نہیں ہے جس کی تائید و تصدیق کے لئے مقررہ تاریخوں پر کسوف وخسوف بطور نشان ظاہر ہوئے۔

حضرت مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس سلسلہ میں ایک تاریخی چیلنج دیتے ہوئے فرمایا:۔

"کیا تم اس کی نظیر پہلے زمانوں میں سے کسی زمانہ میں پیش کر سکتے ہو؟ کیا تم کسی کتاب میں پڑھتے ہو کہ کسی شخص نے دعویٰ کیا کہ میں خدا کی طرف سے ہوں اور پھر اس کے زمانہ میں رمضان میں چاند اور سورج گرہن ہوا جیسا کہ اب تم نے دیکھا۔ پس اگر پہچانتے ہو تو بیان کرو اور تمہیں ایک ہزار روپے انعام ملے گا۔ اگر ایسا کر دکھاؤ۔ پس ثابت کرو اور یہ انعام لے لو۔ اور میں خدا تعالیٰ کو اس عہد پر گواہ ٹھہراتا ہوں اور تم بھی گواہ رہو اور خدا سب گواہوں سے بہتر ہے۔"

(نور الحق حصہ دوم۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۲۱۲)

روئے زمین پر بسنے والا کوئی شخص آج تک اس چیلنج کو قبول نہیں کر سکا اور ہم تحدی سے کہتے ہیں کہ نہ ہی کوئی قیامت تک قبول کر سکتا ہے۔

۲۔ افق قادیان پر ظاہر ہونے والا یہ نشان علم ہیئت کی روشنی میں سرزمین عرب سے شروع ہوا اور بہت سے ملکوں میں دیکھا جا سکتا تھا۔ اس سے اگلے سال ۱۸۹۵ء مطابق ۱۳۱۲ھ میں یہی کسوف وخسوف دوبارہ ظاہر ہوئے مگر امریکہ ویورپ میں۔ تاہم اس دفعہ بھی چاند و سورج کے گرہن والے دنوں کی تاریخیں قادیان میں ۱۳ و ۲۸ ہی تھیں۔

افسوس صد افسوس ان نام نہاد دینی راہنماؤں اور مولویوں پر جو سرکار دوعالم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ اس حیرت انگیز پیشخبری کے پورا ہونے پر جشن مسرت منانے کی بجائے حدیث نبویؐ کو ہی ضعیف و غریب قرار دینے پر زور لگا رہے ہیں۔ ایسے تمام اعتراضات کے جواب میں حضرت مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"یہ حدیث ایک پیشگوئی پر مشتمل تھی جو اپنے وقت پر پوری ہو گئی پس جب کہ حدیث نے اپنی سچائی کو آپ ظاہر کر دیا تو اس کی صحت میں کیا کلام ہے ..... اس حدیث کو تو کسی شخص نے وضعی قرار نہیں دیا اور اہل سنت اور شیعہ دونوں میں پائی جاتی ہے اور اہل حدیث خوب جانتے ہیں کہ محدثین کا فتویٰ قطعی طور پر کسی حدیث کے صدق یا کذب کا مدار نہیں ٹھہر سکتا۔"

(انجام آتھم صفحہ ۴۹)

اسی طرح فرمایا:۔

"اگر کسی نے اکابر محدثین میں سے اس حدیث کو موضوع ٹھہرایا ہے تو ان سب میں سے کسی محدث کا قول پیش تو کرو جس نے لکھا ہو کہ یہ حدیث موضوع ہے۔ اگر کسی جلیل الشان محدث کی کتاب سے اس حدیث کا موضوع ہونا ثابت کر سکو تو ہم فی الفور ایک سو روپیہ بطور انعام تمہاری نذر کریں گے جس طرح چاہو امانتاً پہلے جمع کرا لو۔"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۴۵ طبع دوم)

۳۔ بعض لوگ فِی اَوَّلِ لَیْلَۃٍ مِّنْ رَمَضَانَ سے مراد چاند کی پہلی تاریخ کو گرہن لگنا بیان کرتے ہیں اول تو قانون قدرت کے خلاف ممکن نہیں کیونکہ لَنْ تَجِدَ لِسُنَّۃِ اللّٰہِ تَبْدِیْلًا دوسرے لگ بھی جائے تو دیکھے گا کون؟ پہلی کا چاند تو ویسے ہی اتنا تھوڑا دکھائی دیتا ہے کہ بسا اوقات نظر ہی نہیں آتا۔

گرہن کے وقت چاند یا سورج کا کوئی حصہ الگ نہیں ہوتا بلکہ جزوی طور پر نظر نہ آنے کی حالت کو گرہن کہتے ہیں اس حوالہ سے ۱۳۔ ۱۴ اور ۱۵ تاریخ کے چاند کے سوا باقی پہلے جزوی حصے دکھائی نہیں دیتے اس لئے معقول بات یہی ہے کہ گرہن انہی تاریخوں میں لگے جن میں کوئی حصہ چاند اوجھل نہیں ہوتا اسب لوگوں کو پتہ بھی لگ سکے۔

پھر فی اوّل لیلۃ کا مفہوم اوّل شب بھی تو ہو سکتا ہے کہ لوگ سوئے نہیں ہوں گے اور شروع ہوتے ہی یعنی اوّل شب گرہن ظاہر ہوگا۔ عملاً ایسا ہی واقع ہوا۔ اسی طرح سورج کی نسبت فِی النِّصْفِ مِنْہُ سے مراد نصف النہار کے وقت گرہن لگنا مراد لیا جا سکتا ہے جیسا کہ واقعۃً بھی ظہور میں آیا۔

قبول حق کی دعوت

رمضان کی مقررہ تاریخوں میں افق قادیان پر کسوف وخسوف ایسا حیرت انگیز نشان صداقت ہے کہ مہدی معہود کی صداقت پر مہر تصدیق ثبت کرنے کے علاوہ اِنَّمَا الْغَیْبُ لِلّٰہِ کے مطابق خدائے قادر کی ہستی پر دلیل ہے

؎ قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے

اسی طرح محبوب خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر برہان قاطع ہے کیونکہ لَا یُظْہِرُ عَلٰی غَیْبِہٖۤ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ یعنی کسی رسول پر غیب کی بات، خدائے علام الغیوب ہی کھولتا ہے۔

پس اے روئے زمین کے رہنے والے تمام انسانو! زندہ خدا اور زندہ رسولؐ کے بیان کردہ اس زندہ جاوید نشان آسمانی کی گواہی سے مہدی موعود علیہ السلام کو قبول کرو جس کی آواز ایک صدی سے فضا میں گونج رہی ہے

"مجھے خدا تعالیٰ کی پاک اور مطہر وحی سے اطلاع دی گئی ہے کہ میں اس کی طرف سے مسیح موعود اور مہدی معہود اور اندرونی و بیرونی اختلافات کا حکم ہوں۔" (اربعین نمبر ۱ صفحہ ۶)

آج مصنوعی سیاروں اور ڈش انٹینا کی مدد سے دنیا کے تمام براعظموں میں مسلسل اعلان ہو رہا ہے کہ مختلف مذاہب میں بیان لیکن زمین و آسمان کی تخلیق سے اب تک بے مثل و بے مثال آسمانی نشان کسوف وخسوف ظاہر ہو چکا ہے

؎ اور بھی مرد آسمان سے آ کر وہ تو آ چکا
یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا

۱۲۵ ممالک سے لاکھوں بندگان خدا اس نشان کے ظاہر ہونے کی منادی کر رہے ہیں جس سے ہادی و مہدیؑ کی صداقت ظاہر من الشمس ہے۔ پس جن کے سننے کے کان ہوں سنیں کہ

؎ اِسْمَعُوْا صَوْتَ السَّمَاءِ جَاءَ الْمَسِیْح جاء المسیح
نیز بشنو از زمیں آمد امام کامگار

⸻

زمانہ آخر کے موعود کیلئے چاند و سورج گرہن کا عظیم الشان آسمانی نشان

اور

مقدس مذہبی کتب میں اس کا ایمان افروز تذکرہ

از مکرم چوہدری خورشید احمد صاحب پربھاکر درویش قادیان

آخری زمانے (کلجگ) میں مبعوث ہونے والے موعود اقوام عالم کی آمد کا شدت سے انتظار انیسویں صدی عیسوی کے آخر میں بہت بڑھ گیا تھا۔ اور اقوام عالم نے ان تمام علامات کو وسیع پیمانے پر نشر کیا۔ جو اس موعود کی سچائی کے لئے ان کی مذہبی کتب و لٹریچر میں پائی جاتی تھیں۔ اُن علامات میں سے ایک عظیم الشان علامت چاند و سورج گرہن کا الٰہی نشان تھا۔ جو اس موعود کی صداقت ظاہر کرنے کے لئے مقررہ شرائط کے ساتھ آسمان پر نمودار ہونا تھا۔

اس مظہر موعود اقوام کو یہود و نصاریٰ مسیح۔ مسلمان مسیح موعود و مہدی معہود۔ سکھ کلکی اوتار۔ بدھ میتریہ بدھ اور ... وغیرہ ناموں سے پکاریں گے۔ لیکن حقیقت کی رُو سے بقول پنڈت مجولانا تھ جلیہ تمام نام ایک ہی شخصیت کے ہوں گے۔"

(ست یگ صفحہ ۱۲-۱۳ مطبوعہ ۱۹۱۲ء الہ آباد یو۔پی بھارت) گویا اس کا ظہور ہی کلی یگ کے روپ میں ہوگا۔

جیسا کہ حدیث نبوی اِنَّ لِمَھْدِیِّنَا اٰیَتَیْنِ ...... الخ (دار قطنی جلد ۱ صفحہ ۱۸۸ باب صفۃ صلوٰۃ الخسوف والکسوف و ھیئتھما مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی) میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کی صداقت سے متعلق ایک نایاب قسم کے چاند و سورج گرہن کا ذکر پایا جاتا ہے۔ ایسا ہی بھارت کے قدیم مذہب ہندو دھرم کی کتب و لٹریچر اور دیگر مذاہب کی کتب میں بھی اس موعود عالم شخصیت کی سچائی ظاہر کرنے کے لئے ایک نہایت اہم گرہن کا ذکر ملتا ہے۔

پیشگوئی چاند و سورج گرہن اور اسلامی لٹریچر

مندرجہ ذیل اسلامی کتب و لٹریچر میں حضرت امام مہدی آخر زمان کی صداقت ظاہر کرنے کے لئے چاند و سورج گرہن کا تذکرہ پایا جاتا ہے۔

۱۔ سنن دار قطنی جلد ۱ صفحہ ۱۸۸ باب صفۃ صلوٰۃ الخسوف والکسوف و ھیئتھما مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی۔ از علامہ محدث حضرت علی بن عمر البغدادی (۳۰۶ھ تا ۳۸۵ھ و در ۹۱۸ء تا ۹۹۵ء) راوی حدیث حضرت امام باقرؓ خاندان نبوت کے درخشندہ ستارے شیعہ حضرات کے پانچویں امام حضرت علی کرم اللہ وجہہ آپ کے پردادا حضرت رسول خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے پرنانا تھے۔

حضرت محدث علی بن عمر البغدادیؒ نے حدیث اِنَّ لِمَھْدِیِّنَا اٰیَتَیْنِ ..... الخ کو اپنی سنن الدار قطنی میں احادیث کے سلسلہ میں لکھا ہے اور الدار قطنی میں مندرج احادیث کے بارے میں بڑے وثوق اور نہایت تحدی سے فرمایا ہے کہ:

"اے اہل بغداد! یہ مت خیال کرو کہ کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کوئی جھوٹی حدیث منسوب کر سکتا ہے جبکہ میں زندہ ہوں؟"

(تحفۃ الفکر صفحہ ۵ حاشیہ)

ترجمہ:۔ یقیناً ہمارے مہدی کے لئے دو نشان مقرر ہیں کہ جب سے زمین و آسمان کی تخلیق ہوئی یہ نشان کبھی اور مامور من اللہ کے وقت اس کی سچائی ظاہر کرنے کے لئے کبھی ظاہر نہیں ہوئے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ ماہ رمضان میں (خسوف کی راتوں میں سے) پہلی رات کو چاند کو اور اسی ماہ رمضان میں (کسوف کی تاریخوں میں سے) درمیانی تاریخ کو سورج کو گرہن ہوگا۔"

چونکہ یہ کسوف و خسوف ماہ رمضان اور اس کی مقررہ و معینہ تاریخوں اور مہدی کی شرط کے ساتھ مشروط ہے۔ لہذا یہ شرائط اس گرہن کو بے نظیر بنا دیتی ہیں۔ غالباً یہی سبب ہے کہ مذہبی کتب میں اسی گرہن کی پیشگوئی کی گئی ہے دیگر قسم کے تمام گرہنوں کا ذکر مذہبی کتب میں نہیں ملتا۔

۲۔ مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی جلد ۲ صفحہ ۱۳۲

۳۔ الفتاوی الحدیثیہ صفحہ ۳۱ مطبوعہ مصر۔ مصنفہ حافظ ابن حجر مکی۔ مصنفہ علامہ شیخ احمد شہاب الدین احمد ابن حجر الہیثمی۔

۴۔ آخری گت۔ مصنفہ مولوی محمد رمضان حنفی۔ مغتبائی مطبوعہ ۱۲۷۸ھ

۵۔ عقائد الاسلام۔ مصنفہ مولوی عبد الحق صاحب دہلوی مطبوعہ ۱۲۹۳ھ۔ صفحہ ۱۸۲ و ۱۹۳۔

۶۔ احوال الآخرۃ۔ حافظ محمد لکھوکے مطبوعہ ۱۳۰۵ھ صفحہ ۲۳ سے

تیرھویں چن ستیویں سورج گرہن ہوسی اس سالے
اندر ماہ رمضانے لکھیا اک روایت والے

اسی طرح آخری گت میں درج ہے نیز لکھے ہیں کہ اس سال رمضان میں سورج چاند کی گہن دونوں ستیں پہلی تیرھویں چاند کا گہن ہو ستائیسویں گہن سورج کا ہو۔

ان دونوں اشعار میں سورج گرہن کی تاریخ ۲۸ رمضان کی بجائے ۲۷ رمضان لکھی گئی ہے جو سہو ہے کیونکہ حدیث شریف میں تنکسف الشمس فی النصف منہ کے الفاظ آئے ہیں کہ سورج کو ماہ رمضان کے مہینہ میں اس کے غروب گرہن کے دنوں میں سے (۲۷-۲۸-۲۹) درمیانے دن یعنی ۲۸ رمضان کو گرہن ہوگا۔

۷۔ حجج الکرامہ۔ فی آثار القیامۃ صفحہ ۳۴۴۔ مصنفہ نواب صدیق حسن خان صاحب مطبوعہ ۱۲۹۱ھ

۸۔ قیامت نامہ فارسی (علامات قیامت اردو) مصنفہ شاہ رفیع الدین محدث دہلوی۔

۹۔ قصیدہ ظہور مہدی۔ صفحہ ۱۷ اردو ایڈیشن فیروز سنز لاہور۔

۱۰۔ حکمت بالغہ۔ صفحہ ۱۰۹ مطبوعہ دار المعارف حیدر آباد از مولوی ابو الجمال احمد عباسی۔ رکن مجلس اشاعۃ العلوم حیدر آباد۔ بھارت۔

۱۱۔ اکمال الدین۔ صفحہ ۳۹ حدیث اِنَّ لِمَھْدِیِّنَا اٰیَتَیْنِ ..... الخ کے بعد لکھا ہے کہ یہ پیشگوئی ہندوستان اور دیگر ممالک میں عام طور پر شائع اور معروف ہے۔

۱۲۔ بحار الانوار۔ جلد ۱۳ صفحہ ۱۵۸ اس کتاب کی جلد ۱۳ صفحہ ۱۴۳ پر ظہور امام مہدی علیہ السلام اور چاند و سورج گرہن کی بحث کے بعد لکھا ہے بروئے روایت حضرت ابی عبد اللہؓ:

قَالَ یَخْرُجُ قَائِمُنَا اَھْلَ الْبَیْتِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ۔

ہمارا مہدی جمعہ کے روز ظاہر ہوگا۔

۱۳۔ رسالہ ترشول۔ مصنفہ صدیق دیندار چن بسویشور صفحہ ۳۸ (اردو)

۱۴۔ سرودنا۔ صفحہ ۵۔ شائع کنندہ محمد افضل شریف مبلغ اسلام مطبوعہ ۲۷ نومبر ۱۹۶۳ء۔ یہ دونوں رسالے ترشول و سرودنا کنڑی زبان میں ہیں۔ لکھا ہے کہ چاند و سورج گرہن ایک مہینہ (رمضان) میں ایک ہی پکش میں ہوگا۔ صفحہ ۵

۱۵۔ اقتراب الساعۃ۔ صفحہ ۱۰۶ سطر ۱۱ از نواب نور الحسن خان صاحب مطبوعہ ۱۳۰۱ھ۔

۱۶۔ مختصر تذکرہ قرطبی۔ صفحہ ۱۴۸ از القطب الربانی شیخ عبد الوہاب شعرانیؒ گرہن کی تفصیل دیتے ہوئے لکھا ہے کہ اِنَّ الشَّمْسَ تَنْکَسِفُ مَرَّتَیْنِ فِیْ رَمَضَانَ یقیناً ماہ رمضان میں سورج کو دو دفعہ گرہن ہوگا۔

۱۷۔ اربعین فی احوال المہدیین۔ مصنفہ مولوی محمد اسماعیل شہید۔ دہلوی۔

۱۸۔ آثار محشر۔ صفحہ ۹ مطبوعہ ۱۸۶۹ء اس کتاب میں اس خاص گرہن کے بارے میں لکھا ہے کہ:

پیشتر اس ماجرے کے اے ہمام ہوگا جو اس سال میں ماہ صیام
اس میں ماہ و مہر کا لے باوقوف ہوگا واقع یک خسوف و یک کسوف

اے عقلمند انسان! اس انقلاب انگیز واقعہ سے پہلے جو ماہ رمضان اس سال آئے گا اس میں چاند کا گرہن اور اسی رمضان میں سورج کا گرہن واقع ہوگا۔

۱۹۔ المہدی فی الاسلام۔ مصنفہ سید حسن بصری مورخ:

یہ کتاب جامعہ عثمانیہ حیدر آباد (بھارت) میں موجود ہے۔

۲۰۔ ولی کامل شیخ محمد عبد العزیز پرہاروی ملتانی کی الہامی پیشگوئی ہے:

"در سن غاشی ہجری دو قران خواہد بود
از پئے مہدی و دجال نشان خواہد بود"

"سن ۱۳۱۱ھ میں مہدی اور دجال کے لئے چاند و سورج گرہن دو نشان آسمان پر ظاہر ہوں گے۔"

(حلفیہ بیان جناب احمد خان صاحب (غیر احمدی) ولد عبد الخالق خان صاحب افغانی۔ خاکوانی۔ ملتانی۔ ان کی شہادت ہے کہ یہ بیت ولی کامل ملتان نے پچاس سال قبل

از مرتے الہام ربانی فرمایا تھا۔" ماخوذ اخبار بدر قادیان۔ جلد ۶ شمارہ ۱۱ صفحہ ۸ ۱۴ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء)

۲۱۔ قصیدہ "ہے بینم"۔ از مولوی خواجہ عبد الغنی شملوی۔

۲۲۔ دیوان فارسی۔ از حضرت نعمت اللہ ولی رحمۃ اللہ علیہ۔

۲۳۔ فارسی ادب۔ در عہد تاتاریان مصنفہ پروفیسر براؤن۔

۲۴۔ پرشین کیٹالاگ۔ (فہرست استناخ ادبابی فارسی) مصنفہ ریو صاحب۔

۲۵۔ تذکرہ مجمع الفصحاء۔ مصنفہ رضا قلی خان صاحب۔ بعنوان "در اظہار بعضے از رموزات و مکاشفات برسبیل کنایات" (بحوالہ کاشف مغالطہ قادیانی فی رد نشان آسمانی۔ مولفہ چوہدری محمد حسین صاحب لاہور)

دیوان فارسی پر تنقید۔ از مسٹر ایڈورڈ براؤن۔ پروفیسر کیمبرج یونیورسٹی۔ اصل متوطن انگلینڈ۔ یہ سنہ ۱۸۹۰ء میں بھی (عکا سے چار میل دور) بہائیوں کے مرکز گئے تھے۔ وہاں کے مجاوروں سے نقل قصیدہ "ہے بینم" حاصل کی تھی۔ براؤن صاحب مستشرقین یورپ میں سے چوٹی کے ادیب، فارسی علم و ادب اور تاریخ پر سند مانے جاتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں:

"آپ (نعمت اللہ ولی) کی اپنے خاص رنگ کی تمام نظمیں جو آپ نے الہامی انداز میں لکھی ہیں، ان کا ابھی تک لوگوں پر ایک خاص اثر ہے .... آپ عام طور پر فتنۂ آخر زمان اور ظہور امام مہدی کے متعلق پیشگوئیاں وغیرہ لکھتے ہیں" (بحوالہ کاشف مغالطہ۔۔۔ فی رد نشان آسمانی صفحہ ۳۴۔)

دیوان فارسی میں مندرج قصیدہ "ہے بینم" میں لکھا ہے کہ:

آ۔ح۔م۔ دال سے خوانم
نام آن نامدار ہے بینم
مہدی وقت و عیسیٰ دوراں
ہر دو را شہسوار ہے بینم
ماہ را رُو سیاہ ہے نگرم
مہر را دلفگار ہے بینم

"میں مہدی آخر زمان اور عیسیٰ دوراں ہر دو صفات کے حامل شہسوار کو دیکھ رہا ہوں۔" "اس امام عالی تبار کا نام احمد دیکھ رہا ہوں۔" "میں چاند کو گرہن سے سیاہ منہ دیکھتا ہوں۔ اور سورج کو گرہن سے دل شگافتہ دیکھتا ہوں۔"

مہدی آخر زمان حضرت احمد علیہ السلام کی سچائی کے لئے کامل چاند گرہن اور کامل سورج گرہن میں ایک خاص ضرورت اور عجوبہ یہ بتایا گیا ہے کہ سورج کے قلبی حصہ میں گرہن کا اثر نمایاں ہوگا۔ جسے "دلفگار" کے الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔ یہ گرہن سورج

گرہن کی چار اقسام میں سے ANNULAR TOTAL قسم کا بتایا گیا ہے۔ جو کامل (TOTAL) اور انولر (ANNULAR) کے درمیان کی قسم ہے۔ جو سب سے زیادہ نادر و نایاب ہے۔ اور اس کے ساتھ مہدی و عیسیٰ کی صفات کے شہسوار احمدؑ کی موجودگی حقیقت میں اس قسم کے گرہن کو عدیم المثال بنا دیتی ہے۔

مخصوص چاند وسورج گرہن۔

قرآن مجید کی روشنی میں:۔ قرآن مجید میں چاند وسورج گرہن کے ایک خاص نشان کی پیشگوئی فرمائی گئی ہے۔ چنانچہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَخَسَفَ الْقَمَرُ ۝ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۝ يَقُولُ الْإِنسَانُ يَوْمَئِذٍ أَيْنَ الْمَفَرُّ ۝

(سورۃ القیامۃ آیت ۹ تا ۱۱)

چاند کو گرہن لگے گا۔ اور اس گرہن میں سورج بھی چاند کے ساتھ شامل ہوگا۔ اس وقت انسان کہے گا اب میں بھاگ کر کہاں جا سکتا ہوں۔

گویا امام مہدی کی سچائی کے لئے آسمان پر چاند وسورج گرہن کا نشان برپا ہونے پر کسی انسان کے لئے سوائے تسلیم کرنے کے کوئی جائے فرار نہ ہوگی۔

یہودی کتب اور گرہن:۔ بائبل مقدس میں لکھا ہے کہ:۔

(۱)؛۔ "بابل کی بابت بارِ نبوت" جو یسعیاہ بن آموص نے رویا میں پایا۔ "آسمان کے ستارے اور کواکب بے نور ہو جائیں گے اور سورج طلوع ہوتے ہوتے تاریک ہو جائے گا۔ اور چاند اپنی روشنی نہ دیگا۔" (یسعیاہ باب ۱۳ آیت ۱۰ تا ۱۱)

(۲)؛ "خداوند کا دن انفصال کی وادی میں آپہنچا۔ سورج اور چاند تاریک ہو جائیں گے۔ اور ستاروں کا چمکنا بند ہو جائیگا۔"

(یوایل باب ۳ آیت ۱۴ تا ۱۵)

(۳)؛۔ "اے دانی ایل! تو اپنی راہ چلا جا کہ یہ باتیں آخر وقت تک بند و سربمہر رہیں گی۔ اور بہت لوگ پاک کئے جائیں اور سفید کئے جائیں گے۔ لیکن شریر شرارت کرتے رہیں گے۔ اور شریروں میں سے کوئی نہ سمجھے گا۔ پر دانشمند سمجھیں گے۔ اور جس وقت دائمی قربانی موقوف کی جائے گی اور بت توڑے جائیں گے۔ (اور وہ اُجاڑنے والی مکروہ چیز نصب کی جائے گی۔)

"ایک ہزار دو سو نوے دن ہوں گے۔ مبارک وہ جو ایک ہزار تین سو پینتیس روز تک انتظار کرتا ہے۔ پر تو اپنی راہ لے جب تک کہ مدت پوری نہ ہو۔"

(دانی ایل باب ۱۲ آیت ۹ تا ۱۲)

وضاحت:۔ شریعت موسویہ کی دائمی قربانی اسلامی شریعت کے آنے پر منسوخ ہو گئی۔ اصنام پرستی کی بجائے توحید قائم ہوئی۔ جبکہ خانہ کعبہ اور دیگر معابد میں رکھے گئے بت فتح مکہ پر اور پورے عرب کا بڑا بت طائف کا سنہ ۹ھ میں ہٹا دیئے گئے۔ پس سوختنی قربانی اور مورتیوں کے ہٹائے جانے کی مدت نظر سنہ ۱۲۹۰ھ + ۹ یعنی سنہ ۱۲۹۹ھ کے بعد لیکن سنہ ۱۳۳۵ ہجری سے پہلے پہلے اس خاص گرہن کا وقوع میں آنا مقدر تھا۔ (سنہ ۱۲۹۰ھ و سنہ ۱۳۳۵ھ دونوں سنین میں مزید پیشگوئیاں بھی پائی جاتی ہیں)

۲۔ سورج طلوع ہوتے ہوتے تاریک ہو جائے گا۔ (یسعیاہ) اس سے مراد ہے کہ سورج کو طلوع ہونے کے کچھ دیر بعد جلد ہی گرہن لگے گا۔

۳۔ ستاروں کا چمکنا۔ انفصال کی وادی مذہبی اصطلاح میں علماء کو نجوم فلک سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ جب چاند وسورج گرہن کے نشان کے بعد حق و باطل میں تفریق و تمیز کرانے والا حکم و عدل ظاہر ہوگا۔ تو اس وقت کے بے نور علماء کی بجائے وہی موعود حکم و عدل فیصلہ کیا کرے گا۔ اور روحانی نور سے عاری طبقہ مولویاں و علماء زمرہ اشرار میں شامل ہو نگے۔ کیونکہ وہ حکم وعدل کے اشد ترین مخالف ہوں گے۔

عیسائی کُتب اور گرہن:۔ عیسائیوں کی دوسری مذہبی مقدس کتاب انجیل ہے اس میں حضرت مسیح کی بروزی رنگ میں آمد کی بشارت دیتے ہوئے لکھا ہے کہ: "اور فوراً ان دنوں کی مصیبت کے بعد سورج تاریک ہو جائے گا اور چاند اپنی روشنی نہ دے گا اور ستارے آسمان سے گر پڑیں گے .... (متی باب ۲۴ آیت ۲۹ تا ۳۱ مرقس ۱۳۔ ۴: ۸۔ لوقا ۲۱۔ ۲۵: ۲۸)

جب حضرت مسیح نئی خلقت کے روپ میں ابن آدم بن کر تشریف لائیں گے تو ان کی سچائی ظاہر کرنے کے لئے آسمان پر چاند وسورج کو گرہن لگے گا حضرت دانی ایل کے مطابق یہ خاص گرہن ۱۲۹۹ھ کے بعد واقع ہوگا۔

ہندو لٹریچر اور گرہن:۔ اہل ہنود کی خالص مذہبی مقدس کُتب رگوید، سام وید اور اتھروید میں ایک خاص گرہن اور خاص شخصیت کے ظہور کا حال لکھا ہوا ہے تینوں ویدوں کے منتروں کے الفاظ بالکل ایک جیسے ہیں۔

ترجمہ سام وید، پوروآرچک۔ ادھیائے ۳۔ کھنڈ ۱۰۔ منتر ۱ تا ۳۔ از پیارے لال زمیندار بروسنا ضلع علیگڈھ۔ یوپی

۱۔ "قطرۂ سیاہ (سیاہ) (گرہن کا چاند) انشومتی کے سینہ میں دس ہزار کے ساتھ جو اس کے ارد گرد تھے، بڑھ کر غرق ہو گیا۔

۲۔ اندر نے اپنی قوت کے ساتھ جب کہ وہ ہانپ رہا تھا۔ اس کی خواہش کا۔ بہادر دل بادشاہ نے اپنے ہتھیار رکھ دیئے۔

۳۔ اس پُرانے نے جوان چاند کو نیند سے بیدار کیا۔ اور یہ چاند اپنی مقدور راہ کو بہت سوں کے ساتھ جو کہ اس کے ارد گرد ہیں طے کر رہا ہے۔ خدا کی اعلیٰ عقلمندی کو اس کی عظمت کے ساتھ دیکھو جو شخص کل مر گیا تھا وہ آج زندہ ہے۔"

(سام وید باب چہارم۔ فصل اول پرپاٹھک ۲ صفحہ ۳۶۔ مطبع ودیا ساگر پریس بروسنا سنہ ۱۸۹۷ء)۔

رگوید منڈل ۸۔ سوکت ۹۶ منتر ۱۳ تا ۱۵۔ ترجمہ از عبد الحق ودیارتھی۔

"کرشن چندر (سیاہ چاند) انشومتی میں جا ٹھہرا۔ دس ہزار کے ساتھ اندر قدرت کے ساتھ حفاظت کیا گیا ہے۔ بہادر دل نے فتح کا نعرہ بلند کرتے ہوئے ہتھیاروں کو رکھ دیا۔" منتر ۱۳۔

"میں نے دور فاصلے پر چاند کو متحرک دیکھا انشومتی کے ڈھلوان کنارے پر ایک سیاہ بادل کی مانند جو پانی میں ڈوب گیا" منتر ۱۴

"وہ پھر کرہ (چاند) نے انشومتی سے روشنی پا کر اپنے جسم کو اختیار کر لیا۔ اور اندر نے برہسپتی کے ساتھ مشرک قوموں کو جو اس کے خلاف آئی تھیں۔ فتح کر لیا۔" منتر ۱۵

(بحوالہ میثاق النبیین صفحہ ۱۴۳ حصہ اول)

اتھروید کانڈ ۲۰ سوکت ۱۳۷ منتر ۷ تا ۹ کے الفاظ بھی رگوید و سام وید جیسے ہیں۔

وضاحت:۔ بعض پیشگوئیاں بار بار ظہور میں آیا کرتی ہیں۔ ویدوں میں پائی جانے والی مندرجہ بالا پیشگوئی ایک بار دس ہزار والے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت ظاہر کرنے کے لئے "شق القمر" کے روپ میں ظہور میں آئی، جبکہ فتح مکہ کے موقعہ پر لڑائی نے اپنے ہتھیار رکھ دیئے تھے۔ اور اس وقت آپؐ بادشاہ بھی تھے۔ دوسری بار آپؐ کی بعثت ثانیہ یعنی آخری زمانے میں احمدؑ کے وقت میں اس کا ظہور مقدر تھا جو کہ آپؐ کے کامل متبع روحانی فرزند

دائمی عالمگیر اور کامل شریعت قرآن مجید کے حامل ہوں گے۔ وہ احمد بغیر جنگ کے لوگوں کے دل محبت سے جیت لے گا۔

بھجن مہاتما سورداس :- شعراء کرام میں مہاتما سورداس کا مقام تمام شعراء میں بلند سورج کا مانا گیا ہے۔ جب کہ باقی شعراء کو ستاروں سے تشبیہہ دی گئی ہے۔ متفقہ طور پر آپ کو کرشن بھگت تسلیم کیا گیا ہے۔

"علم غیب جاننے والے کو کوی (کوی) کہا جاتا ہے۔ جس کا خدا سے قریبی تعلق ہو۔ جو خدا کو اچھی طرح جانتا ہو" (نراشنس اور آخری رسول ص۹ از وید پرکاش M.A)۔

لغت کی رُو سے کوی- برھما خدا۔ اگلا پچھلا سب جاننے والا کو کہا جاتا ہے۔ (بد مجندر کوش ص۱۲۱)

مہاتما سورداس نے اپنے بھجنوں میں کلکی اوتار حضرت کرشن جی کی بعثت ثانیہ میں ان کا سچائی کا آسمانی نشان چاند وسورج گرہن بتایا ہے۔ جو ایک خاص یوگ کے نتیجہ میں سن ۱۸۹۴ء کے بعد وقوع میں آئے گا۔

بھجن ۲ ارے من دھیرج کیوں نہ دھرے (ٹیک)

میگھنادراون کا بیٹا سو پُنی جنم دھرے
پورو ہیں پچھم اُتر دکشن چہلا دِش کال پڑے
اکال مرتیو جگ مانہیں دیاپے پرجا بہت مرے
دُشٹ دُشٹ کو ایسا کھانی جیسے کیٹ جرے
چندر سورج کو راہو گرسے مرتیو بہت پڑے
کاکی بھگوان تبھے پرکٹ ہوں داس سادھار کرے
ایک سہس نو سو کے اوپر ایسا یوگ پڑے
سہس ورش تک ست یگ بیتے دھرم کی بیل بڑھے
سورن پھول پرتھوی پر پھولیں پنی جگ کی شاپھرے
سورداس یہ ہر کی لیلا ٹارے نہیں ٹرے
ارے من دھیرج کیوں نہ دھرے

(سورساگر منقول از جیتا ڈلی ص۱۰۲ مطبوعہ اگروہ ۱۹۴۲ء۔ مولفہ پنڈت راج نارائن شاستری۔ گڑ گانواں۔ پنجاب بھارت)

ترجمہ :- اس دُنیا میں راون کے بیٹے میگھناد جیسے ظالم و پاپی صفات لوگ بار بار پیدا ہوتے رہیں گے۔ اس زمانے میں مشرق، مغرب، شمال جنوب چاروں اطراف میں قحط پڑے گا۔

(۲) :- دُنیا میں بن آئی بے وقت موت سے پبلک کے لوگ بہت بڑی تعداد میں مارے جایا کریں گے۔ شریر بدکردار اور دُشٹ لوگ دوسرے بد اطوار۔ بدکردار، ظالم اور شریر لوگوں کو یوں برباد اور ہلاک کیا کریں گے۔ جیسے کیڑے پتنگے جل مرتے ہیں۔

(۳) :- چاند اور سورج کو راہو پکڑ کر کھائیگا۔ (چاند وسورج کو کامل گرہن ہوگا) اس دور میں موتا موتی بہت ہوگی۔ اس وقت کل یگ کے اوتار کرشن جی مبعوث ہو کر لوگوں کی اصلاح کر رہے ہوں گے۔

(۴) :- ایسا یوگ (اجتماع اجرام فلکی وگرہن) ایک ہزار نو سو سمت ۱۹۰۰ بکرمی (سن ۱۸۴۴ء) گذر جانے کے بعد واقع ہوگا۔ ایک ہزار سال ست یگ گذرنے کے بعد تک سچے دھرم کی بیل خوب پھیلے پھولے اور پھلے گی۔

(۵) :- اس زمانہ میں سونے کے پھول زمین پر اپنی سدا بہار شان دکھاتے رہیں گے۔ اور دُنیا کی دوبارہ نئے سرے سے کایا پلٹ ہو جائے گی۔ مہاتما سورداس جی کہتے ہیں کہ یہ باتیں قادر مطلق عالم الغیب خدا کی لیلا (کرامت و معجزہ) ہیں۔ جو ٹلانے سے بھی نہیں ٹل سکتیں۔ پس اے دل! تو صبر کر! کہ یہ باتیں اپنے وقت پر بلاشبہ ضرور پوری ہو کر رہیں گی۔

نوٹ :- اعداد پر مشتمل پیشگوئیوں کے اصول کے مطابق مہاتما سورداس کی پیشگوئی بابت گرہن کا ظہور سن ۱۸۴۴ / ۱۹۰۰ بکرمی کے بعد لیکن سن ۱۹۰۰ء (ع ۲۰۰۰ بکرمی) سے کم عرصہ میں ہوگا۔

(اصول ملاحظہ ہو۔ نراشنس اور آخری رسول ص۱۹ مصنفہ وید پرکاش M.A ویدک سنسکرت)

۲- سونے کے پھول۔ ہندو مسلمات کی رو سے سونا انسان کی روحانی طاقت سے استعارہ ہے۔ (شتپتھ برہمن ع۱۲، ع۹، ع۱، ع۸ بحوالہ میثاق النبیین حصہ اوّل ص۶۰)

یعنی کل یگ میں بروز کرشن جی حضرت احمدؑ کے پیروکار روحانیات سے معمور ہوں گے۔ وہ دور ست یگ کہلانے کا مستحق ہوگا۔

سکھ لٹریچر اور گرہن :- شری گرو گرنتھ صاحب آدمیں لکھا ہے کہ:
"باہیے جیون سپل جنمن موکت بھیلن کاھن کو نیہ کلنک جی ڈنک جیر محوول رونکر تو جیتو"
(سویئے شری مکھ واک محلہ ۵ ص۲۰۵ و ص۲۰۶ گورمت پریس۔ امرتسر۔ گرو گرنتھ صاحب کا یہ نسخہ احمدیہ مرکزی لائبریری قادیان میں موجود ہے)

"نہہ کلنک کے زمانہ میں بل والے طاقتور (لوگ و بلاک) جھل کپٹ اور دھوکا فریب سے کام لیا کریں گے لیکن طاقتور آپس میں بھی میل ملاپ اور گٹھ جوڑ کر لیا کریں گے۔ نہہ کلنک کے دور میں بھگت و پارسا اور متقی لوگ پھولے پھلیں گے۔ لیکن کاھن (مراد کاہن۔ قاضی۔ پنڈت۔ پجاری۔ پادری مذہبی راہبر) علوم لدنی و روحانی سے کورے ہوں گے۔

۲- کاہن لوگ کوروؤں (شری کرشن جی اور پانڈوؤں کے بالمقابل آنے والوں) کی طرح ظالم بن جائیں گے۔ (یعنی وہ کرشن ثانی کے بالمقابل آئیں گے۔)

نہہ کلنک (اوتار) کی فتح کا ڈنکا و نقارہ بجے گا۔ ایک دَل (قوم) دوسرے دَل (قوم) پر چڑھائی کرے گا۔"

"کلکی مہاراج نہہ کلنک کی فتح کا جھنڈا عَلَم، نشان (کرامت و معجزہ) روی (سورج) اور اِندو چاند ہو نگے۔ یعنی سورج اور چاند گرہن اس کی سچائی کی گواہی دیں گے۔"

جیتو:- اصل لفظ جیتو (جیتو) ہے جس کے معنے ہیں۔ جھنڈا۔ عَلَم۔ نشان۔ کرامت علامت۔ فتح اور جیتی۔ اور جیتی کی تصغیر ہے۔

"جیوتش میں تیرھویں، آٹھویں اور تیسویں کا اجتماع۔ یوگ"
(بد مجندر کوش ص۲۱۱) گویا جیوتش کی رُو سے قمری مہینے کی تیرھویں تاریخ کو تین اجرام فلکی کے ایک خاص راشی (منزل) میں اجتماع کو کسی عظیم الشان شخصیت کے ظہور کے حق میں جیتی کہا گیا ہے۔

کلکی اوتار کا نام احمد :- آخری زمانہ میں مبعوث ہونے والے نائب و خادم رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام اسلامی لٹریچر میں احمد آیا ہے۔ ہندو دھرم گرنتھوں میں بھی احمد نام آیا ہے۔ ملاحظہ ہو کلکی پوران باب ع۲ ادھیائے ع۱ شلوک ع۴۷ تا ۵۰ ص۴۸ مترجم پنڈت دیال شرما۔ المشتہر پنڈت الیسری پرشاد ایڈیٹر اخبار بھارت باسی مطبوعہ سن ۱۸۹۷ء۔

اتھروید کانڈ ع۲ سوکت ع۱۱۵ منتر ۱۔ سوکت ع۱۱۵ کے صرف تین منتر ہیں۔ پہلے منتر کا پہلا لفظ احمد ہے۔ تفصیل ملاحظہ ہو۔ ویدول پر اتر ص۲۶ تا ۲۹۔ ص۳۶ مطبوعہ سن ۱۹۵۸ء قادیان۔ کتاب اب کہاں پائی جاتی ہے تو ... ص۳۵ از مولانا شمس نوید عثمانی رامپور۔ یو۔ پی بھارت)

بمطابق پیشگوئی چاند و سورج گرہن کا وقوع میں آنا :- وہ خاص اور عدیم المثال گرہن کا نشان سن ۱۸۹۴ء کو وقوع میں آیا جب کہ چاند کو ۱۳ رمضان المبارک سن ۱۳۱۱ھ بروز جمعرات بمطابق ۲۱ مارچ ۱۸۹۴ء کو کامل گرہن ۷-۲۰-۴ گھنٹے ہوا۔ یہ ہولی کا دن تھا۔ جو ہندوؤں کیلئے عید کا تہوار ہوتا ہے۔

سورج گرہن ۲۸ رمضان المبارک ۱۳۱۱ھ بروز جمعۃ الوداع بمطابق ۶ اپریل ۱۸۹۴ء کامل گرہن ۲ گھنٹے ہوا۔ جمعۃ الوداع مسلمانوں کے لئے چھوٹی عید کا دن ہوتا ہے۔

یہ نادر و نایاب قسم کا خسوف و کسوف قادیان۔ پنجاب۔ بھارت اور ایشیا کے کئی دوسرے ممالک میں بخوبی دیکھا گیا۔ اور اگلے سال ۱۳۱۲ھ (۱۸۹۵ء) میں دوبارہ یہ نشان گرہن کرۂ ارض کے مغربی ممالک امریکہ وغیرہ میں دکھائی دیا۔ قدرت نے تمام کائنات کو کلکی اوتار احمد علیہ السلام کی سچائی ثابت کرنے کے لئے مسخر کر دیا۔ ۱۳۱۱ھ و ۱۳۱۲ھ دونوں قمری سالوں میں قادیان۔ بھارت میں رمضان المبارک کی ۱۳ اور ۲۸ تاریخیں تھیں۔ دونوں متصلہ سالوں میں گرہن کی تاریخوں کا ایک ہونا ہی قدرت خداوندی کی بہت بڑی کرامت ہے۔

اے اقوام عالم! آپ سب کا موعود و معہود آ چکا۔ اپنی عاقبت سنوارنے اور قرب الٰہی پانے کے لئے اسے قبول کریں۔ اس موعود کے بعد آپ کے خیالات کے مطابق کوئی موعود نہیں آئے گا۔

اب میرے بعد اوروں کی ہے انتظار کیا
توبہ کرو کہ جینے کا ہے اعتبار کیا

درخواست دُعا

محترمہ سیّدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بھارت بیگم محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان کی آنکھ کا کامیاب آپریشن حیدر آباد میں ۱۴ فروری کو ہوا تھا کچھ عرصہ بعد آنکھ میں پریشر کی تکلیف ہوگئی جس کی وجہ سے دوبارہ ہسپتال میں داخل ہونا پڑا۔ افاقہ ہونے پر موصوفہ گھر آگئیں۔ اب دو روز سے آنکھ میں کچھ جلن سی محسوس ہو رہی ہے۔

احباب جماعت سے محترمہ موصوفہ کی شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دُعا ہے۔ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو صحت و سلامتی والی درازی عمر عطا فرمائے۔

(ادارہ)

عدیم النّظیر نشان کسوف و خسوف سائنسدانوں کی نظر میں

جی موہن ولبھ ۔ صالح محمّد الہ دین ۔ شعبۂ فلکیات عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد

نوٹ :۔ یہ تحقیقی مقالہ نیشنل سمپوزیم پنچانگ منعقدہ فروری ۱۹۹۲ء بمقام کلکتہ میں پیش کیا گیا تھا !

ترجمہ : بلال احمد شمیم قادیان

FREQUENCY OF ECLIPSES IN THE MONTH OF RAMAZAN

SALEH MOHAMMED ALLADIN AND G. MOHAN BALLABH

Centre of Advanced Study iu Astronomy, Osmania Univeristy, Hyderabad-500 007

Abstract : Astronomy has its contact with various branches of science on one hand and religion on the other. The present paper has been motivated by a prophecy found in Islamic literature according to which lunar and solar eclipses on particular dates of Ramazan will serve as signs for a great Religious Reformer. It is found that in a period of about 22 years, we generally have two consecutive years in which both lunar and solar eclipses occur in the month of Ramazan over some part of the world or the other. But the occurrence of both the eclipses on the specified dates of Ramazan from a given place is quite rare.

خلاصہ علم فلکیات کا تعلق ایک طرف جہاں سائنس کے مختلف شعبہ جات سے ہے وہاں دوسری طرف مذہبی عقائد سے بھی ہے۔ اسلامی کتب میں یہ پیشگوئی درج ہے کہ ماہِ رمضان کی مخصوص تاریخوں میں کسوف وخسوف کا وقوع پذیر ہونا ایک عظیم رُوحانی مُصلح کے ظہور کے نشان کے طور پہ ہوگا۔ مشاہدہ میں آیا ہے کہ تقریباً بائیس ۲۲ سال کے عرصہ کے بعد لگاتار دو۲ سالوں میں دنیا کے کسی نہ کسی حصہ میں ماہِ رمضان میں سُورج اور چاند کو گرہن لگتا ہے۔ لیکن ماہِ رمضان کی مقررّہ تاریخوں میں سُورج اور چاند دونوں کو گرہن لگنے کا واقعہ شاذ و نادر ہی ظہور میں آتا ہے۔

— ⁘ — ⁘ —

زمانہ قدیم سے ہی اِس بات کی تحقیق جاری ہے کہ کسوف وخسوف کی تکرار کتنے عرصہ بعد ظاہر ہوتی ہے. اہلِ بابُل نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ تقریباً ۱۸ سال بعد سُورج اور چاند کا گرہن دوبارہ پہلے والی ترتیب میں ظاہر ہوتا ہے۔ ایسا تقریباً ۱۸ سال ۱/۳ ۱۰ دن بعد اور سالِ کبیسہ کی صُورت میں ۱۸ سال ۱/۳ ۱۱ دن بعد ہوتا ہے۔ یہ عرصہ ۲۴۳ قمری مہینوں کے برابر ہوتا ہے۔

سمپوزیم کی افتتاحی تقریب میں پروفیسر داس گپتا نے بہت خُوب کہا ہے کہ سائنس اور مذہب کے درمیان علمِ فلکیات رابطہ پیدا کرتا ہے۔ رمضان کے مہینوں میں کسوف وخسوف کی تکرار کی تحقیق کرنے کی تحریک ہمیں اسلامی کتب میں موجود اُس پیشگوئی سے ہوئی کہ ماہِ رمضان کی مخصوص تاریخوں میں کسوف خسوف کا ظاہر ہونا ایک عظیم رُوحانی مُصلح الزّمان کے ظہور کے نشان کے طور پر ہوگا۔ ایک معتبر محدّث دارقُطنی (۹۱۸-۹۵۵) سے مروی ہے کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"ہمارے مہدی کے لئے دو۲ نشان مقرر ہیں. اور جب سے زمین اور آسمان پیدا ہوئے ہیں یہ نشان کسی اَور مامور کے حق میں ظاہر نہیں ہوئے اُن میں سے ایک یہ ہے کہ مہدی موعود کے زمانے میں چاند کو (اس کی مقررہ راتوں میں سے) اوّل رات کو گرہن لگے گا اور سُورج کو (اُس کے مقرر کردہ دنوں میں سے) درمیان میں گرہن لگے گا۔ اور یہ نشان ایسے ہیں کہ جب سے اللہ تعالےٰ نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا کبھی کسی مامور کے لئے ظاہر نہیں ہوئے"

دُوسرے مذاہب میں بھی ایسی پیشگوئیاں موجود ہیں جن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کسوف وخسوف ایک رُوحانی مُصلح کی سچائی کے نشان کے طور پہ ظاہر ہوں گے۔ [۱]

چاند گرہن چودھویں کے چاند کے دن اور سُورج گرہن چاند کی پہلی رات کو لگتا ہے۔ اسلامی قمری مہینہ ہلال

The study of the frequency of eclipses dates back to ancient times. The ancient Babylonians noted that eclipses occur in the same sequence after a period of about 18 years; known as the Saros. The sequence of eclipses recurs after 18 years and 10 and 1/3 days or 11 and 1/3 days depending upon the number of leap years these contain. This period corresponds to nearly 243 lunations (a lunation is the interval between one new moon to the next new moon and nearly 242 draconic months (a draconic month is the time taken by the moon to go from one node to the same node again). Resonance between these two periods produces the Saros period, after which the moon and the sun return very nearly to the same relative position. It also turns out that this interval is nearly equal to 239 anomalistic months (an anomalistic month is the interval between moon's two successive crossing of the perigee)

We appreciate the statement made by Professor Das Gupta in the Inaugural Session that astronomy is a link between science and spirituality. We have been motivated to study the frequency of the eclipses in the month of Ramazan by a well known prophecy found in Islamic literature according to which lunar and solar eclipses on particular dates of Ramazan would serve as signs of a great Religious Reformer. Darqutani, an eminent authority on Hadees, i.e. Sayings of the Holy Prophet Muhammad (may peace and blessing of God be on him), who lived from 918 to 995 of the Christian Era (C E.) had recorded that the Holy Prophet (peace and blessing of God be on him) said :

"For our Mahdi (Spiritual Reformer) there are two signs which have never appeared before since the creation of the heavens and the earth, namely, the moon will be eclipsed in the first night in Ramazan (i.e. on the first of the nights on which lunar eclipses can occur) and the sun will be eclipsed on the middle day of Ramazan (i.e. on the middle one of the days on which solar eclipse ean occur); and these signs have not appeared since the creation of the heavens and the earth."

There are prophecies in other religions also that eclipses will serve as signs for a great spiritual reformer (1).

A lunar eclipse occurs at full moon and a solar eclipse at new moon. The month of the Islamic Calendar begins with the sighting of the lunar crescent and not from the new moon as given in astronomical almancs. Hence the dates of the Islamic Calendar may differ from place to place. If the Hijri Calendar is used, the dates on which a lunar eclipse can occur are 13, 14, and 15 ; and the dates on which a solar ecipse can occur are 27, 28, and 29 (2). The prophecy thus requires that the lunar eclipse should occur on the 13th Ramazan and the solar eclipse on the 28th Ramazan.

Hazrat Mirza Ghulam Ahmad, the Holy Founder of the Ahmadiyya Muslim community (peace be on him) claimed to be the Promised Divine Reformer in the year 1891 in Qadian, Punjab, on the basis of Divine revelations which he received. The prophesied eclipses in 1894 and he declared on oath that the lunar and solar aclipses were Divine Signs for him. The lunar and solar eclipses both occurred in the month of Ramazan on the specified dates at Qadian in 1894 (1411 Hijri).

It should be noted that the prophecy does not say that lunar and solar eclipses never occurred on the specified dates of Ramazan in the past, but it does clearly say that such eclipses never occurred earlier as Signs. Nevertheless it is of interest to study how rare is the occurrence of the lunar and solar eclipses on the specified dates.

We have investigated the following questions :-

(i) How often do lunar and solar eclipses both occur in Ramazan ?

(ii) How often do these eclipses occur on the specified dates of Ramazan at Qadian (75° 23' E, 31° 49' N) ?

We have studied the eclipses of the two centuries 1800-2000. We used Prof. T.R. von Oppolzer's Canon of Eclipses (3) to obtain the lunar and solar eclipses that occurred in Ramazan. The Moon Tracker and the Sun Tracker Software of Zephyr Services (4) were used to obtain maps indicating the regions from which eclipses could be seen. The times of the new moon preceding Ramazan were

* Paper Presented in the National symposium on Panchang in Feb. 1992 at Calcutta.

taken from the U.S. Naval Observatory Circulars (5). These were used to estimate the dates of Ramazan at eclipses at Qadian.

Our results are given in Table 1. It may be noted from the Table that in a period of about 22 years, we generally have two consecutive years in which both lunar and solar eclipses occur in the month of Ramazan over some part of the earth or the other. In the two centuries 1800-2000 C.E., both lunar and solar eclipses occurred in the month of Ramazan 17 times. Out of these, 9 times neither the lunar eclise nor the solar eclipse was viseble from Qadian, 6 times the lunar eclipse was visible but the solar eclipse was not visible. Once the solar eclipse was visible but the lunar eclipse was not visible. Only in the year 1894, both the eclipses were visible from Qadian and these also occurred at Qadian on the prophesied dates.

Our study thus shows that although eclipses are phenomena that occur frequently, the occurrence of lunar and solar eclipses on the specified dates of the Islamic Calendar at a specified place on the Earth is quite a rare event. The Holy Prophet (peace and blessings of God be on him) made such a marvelous prophecy which was exactly fulfilled in our age.

References

1. Saleh Mohammed Alladin, The Review of Religions (London) Vol. 86 No. 11, November 1989, pp. 3-24.
2. Saleh Mohammed Alladin and G. Mohan Ballabh, Mahavisva (Calcutta) Vol. 2 No. 1, 1989, pp. 8-11.
3. T. R. Von Oppolzer, Cannon of Eclipses, Dover Publications, New York, 1962.
4. The Moon Tracker and the Sun Tracker Software of Zephyr Services, 1900 Murray Ave, Dept. A, Pittsburgh, Pa 15217, U. S. A,
5. U. S. Naval Observatory Circulars No. 112 (dated April 8, 1966) and No. 119 (dated February 23, 1968).

FREQUENCY OF ECLIPSES IN THE MONTH OF RAMAZAN 47

Table 1.

Pairs of Eclipses Occurring in the Month of Ramazan During 1800-2000 C.E.

S. No.	Eclipse Date & type	Date & time (IST) of New Moon Preceding Ramazan Month	First Ramazan at Qadian after sun set	Whether visible From Qadian	Hijri Date of Eclipse if Visible
1.	1807 Nov 15 L P	1807 Oct 31 05 : 56		No	
	Nov 29 S T			No	
2.	1808 Nov 03 L T	1808 Oct 19 22 : 11		No	
	Nov 18 S P			No	
3.	1829 Mar 20 L P	1829 Mar 05 18 : 17	Mar 06	Yes	1244, 15 R
	Apr 24 S T			No	
4.	1830 Mar 09 L T	1830 Feb 23 10 : 19	Feb 24	Yes	1245, 14 R
	Mar 24 S P			No	
5.	1851 Jul 13 L P	1851 Jun 29 11 : 54		No	
	Jul 28 S T			No	
6.	1872 Nov 15 L P	1872 Nov 01 10 : 57		No	
	Nov 30 S P			No	
7.	1873 Nov 04 L T	1873 Oct 21 16 : 25	Oct 22	Yes	1290, 14 R
	Nov 20 S P			No	
8.	1894 Mar 21 L P	1894 Mar 07 19 : 47	Mar 09	Yes	1311, 13 R
	Apr 06 S T (A)			Yes	1311, 28 R
9.	1895 Mar 11 L T	1895 Feb 24 22 : 12		No	
	Mar 26 S P			No	
10.	1916 Jul 14 L P	1916 Jun 30 16 : 13		No	
	Jul 30 S A			No	
11.	1917 Jul 05 L T	1917 Jun 19 18 : 31	Jun 21	Yes	1335, 14 R
	Jul 19 S P			No	
12.	1937 Nov 18 L P	1937 Nov 03 09 : 45		No	
	Dec 02 S A			No	
13.	1938 Nov 07 L T	1938 Oct 23 14 : 11	Oct 24	Yes	1357, 15 R
	Nov 22 S P			No	
14.	1959 Mar 25 L P	1959 Mar 09 16 : 21	Mar 10	Yes	1378, 15 R
	Apr 08 S			No	
15.	1960 Mar 13 L T	1960 Feb 26 11 : 44		No	
	Mar 27 S P			No	
16.	1981 Jul 17 L P	1981 Jul 02 00 : 33	Jul 03	No	
	Jul 31 S T			Yes	1401, 28 R
17.	1982 Jul 06 L T	1982 Jun 21 17 : 22		No	
	Jul 20 S P			No	

Abbreviations : L : Lunar ; S : Solar ; T : Total ; P : Partial ; A : Annular ;
R : Ramazan

کے ظاہر ہونے پر شروع ہوتا ہے نہ کہ اُس دِن سے جو کہ فلکیاتی تقویم میں بتائی گئی ہلال کے ظہور کی تاریخ ہے۔ لہذا اسلامی مہینہ کی تاریخوں میں خطۂ ارض کے اعتبار سے فرق ہو سکتا ہے۔ ہجری قمری تقویم کے مطابق ۱۳-۱۴-۱۵ میں سے کسی بھی تاریخ کو چاند گرہن اور ۲۷-۲۸-۲۹ میں سے کسی بھی تاریخ کو سُورج گرہن لگ سکتا ہے۔ پیشگوئی کے مطابق چاند گرہن رمضان کی ۱۳ر تاریخ کو اور سُورج گرہن ۲۸ر تاریخ کو لگنا قرار پاتا ہے۔

عالمگیر جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے ۱۸۹۱ء میں اللہ تعالیٰ سے الہام پاکر مسیح موعود ہونے کا دعوٰی فرمایا۔ ۱۸۹۴ء (۱۴۱۱ ھ ق)[1] میں دارقطنی کی مروی حدیث کے مطابق ماہ رمضان کی مقررشدہ تاریخوں میں جب سُورج اور چاند گرہن لگا تو آپ نے خدا کی قسم کھاکر یہ دعوٰی کیا کہ یہ دونوں گرہن میری سچائی کے نشان کے طور پر ظاہر ہوئے ہیں۔

یہ بات قابلِ غور ہے کہ پیشگوئی میں یہ نہیں کہا گیا کہ ماضی میں ماہِ رمضان کی مقررہ تاریخوں میں کبھی گرہن نہیں لگا بلکہ واضح طور پر یہ بیان کیا گیا ہے کہ ایسے گرہن کبھی کسی ماموُر من اللہ کی سچائی کی تائید میں ظاہر نہیں ہوئے۔

اِس سلسلہ میں ہم نے درجِ ذیل امور کی تحقیق کی ہے:
(۱)۔ ماہِ رمضان میں کسوف وخسوف کتنی مرتبہ ہُوا؟
(۲)۔ قادیان (75° 23' E, 31° 49' N) میں ماہِ رمضان میں کسوف خسوف کتنی مرتبہ ظاہر ہُوا؟

ہم نے ۱۸ ویں اور ۲۰ ویں صدی کے درمیان ظاہر ہونے والے گرہنوں کا جائزہ لیا جس کا نقشہ ساتھ ہی دیا جا رہا ہے۔ ہم نے ماہِ رمضان میں ظاہر ہونیوالے کسوف خسوف کی تعداد معلوم کرنے کے لئے پروفیسر ٹی۔آر وون اپولزر کی Canon of Eclipses (3) سے استفادہ کیا۔ اور یہ دیکھنے کے لئے کہ دنیا کے کس کس حصہ میں کسوف وخسوف صاف طور پر دکھائی دیئے۔ ہم نے The Moon Tracker and the Sun Tracker Software of Zephyr Services (4) سے مدد لی۔ اور قادیان میں رمضان کی تاریخوں کی تعیین کے لئے U.S. Naval Observatory Circulars (5) سے اِستفادہ کیا۔

اِس نقشہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ تقریباً ۲۲ سال کے عرصہ کے بعد دُنیا کے کسی نہ کسی حصہ میں لگاتار دو سال ماہِ رمضان میں سُورج اور چاند گرہن لگتا ہے۔ ۱۸ ویں اور ۲۰ ویں صدی کے عرصہ میں ۱۷ بار ماہِ رمضان میں یہ واقعہ پیش آیا۔ اس میں ۹ مرتبہ قادیان سے کوئی بھی گرہن دکھائی نہیں دیا۔ ۶ مرتبہ صرف چاند گرہن دکھائی دیا مگر سُورج گرہن نظر نہیں آیا۔ ایک مرتبہ سُورج گرہن دکھائی دیا مگر چاند گرہن نظر نہیں آیا۔ صرف ۱۸۹۴ء میں ہی سُورج اور چاند گرہن دونوں قادیان سے دِکھائی دیئے جو کہ پیشگوئی کے مطابق مقررہ تاریخوں میں ظاہر ہوئے۔

مشاہدہ سے یہ بات واضح طور پر عیاں ہوتی ہے کہ اگرچہ گرہن لگنا ایک عام سی بات ہے اور اکثر یہ واقعہ ہوتا رہتا ہے لیکن سُورج اور چاند دونوں کو زمین کے ایک مخصوص خطّہ میں اور اسلامی مہینے کی* مقررہ تاریخوں میں گرہن لگنے کا واقعہ شاذ کے طور پر ہی ظہور میں آتا ہے۔ اس لحاظ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک عظیم الشان پیشگوئی ہمارے دَور میں بڑی شان کے ساتھ پُوری ہوگئی۔

[1] یہ سہواً لکھا گیا ہے اصل ۱۳۱۱ ھ ہے۔

خسوف و کسوف کے نشان کا انذاری پہلو!

از: مکرم سید رشید احمد صاحب سونگڑوی صدر جماعت احمدیہ جمشید پور۔ بہار

خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والے مامور جو معمولی بشر نظر آتے ہیں۔ مگر درحقیقت وہ اپنے اندر ایک امتیاز رکھتے ہیں اور انسان کامل ہوتے ہیں۔ اور

”چونکہ انسان کامل مظہر اتم تمام عالم کا ہوتا ہے اس لئے تمام عالم اُس کی طرف وقتاً فوقتاً کھینچا جاتا ہے۔ وہ روحانی عالم کا ایک عنکبوت ہوتا ہے اور تمام عالم اُس کی تاریں ہوتی ہیں۔“

(برکات الدعا صفحہ ۲۳ حاشیہ طبع چہارم ۱۹۸۲ء)

اس لئے ایسے نادر روزگار شخصیتوں کے لئے فرشتہ صفت لوگ سجدے کریں۔ اور طوفان نوح کے ذریعہ مکذبین غرق کر دیئے جائیں، ہتک کرنے کا ارادہ کرنے والے اصحاب فیل تباہ کر دیئے جائیں تمام دشمنان ابتر ہو کر ان کی نسلوں کا انقطاع ہو جائے تو کوئی تعجب نہیں نیز اُن ہی کے لئے زمین و آسمان کے پرانے نظام تبدیل کر دیئے جائیں اور ان کی جگہ نئی زمین اور نیا آسمان بنا دیئے جائیں۔ چاند تاریک ہو جائے اور سورج روشنی دینا چھوڑ دے تو ہرگز کوئی تعجب نہ ہوگا۔

چنانچہ امر واقعہ یہ ہے کہ ایسی ہستی (جس کے متعلق حدیث قدسی کے مطابق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر تجھے پیدا نہ کرتا تو یہ زمین و آسمان بھی پیدا نہ کرتا) نے اپنے ایک نائب کے لئے پیار سے (”ہمارے“ لفظ مترجم کے استعمال کے ساتھ) فرمایا تھا کہ اس کے لئے ایک امتیازی آسمانی نشان ظاہر ہوگا۔ چنانچہ اس نائب (امام مہدیؑ) نے بڑی دردمندی کے ساتھ فرمایا:۔ (ترجمہ از عربی عبارت)

”دارقطنی نے امام محمد باقرؓ سے روایت کی ہے کہ ہمارے مہدی کے دو نشان ہیں جب سے کہ زمین و آسمان پیدا کئے گئے کبھی ظہور میں نہیں آئے یعنی یہ کہ قمر کی پہلی رات میں اس کی تین راتوں میں سے جو خسوف کے لئے مقرر ہیں خسوف ہوگا اور سورج کے تین دنوں میں سے جو اس کے کسوف کے لئے مقرر ہیں بیچ کے دن میں کسوف ہوگا۔ اور یہ بھی آسمانی رمضان میں ہوگا...... اور یہ بھی جاننا چاہیئے کہ قرآن شریف نے کسوف و خسوف کے نشان کو قرب قیامت کے نشانوں میں سے لکھا ہے اور اگر تو چاہے تو اس آیت کو پڑھ کہ فَإِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ وَخَسَفَ الْقَمَرُ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ اور یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ یہ نشان قیامت کے واقعات میں سے ہے کیونکہ جس خسوف اور کسوف کا اس جگہ ذکر ہے وہ اس دنیوی پیدائش پر موقوف ہے وجہ یہ کہ خسوف کسوف اوضاع مقررہ منتظمہ سے پیدا ہوتا ہے اور اوقات معینہ اور ایام معلومہ میں اس کا ظہور ہوتا ہے اور خسوف کسوف میں یہ امر ضروری ہے کہ آفتاب اور قمر بعد اس کے کہ اس حالت سے باہر آویں اپنی پہلی حالت کی طرف رجوع کریں۔ مگر وہ نشان جو قیامت کے قائم ہونے کے وقت ظہور میں آئیں گے وہ اس وقت ظاہر ہوں گے جب کہ دنیا کا سلسلہ بکلی درہم برہم ہو جائے گا کیونکہ وہ ایسی حالتیں ہیں کہ ان کے بعد دنیا نہیں رہے گی اور نہ اہل دنیا رہیں گے اور کسوف وخسوف اس دنیا کے نظام سے تعلق رکھتے ہیں اور ابتداء سے اس میں بنائے گئے ہیں پس ثابت ہوا کہ وہ کسوف خسوف جس کا ذکر قرآن شریف میں ہے وہ قیامت کے لئے آثار متقدمہ ہیں نہ یہ کہ قیامت کے قائم ہو جانے کی علامتیں ہیں۔“ (نجم الہدیٰ صفحہ ۲۱)

سچ ہے کہ ؎

جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

چنانچہ ۱۸۹۴ء میں مشرقی کرۂ ارض میں اور پھر ۱۸۹۵ء میں مغربی کرۂ ارض میں یہ موعود آسمانی نشان اُس موعود داعی کے لئے ظاہر ہوا جس نے کہا:

”مجھے ایسا نشان دیا گیا ہے جو آدم سے لے کر اس وقت تک کسی کو نہیں دیا گیا غرض میں خانہ کعبہ میں کھڑا ہو کر قسم کھا سکتا ہوں کہ یہ نشان میری تصدیق کے لئے ہے۔“

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۵۲ مطبوعہ دسمبر ۱۹۳۲ء)

بہرحال یہ ایک آسمانی نشان تھا جس اور آسمان کی طرف دیکھنے کے لئے اوپر کی طرف ہی نظر ڈالی جاتی ہے۔ چنانچہ اہل بصیرت نے نیز سعادتمندوں نے اسے دیکھا اور آمنا وصدقنا بھی کہا مگر:۔

”جس کی گردن کے پیچھے بہت بڑا پھوڑا ہو اور اس وجہ سے وہ ہمیشہ زمین کی طرف جھکا رہے آسمان کی طرف نظر نہ اُٹھا سکے آسمانی انوار سے محروم ہے۔“

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۵ طبع اول)

(یہ) اور بلعم باعور کی طرح اَخْلَدَ إِلَى الْأَرْضِ (الاعراف ع ۲۲ آیت ۱۷۷) کی ادا ظاہر کرے تو وہ بھلا کیسے خطرہ سے بچ سکتا ہے۔ کیونکہ جو بدنصیب حقیقی ”عافیت کے حصار“ سے کنارہ کرتا ہے اُسے لازمی طور پر درندوں کی درندگی کا شکار بھی ہونا پڑتا ہے اور اخلد الی الارض ہونے سے یہ ”ارض“ اُسے سکون تو کیا دیتا ہے بلکہ دَابَّةً مِنَ الْأَرْضِ (النمل ع ۶ آیت ۸۳) اُس کے لئے آفت جان بن جائیں گے۔ اس طرح خدا کے مامور کے لئے آسمانی اور زمینی نشان دونوں ظاہر ہو جانے پر اسے متأثر ہونے سے کسی کو مفر نہیں۔ ؎

آسماں میرے لئے تو نے بنایا اک گواہ
چاند اور سورج ہوئے میرے لئے تاریک و تار
تو نے طاعون کو بھی بھیجا میری نصرت کیلئے
تا وہ پورے ہوں نشاں جو ہیں سچائی کا مدار

اتفاق کی بات ہے کہ خسوف وکسوف کے اس نشان کو ظاہر ہو چکنے پر اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک سو سال گذر چکے ہیں اور اس سو سال کی تاریخ کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ خسوف و کسوف کے نشان کے ظہور کے بعد طاعون کا (انذاری) نشان بڑے ہولناک طرز پر ظاہر ہوا۔ خصوصاً اُن لوگوں کے لئے جنہوں نے اس آسمانی نشان سے اعراض کیا۔ اور اعراض و انکار کی نوعیت مجموعی طور پر دو طرح کی تھیں (اوّل) حضرت امام مہدی کے دعویٰ کی صداقت کے لئے کسوف وخسوف کے نشان کا مطالبہ کرنے والے حیرت واستعجاب کا اظہار کرتے ہوئے اور (دوم) سرے سے اِس حدیث کا اور بزرگان سلف کی پیشگوئیوں کے وجود کا انکار کرتے ہوئے۔ چنانچہ اوّل قسم کے منکرین میں سے ایک کا نمونہ ایک گجراتی مولوی نے پیش کیا۔ واقعہ یوں ہے کہ:

”ایک مخالف مولوی جو غالباً گجرات کا رہنے والا تھا ہمیشہ لوگوں سے کہتا رہتا تھا کہ مرزا صاحب کے دعویٰ سے بالکل دھوکا نہ کھانا۔ حدیثوں میں صاف لکھا ہے کہ مہدی کی علامت یہ ہے کہ اُس کے زمانہ میں سورج اور چاند کو رمضان کے مہینہ میں گرہن لگے گا۔ جب تک یہ پیشگوئی پوری نہ ہو اور سورج اور چاند کو رمضان کے مہینہ میں گرہن نہ لگے۔ اُن کے دعویٰ کو ہرگز سچا نہیں سمجھا جا سکتا۔ اتفاق کی بات ہے وہ ابھی زندہ ہی تھا کہ سورج اور چاند کے گرہن کی پیشگوئی پوری ہو گئی اُس کے ہمسائے میں ایک احمدی رہتا تھا اُس نے سُنایا کہ جب سورج کو گرہن لگا تو اُس نے گھبراہٹ میں اپنے مکان کی چھت پر چڑھ کر ٹہلنا شروع کر دیا وہ ٹہلتا جاتا تھا اور کہتا جاتا تھا ”ہُن لوگ گمراہ ہون گے“ ”ہُن لوگ گمراہ ہون گے“ یعنی اب لوگ گمراہ ہو جائیں گے اُس نے یہ نہ سمجھا کہ جب پیشگوئی پوری ہو گئی ہے تو لوگ حضرت مرزا صاحب کو مان کر ہدایت پائیں گے گمراہ نہیں ہوں گے۔“

(منقول از تفسیر کبیر جلد ہفتم صفحہ ۵۶)

اور (دوم) دوسرے قسم کے منکرین کی مثال اسماعیلی فرقہ کے لوگ ہیں جو خوفناک تحریف کی شکل میں سامنے آتی ہے ..... یعنی وہ حدیث (خسوف و کسوف) اور وہ شہادتیں جہاں جہاں تھیں اُنہیں یا تو نکال دیا گیا یا ایسی کتابوں کی اشاعت روک دی گئی اور اس طرح اِن کے وجود سے ہی انکار کر دینا اُن کے نزدیک آسان ہو گیا یہ اس لئے کہ نہ رہے بانس اور نہ بجے بانسری

خدا تعالیٰ کے مامور صرف بشیر ہی نہیں بلکہ اس کے ساتھ نذیر (البقرہ ع ۱۴ آیت ۱۲۰) بھی ہوتے ہیں چنانچہ اس موعود آسمانی نشان کے انکار کرنے پر طاعون کے انذاری نشان کا شکار بننا پڑا۔ اس انذاری نشان کا کسی قدر علم تاریخ احمدیت

جلد سوئم کے مطالعہ سے ہو سکتا ہے کہ طاعون کا یہ انذاری نشان سو سال کے پرانے واقعہ کے طور پر پیچھے رُک نہیں گیا ہے۔ بلکہ اب ۱۹۹۴ء میں بھی جب کہ اس آسمانی نشان پر ہماری جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے سو سالہ جشن منا رہی ہے یہ انذار فوائنشان دوبارہ ظہور کے لئے تیار ہے۔ اور خسوف و کسوف سے منسلق ہونے والا یہ طاعون کا نشان پھر ظاہر ہوگا۔ اور دلچسپ بات یہ ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کو ۱۲ مارچ ۱۹۰۷ء کو الہام میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بتایا جا چکا ہے کہ

"یورپ اور دوسرے عیسائی ملکوں میں ایک قسم کی طاعون پھیلیگی جو بہت ہی سخت ہوگی"

(تذکرہ طبع دوم الہام ص ۱۱۵۳/۲)

اس انذاری پیشگوئی پر غور کرنے سے یہ بھی نتیجہ نکلتا ہے کہ یہ نشان عالمگیر ہوگا اور وہ وقتِ ظہور بھی آچکا ہے۔ چنانچہ جماعت احمدیہ عالمگیر کے اماموں نے اسے کھول کر پیش فرما دیا ہے۔ چنانچہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث رح نے ۸ جولائی ۱۹۶۷ء کو وانڈز ورتھ ٹاؤن ہال لندن میں مغربی اقوام کو ایک پیغام دیا تھا جس میں خسوف و کسوف کے نشان کا تفصیلی ذکر کے بعد فرمایا۔

"سورج اور چاند کی شہادت تو بیان کر چکا۔ اب آیئے زمین کی آواز بھی ۔ وہ کیا کہتی ہے .... بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے پانچ عالمگیر تباہیوں کی خبر دی ہے ... .

(دو عالمگیر جنگوں کے ذکر کے بعد فرمایا تاکہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک تیسری جنگ کی بھی خبر دی ہے جو پہلی دونوں جنگوں سے زیادہ تباہ کن ہوگی۔ دونوں مخالف گروہ ایسے اچانک طور پر ایک دوسرے سے ٹکرائیں گے کہ ہر شخص دم بخود رہ جائے گا آسمان سے موت اور تباہی کی بارش ہوگی اور خوفناک شعلے زمین کو اپنی لپیٹ میں لے لیں گے۔ نئی تہذیب کا قصرِ عظیم زمین پر آرہے گا۔ دونوں متحارب گروہ یعنی روس اور اس کے ساتھی اور امریکہ اور اس کے دوست ہر دو تباہ ہو جائیں گے۔ ان کی طاقت ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گی اُن کی تہذیب و ثقافت برباد اور ان کا نظام درہم برہم ہو جائے گا۔ بچ رہنے والے حیرت اور استعجاب سے دم بخود اور ششدر رہ جائیں گے۔ روس کے باشندے نسبتاً جلد اس تباہی سے نجات پائیں گے اور بڑی وضاحت سے یہ پیشگوئی کی گئی ہے کہ اس ملک کی آبادی پھر جلد ہی بڑھے گی اور وہ اپنے خالق کی طرف رجوع کریں گے اور ان میں کثرت سے اسلام پھیلے گا اور وہ قوم جو زمین سے خدا کا نام اور آسمان سے اُس کا وجود مٹانے کی شیخیاں بگھار رہی ہے وہی قوم اپنی گمراہی کو جان لے گی اور حلقہ بگوشِ اسلام ہو کر اللہ تعالیٰ کی توحید پر پختگی سے قائم ہو جائے گی۔

شاید آپ اسے ایک افسانہ سمجھیں مگر وہ جو اس تیسری عالمگیر تباہی سے بچ نکلیں گے اور زندہ رہیں گے وہ دیکھیں گے کہ یہ خدا کی باتیں ہیں اور اس قادر و توانا کی باتیں ہیں جو ہمیشہ پوری ہی ہوتی ہیں کوئی طاقت انہیں روک نہیں سکتی۔

پس تیسری عالمگیر تباہی کی انتہا اسلام کے عالمگیر غلبہ اور اقتدار کی ابتداء ہوگی اور اس کے بعد بڑی سرعت کے ساتھ اسلام ساری دنیا میں پھیلنا شروع ہوگا اور لوگ بڑی تعداد میں اسلام قبول کرلیں گے۔ اور یہ جان لیں گے کہ صرف اسلام ہی ایک سچا مذہب ہے اور یہ کہ انسان کی نجات صرف محمد رسول اللہ کے پیغام کے ذریعہ ہو سکتی ہے۔"

(امن کا پیغام اور ایک حرفِ انتباہ صد ۱۰-۶ مطبوعہ قادیان)

عالمگیر تباہی میں ایک قسم کی طاعون بھی شامل ہے چنانچہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے (خلافت سے قبل ہی اندازہ لگاتے ہوئے) فرمایا تھا کہ:-

"طاعون کی حیثیت عذاب کی ایک کڑی کی نہیں رہتی بلکہ بذاتِ خود ایک سلسلۂ عذاب کہلائے گا۔ جو کڑیوں پر مشتمل ہے مزید برآں ...... طاعون کی جلوہ نمائی کا دوسرا دَور قریب آچکا ہے اور بعید نہیں کہ آئندہ[1] چند سال میں یہ ظاہر ہو جائے اور ۲۰۰۰ عیسوی تک ایک ہولناک عالمگیر وبا کی شکل اختیار کر جائے"

(ماہنامہ الفرقان ربوہ بابت مئی ۱۹۷۷ء)

[1] اس تحریر کی اشاعت مئی ۱۹۷۷ء میں ہوئی۔

ص ۶۲ مضمون بعنوان حوادثِ طبعی یا عذاب الٰہی)

ایک اور موقعہ پر حضرت امام جماعت نے مزید وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:

"آج دنیا بہت ہی زیادہ خوف زدہ ہے اور جس کے متعلق بعض پیشگوئیوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ۹۸-۱۹۹۷ء تک یہ بڑے پیمانے پر مغربی عیسائی قوموں کو ہلاک کرے گی (طاعون ایڈز[2] AIDS کی شکل میں ہوگی۔ ناقل) اور AIDS کی بیماری کا تعارف یہ ہے کہ AIDS کی بیماری کے جراثیم انسان کے خون کے اندر دفاعی نظام میں جا کر بیٹھ جاتے ہیں اور نظام دفاع پر قبضہ کر لیتے ہیں پس جس نظام دفاع کو خدا تعالیٰ نے بیماریوں پر قابو پانے کے لئے بنایا تھا خود بیماریوں کی آماجگاہ بن جاتا ہے اور اپنے خلاف وہ حرکت کر نہیں سکتا۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۸ مارچ ۱۹۹۱ء بار الراپریل ۱۹۹۱ء خلیج کا بحران اور نظام جہانِ نو صد ۳۲۷ مطبوعہ ربوہ)

مکرر فرمایا:

"یہ خدائی انتقام ہے اور AID کے ذریعہ اس انتقام کی داغ بیل ڈالی جا چکی ہے اور دن بدن اس کے خطرات بڑھ رہے ہیں لیکن جہاں تک میرا اندازہ ہے یہ بیماری غالباً اس صدی کے آخر پر آخری دو تین سالوں میں تیزی کے ساتھ پھوٹے گی اور بہت بڑے پیمانے پر ان مجرموں کو ہلاک کرے گی"

(خطبہ جمعہ فرمودہ مئی ۱۹۹۳ء مطبوعہ بدر ۱۰ جون ۱۹۹۳ء صد ۷ کالم ۲)

حضرت امام مہدیؑ نے بھی فرمایا ہے۔

لَا تُغْضِبُوا الْمَوْلٰی وَتُوبُوا وَآمِنُوا ۔ وَكَخَائِفٍ خِرُّوا عَلَى الْأَذْقَانِ ۔ الْقَمَرُ يَدْعُوكُمْ إِلَى نُورِ الْهُدٰى ۔ وَالشَّمْسُ تَدْعُوكُمْ إِلَى الْإِيمَانِ

(نور الحق حصہ دوم صفحہ ۲۹)

ترجمہ:- اپنے مولیٰ کو غصہ مت دلاؤ اور توبہ کرو اور تقویٰ اختیار کرو اور ڈرنے والوں کی طرح اپنی ٹھوڑیوں پر گرو۔ چاند تمہیں ہدایت کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور سورج تمہیں ایمان کی طرف بلا رہا ہے۔

اور حضرت امام مہدیؑ نے صاف الفاظ میں یہ بھی فرمایا ہے کہ

"احمدیت کے ساتھ طاعون کے امتیاز کا معجزہ کا نشان بہر حال قائم رہیگا اور ایک دفعہ پھر فوج در فوج لوگ احمدیت میں داخل ہونگے۔ خدا کرے ایسا ہی ہو میرا دل یہی کہتا ہے کہ ایسا ہی ہوگا ماشاء اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم"۔ (الفرقان ربوہ مئی ۱۹۷۷ء صد ۶۳)

[2] حضور کے الفاظ میں "یہ ایڈز وہ بیماری ہے جسے ایک قسم کی طاعون کہا جاتا ہے" (خطبہ جمعہ ۸ مارچ ۱۹۹۱ء)

پیشگوئی کسوف و خسوف بحوالہ سُنن دارِ قطنی

دوستو یہ پیشگوئی ہے رسولِ پاکؐ کی
جو لکھی ہے دارِ قطنی میں حدیث اِک آپؐ کی

یہ لکھا ہے اُس میں جب امام مہدی آئینگے
آسماں پر چاند اور سُورج گرہن جائینگے

جب زمانہ آخری میں ہو گا مہدی کا ظہور
یہ نشاں بھی آسماں پر ہو گا تب ظاہر ضرور

تیرھویں رمضان کو تھا رات خسف القمر
لگ چکا سُورج گرہن اٹھائیسویں کہہ دے خبر

ہو چکا یہ بھی نشاں ظاہر ہے کسوف و خسوف
امام مہدی کی ہے آمد کا یہ اک روشن حروف

کسوف و خسوف کو ہوئے گذرے ہیں پورے سو سال
پر نشاں کو دیکھ کر بھی منکروں کا ہے یہ حال

امام مہدی آچکے قسم ہے ذاتِ پاک کی
آسماں نے دی گواہی مہر و مہ نے آپ کی

ہند میں ظاہر ہوئے امام مہدی علیہ السلام
ساری دُنیا کے کناروں تک ہے پہنچا یہ پیام

امام مہدی کا اگر ہے دیکھنا کون و مکاں
ہند کے پنجاب کے صوبہ میں ہے یہ قادیاں

پوچھتا ہے اب مبشر منکروں سے بار بار
آنیوالا آچکا ہے اب ہے کس کا انتظار

محمود احمد مبشر درویش قادیان

اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور کا عکس

ذیل میں اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور (THE CIVIL AND MILITARY GAZETTE LAHORE) مطبوعہ ۷ر اپریل ۱۸۹۴ء کے اُس صفحے کا عکس شائع کیا جا رہا ہے جس میں اخبارِ مذکور نے سیّدنا حضرت مسیحِ پاک علیہ السّلام کے دَور میں سُورج چاند گرہن لگنے کی خبر شائع کی۔

The Civil & Military Gazette LA.
April 7.1894

THE CIVIL AND MILITARY GAZETTE

LAHORE:—APRIL 7, 1894.

LORD ROSEBERY'S PROSPECTS.

Tact is no doubt a very useful gift, but it is quite possible for a statesman to have too much of it. Indeed it is probable that the possession is more pleasant to the owner than useful to his party or conducive to his continuance in power. This is the rock from which Lord Rosebery must steer, warily if he is to avoid shipwreck. For tact is the art of making people think that you agree with them more completely than is really the case, or that you sympathise with their claims and wishes more than it is quite discreet to say, or that you esteem and like them better than you really do. And very probably at first the man who produces these impressions does gain the good wishes and the support of many who would otherwise not have spoken for him, or voted for him. Yet the strength given to a statesman by such methods as these is for the most part only temporary. For, however much the man in power may desire to conciliate others, he must act sooner or later, and he is sure to do more or less than is expected of him. It is of the essence of tact to smooth objections without confuting opinions, or removing prejudices, and to obtain support by raising expectations that are never fulfilled. Besides a great portion of the efforts of the man of tact are devoted to making people imagine that he is personally much more inclined to agree with them, or to like them than is in fact the case. By degrees the expectations raised are disappointed, as it is impossible to conceal his t... feeling, especially if that feeling is one of indifference or contempt. Thus he is gradually surrounded by a number of men who are disappointed, and a still larger and more dangerous company of those who are secretly of opinion that they have been slighted or insulted.

The really great man has little need of tact. He leads by force of character and, which is perhaps much the same thing, by strength of will, and he gathers round him a following who are attracted and subdued by that gift of personal influence which is so powerful and so difficult to define. We mean such an influence as John Henry Newman exercised at Oxford or, in a greater sphere, Mr. Gladstone exercised in politics. In the case of the late Prime Minister this force was marvellously exhibited. We have been told, and our own experience confirms the fact, that it was impossible to resist the magic of his eloquence, or the charm of his company, and that opponents often felt it difficult to retain a mental attitude of opposition and criticism while they listened to the speeches which were not so much exhibitions of oratory as revelations of a great and prevailing personal character. If those who regarded Mr. Gladstone's policy as disastrous, and his influence as injurious, felt this charm, we cannot wonder that his followers gave him a devotion which has only been paralleled by the ... with which Mr. Gladstone was wont to advocate their cause. A Ministry of making things pleasant all round will not last long, and if Lord Rosebery depended on the gifts and talents of soft speech and judicious compromise, which are so useful to an arbitrator, they would scarcely be found sufficient to sustain even the most superior person in the office of Prime Minister. Events move quickly, men come and go with wonderful rapidity, and it is not impossible that a Minister, of whom all men say all kinds of good things should fall, into an irrecoverable position of respectable mediocrity—some even now predict that Lord Rosebery is more likely to end his career as a Duke than as Premier.

BY THE WAY.

Sir Dennis Fitzpatrick will give a dinner party on Tuesday, the 10th, "to meet Sir Meredyth and Lady Plowden."

Sir Dennis Fitzpatrick has accepted a *nazar* of Rs. 250, presented by His Highness the Raja of Faridkot as a thanksgiving for His Honour's lucky escape in his late tonga accident. The money has been divided between the Mayo Hospital and the Lahore Poor House.

The Maharaja of Benares will call on the Lieutenant-Governor at 4-30 P. M. on the [illegible] instant and His Honour will pay a return visit at [illegible] A. M. on the 10th. His Highness will stop in the Kapurthala House. The visits will be public ones with the usual ceremonies.

The eclipse was perfectly observed at Lahore yesterday between 7-30 and 9-30 A. M. While it lasted the sunlight was so much reduced as to remind one of the pleasant sunshine only of an English summer's day.

The orders of the Deputy Commissioner at Thanesar, issued at the suggestion of the Sanitary Commissioner, prohibiting all new arrivals from entering the town for the purpose of taking up their abode there, is, of course, causing some inconvenience to those who had previously arranged to put up with their friends and relations, and others who are said to have hired houses for the occasion; but obviously it is undesirable to overcrowd the city, the space in which is but limited.

It is admitted that this year's is the largest gathering that has ever taken place at the Eclipse Fair. It is curious to note the excess of women over men at the [illegible], quite three to one. There is the usual gathering of beggars and *fakirs* of all descriptions, exhibiting the sacred cow with additional horns, legs, pieces of flesh &c. protruding from various parts of the animal's body. These exhibitors seem to be doing a good business judging from the number of pice and silver pieces that are continually pouring in. The Brahmins, too, are having an excellent time of it; as the offerings made are both large and rich. Not a few of the contributors to the latter are petty Chiefs and Rajas from the Punjab, North Western Provinces, Bengal and elsewhere.

The Simla Volunteers furnish a guard of honour at the Chowra Maidan at noon on Monday next on the Viceroy's arrival. Major Chater commands in the absence of [illegible]

۱۸۹۴ء کی جنتری کا عکس

ذیل میں نامی پریس کانپور میں شائع شدہ ۱۸۹۴ء کی جنتری کے اُن صفحات کا عکس شائع کیا جارہا ہے جن میں سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک میں حسبِ پیشگوئی رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سُورج چاند گرہن لگنے کا ذکر ہے۔ یعنی چاند گرہن ۱۳ رمضان اور سُورج گرہن ۲۸ رمضان ۔

عکس

ترجمہ قرآنِ مجید مترجمہ ڈاکٹر علاّمہ خادم رحمانی نوری

ذیل میں ڈاکٹر علامہ خادم رحمانی نوری صاحب کے انگریزی ترجمۂ قرآن کی سورۃ القیامہ کا عکس شائع کیا جا رہا ہے جس میں انہوں نے آیت جُمِعَ الشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ کی تشریح کرتے ہوئے ۱۸۹۴ء میں لگنے والے کسوف و خسوف کو مہدی کے زمانہ میں لگنے والا کسوف قرار دیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے! :-

The Running Commentary Of
The Holy Qur'an Vol. 6
WITH UNDER-BRACKET COMMENTS

By
Dr. 'Allamah KHADIM RAHMANI NURI
Author and Translator of over 1?0 books in various languages and Subjects

Very Literal and Pure Translation of the 'Arabic Text.
• • •
Most Authentic and Scientific Comments.
• • •
A Unique Index

Contains
25,000 UNDER-BRACKET COMMENTS

SUFI DARSAYA - COL[illegible]
Bara Bazar Road, SHILLONG
1964

Edited by
Allamah Dr. Zohurul Hoque, M.B.B.S.

COPYRIGHT
Reserved by the Author and the Editor.

Printed at
KAMALA ART PRESS
Munarum Shah Lane, Shillong.

SURAH - 75
THE AWAKENING
(Al-Qiyamah [illegible])

Revealed at Makkah

With the name of Allah, Most Gracious, Most Merciful.

SECTION 1 : The Truth of the Awakening

NAY! I (—Allah) call to witness the day of the Awakening (when the consequences of man's actions will become manifest) !

2 And nay! (since there is no curing a sick man who believes himself in health, there is [illegible] of the soul of a man who is in the [illegible], 12 53, i.e. the stage in which [illegible] desire without feeling any [illegible] on the other hand, a man conscious of guilt is [illegible] and a fault confessed is half redressed, [illegible] the self-accusing soul (in the [illegible] of the [illegible] stage, in which every dereliction of duty or [illegible] at once rouses the pangs of conscience, and so the knowledge of sin, as [illegible] 17, is the beginning of salvation, [illegible] the Divine or heavenly stage, [illegible])

3 Does man reckon that We will not bring together his bones (i.e. will not raise him to [illegible] when his flesh is eaten and he has been [illegible] dust and bones, 13:5) ?

4 Yea! We are Capable of completely restoring (even) his [illegible] the delicate and intricate [illegible] of which [illegible] of [illegible] We, who

SURAH 75] [1208] PART XXIX

[illegible] make a complete man out of nothing, have also the power to raise him a second time, 50:15).

5 But (in spite of his guilty conscience) man [illegible] not willing to believe in the Hereafter, 10:[illegible] desires to be dissolute as to (the life) which is ahead of him (without feeling himself responsible for his actions).

6 He asks (in contempt) : "When is the day of the Awakening (or Reckoning) ?"

7 But when the sight (of man) is confounded (and he becomes confounded and unable to see his right course) ;

8 and the moon (representing the power of the Makkans, as against Muhammad, and referring to the later days, of the Semitic races in general, 74:32) is eclipsed (or covered up) ;

9 and (at the advent of the Mahdi, the eclipses of both) the sun and the moon (in 1894 C.E.) are brought in conjunction (in the month of Ramadan. Baihaqi ; Matt. 24:29,30; i.e. when the [illegible] and the spell of other minor so-called religions are [illegible] at the exposure of Islam in its [illegible])

10 man shall (seeing his whole edifice [illegible] house of cards) say that day : "Whither [illegible]"

11 Never!
There is no refuge (in any of those houses whose foundations are laid on myths and superstitions) !

12 Towards (the banner of Islam, 3:18, the only true religion with) thy Rabb that day is the destination.

13 Man shall on that day (of Reckoning, more manifestly on the final day of the Awakening, 50:[illegible] i.e. informed (in the form of consequences) as to what (evil deeds) he sent forward (but which he ought not to have done),
and (what good deeds) he left behind (but which he ought to have done).

ہندوؤں کی مقدّس کتاب مہابھارت میں سُورج چاند گرہن کی پیشگوئی

"مہابھارت" ویدوں کے پہلے مفسّر وید بیاس جی کی تصنیف ہے۔ بیاس جی کو ترکال کہا جاتا ہے۔ یعنی ماضی اور حال کے تذکرہ کے علاوہ انہوں نے بہت سی پیشگوئیاں بھی کی ہیں۔ اس سے زیادہ مستند تاریخی کتاب اس وقت ہندو مذہبی لٹریچر میں نہیں ملتی۔ مقدس گیتا مہابھارت کا ہی ایک جُزء ہے۔ پیش ہے اس مقدس کتاب سے سُورج چاند گرہن کی پیشگوئی کا عکس ——— (ادارہ)

श्रीवेदव्यासप्रणीत
महाभारत
(द्वितीय खण्ड)
[वनपर्व और विराटपर्व]
(सचित्र, सरल हिंदी-अनुवादसहित)

अनुवादक पण्डित रामनारायणदत्त शास्त्री पाण्डेय 'राम'

प्रकाशक—गीताप्रेस, पो० गीताप्रेस, (गोरखपुर)

मुद्रक- फ्लेक्सोप्रिण्ट, गोरखपुर

[illegible]] [illegible] १९९९

युगान्ते [illegible] सर्वे [illegible] ॥८३॥
[illegible]

युगान्तकाल [illegible] ॥ ८३ ॥

[illegible] ॥८४॥
[illegible] युगान्ते पर्युपस्थिते ।
[illegible] ॥८५॥
[illegible] युगान्ते पर्युपस्थिते ।

युगान्तकाल [illegible] ॥ ८४-८५ ॥

[illegible] ॥८६॥
[illegible] युगान्ते पर्युपस्थिते ।
[illegible] ॥८७॥
[illegible]
[illegible] युगक्षये ॥८८॥

[illegible] ॥ ८९-८८ ॥

[illegible] ॥८९॥
[illegible] ॥९०॥
[illegible] ॥९१॥

[illegible] ॥ ८९-९१ ॥

[illegible] ॥९२॥

[illegible] ॥ ९२ ॥

[illegible] ॥९३॥
[illegible]
([illegible])

[illegible] ॥ ९३ ॥

[illegible] ॥९४॥
[illegible] ॥९५॥

[illegible] ॥ ९४-९५ ॥

[illegible] ॥९६॥

[illegible] ॥ ९६ ॥

[illegible] ॥ ९७ ॥

इति श्रीमहाभारते वनपर्वणि [illegible] ॥ १९० ॥

[illegible] ॥ १९० ॥

([illegible])

شلوک نمبر ۸۹ تا ۹۱ کا ترجمہ اس کے بعد وقت گزرنے کے ساتھ ست یُگ شروع ہوگا اور پھر علی الترتیب برہمن وغیرہ ورن یعنی ذاتیں ظاہر ہو کر اپنے اثرات کو پھیلائیں گی۔ اُس وقت دُنیا کی ترقی کے لئے پھر سے اچانک قدرت موافق ہوگی۔ جب سُورج چاند اور برہسپتی ایک ساتھ پُشیہ نکشتر اور اس کے مطابق ایک راشی کرک (CANCER) میں داخل ہوں گے تب ست یُگ شروع ہوگا۔ اس وقت بادلوں سے بروقت بارش ہوگی۔ ستارے خوش بخت اور جلالی ہو جائیں گے۔

MUSLIM TELEVISION AHMADIYYA

PROGRAMME TIMINGS

ASIA AND MIDDLE EAST
7.00 am to 7.00 pm [London, U.K.]

EUROPE
Monday to Thursday 1.30 pm to 4 pm
Friday to Sunday 1.00 pm to 4 pm

TELEPHONE AND FAX NUMBERS FOR INFORMATION COMMENTS OR MESSAGE

Tel: + 44 - 81 - 870 0922 Fax: + 44 - 81 - 871 0684

LIVE TRANSMISSION FROM UNITED KINGDOM

Tilawat Manzoom Kalam Malfoozat

VARIETY OF PROGRAMMES INCLUDING

Majlis Irfan Speeches
Hazur replying to letters and messages of viewers

****

اوقات ——— اور ——— زاویے

Satellite	EUTELSAT II F3	STATSIONAR 21	STATSIONAR 4	GALAXY 2
Area	Europe, North Africa	Asian, Middle East, Eastern Europe, East Africa Regions	South America, Africa and European Regions	North America, Canada
Position	16° East	103° East	14° West	74° West
Transponder	37	7 (C-Band)	9 (C-Band)	11
Frequency	11.575 GHz	3725 MHz	3825 MHz	36 MHz
Polarity	Vertical	Right Hand circular	Right Hand circular	Horizontal
Format	625 Lines PAL Colour	625 Lines PAL Colour	625 Lines PAL Colour	NTSC
Audio Sub-Carriers				
Urdu	6.5 MHz	6.5 MHz	6.5 MHz	6.2 MHz
English	7.02 MHz	7.02 MHz	7.02 MHz	
Arabic	7.20 MHz	7.20 MHz	7.20 MHz	
French	7.92 MHz	7.92 MHz	7.92 MHz	
Timings (London Time)	13.30 - 16.00	10.00 - 16.00	13.30 - 14.30	13.30 - 14.30

Radio = Short Wave Band Radio, 25 Meter Band, Digital Frequency 11695.
Timings: 13.30 - 14.30 London Time

ارشادِ نبویؐ
اَلسَّلَامُ قَبْلَ الْكَلَامِ
(بات کرنے سے پہلے سلام کر لیا کرو)
-:(منجانب):-
یکے از اراکین جماعتِ احمدیہ بمبئی

C.K.ALAVI RABWAH WOOD INDUSTRIES
MAHDI NAGAR, VANIYAMBALAM - 679339.
(KERALA)
TIMBER LOGS SAWN SIZE
TEAK POLES & WOODEN FURNITURE.

M/S PARVESH KUMAR S/O GIRDHARI LAL
GOLDSMITH, MAIN BAZAR, QADIAN - 143516.
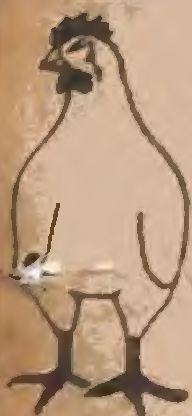
Poultech Consultant & Distributors

DEALERS IN : DAY OLD BROILER CHICKS
POULTRY FEED,
MEDICINES & ALL TYPES OF
POULTRY EQUIPMENTS

Office/Residence :-
58 - ISHRAT MANZIL
Near Police Station,
Wazirganj, Lucknow - 226 018

Phone : 245860

باٹی پولیمرز
کلکتہ ۔ ۷۰۰۰۴۶
ٹیلیفون نمبرز:-
43 - 4028 - 5137 - 5206